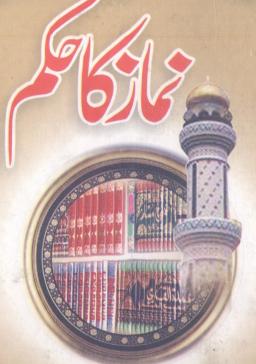
الجملي الابن يحكير عيار كير (الحريث) جمياً وكير (الحريث) جوم من سباح بهتر مول أثين امام بناؤ

ميشركادرى



در عربهان اهلشنت ال**باعمان علامون الغرام التي مجرى نيريد**

اولىسى بايت سيطال شيخون (مايد) في المنظم ال

اجماراالنتكر عيالكر (الحيث)



ار عرصان المائن الواسمان عُلَا لُوا عَلَا أَرْضِلِي مِنْ تَعْمِدَى نِيرِيدُ

اولىيى بائت سيطال المعتقبة الم

جمله حقوق تجق ناشر محفوظ میں

بدندب كي يحفي نماز كاحكم نام كتاب ابوالحقائق علامهمولا ناغلام مرتضى ساقى مجددى زيدمجده ازقلم تعيم الشرخان يروف ريدنگ: باابتمام سيخ محرسر وراويي 1000 لعداد المناسب -- برز - ومثال المراه كالما 16 اگست 2009ء س اشاعت میم عیاس قادری رضوی صفحات 160 120رویے بديه

ملنے کے پتے

اویسی بك سٹال گوجرانواله 8173630-0333 مكتبه فیضان مدینه گهکڑ / مكتبه فکر اسلامی کهاریاں رضا بك شاپ گجرات / مكتبه مهریه رضویه کالج روڈ ڈسکه مكتبه رضائے مصطفے چوك دارالسلام سركلر روڈ گوجرانواله مكتبه فیضان مدینه سرائے عالمگیر، مكتبه الفجر سرائے عالمگیر مكتبه فیضان اولیاء کامونکی / جلالیه صراط مستقیم گجرات نظامیه کتاب گهر اُردو بازار لاهور / نیو منهاج سی ڈی سنٹر لاهور صراط مستقیم پبلی کیشنز 5,6مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاهور







الْسَاوْلُوالْسَّا لِعَلَيْكِ الْمُعَالِينِينِ اللَّهِ وَاللَّهِ اللَّهِ وَاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ وَعَلَىٰ الْنِي وَاصِحَالَ فِي النَّهُ وَالْحِيالَةِ وَالْمُعَالَىٰ الْمُعَالَىٰ الْمُعَالِمُ الْمُعِلَىٰ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلَىٰ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلَىٰ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلَىٰ الْمُعَالِمُ الْمُعِلَىٰ الْمُعِلَىٰ الْمُعِلَىٰ الْمُعِلَىٰ الْمُعِلَىٰ الْمُعِلَى الْمُعَالِمُ الْمُعِلَى الْمُعِلِمُ الْمُعِلَى الْمُعِلِمُ الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلْمُ الْمُعِلَى الْمِعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى الْمُعِلَى ال W S W I W I صَلَّىٰ لللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهُمْ وَاللَّهُ وَمِنْكِلَّهُ مُولَاي صَلِّ وَسَلِ دَائِمًا اَبَدا عَلى حَبِيكَ خَيْرِالْخَانِقِ كُلِهِم هُوَ الْحَيْثُ الَّذِي تُرْجِي شَفَاعَتُهُ لِكُلِّ هَوْلِ مِّنَ الْأَهُوَالِمُقْتَحِم الله عَلَى اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّا وَالْفَرِيْقِينِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمَ فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّهَ حِ وَالْقَلَم

فهرست

A STATE OF THE STA				
صفحہ	عثوان	نمبرشار		
10	انتباب	1		
11	پش لفظ	2		
28	نماز کی فرضیت وا ہمیت	3		
28	آياتِ قرآني ڪي روشني مين	4		
32	احادیث نبوی کی روشنی میں	5		
36	آ ثار صحابه رضی الله منهم کی روشنی میں	6		
37	بإجماعت نمازي تاكيد	7		
37	آیات قرآنی	8		
39	احادیث میارکد	9		
42	آ ٹارِصحابہرضی اللّٰسنظم	10		
43	باجماعت نماز پر صنے کی شرائط	11		
43	فتساعقادي	12		
44	جن لوگوں کی امامت مروہ تح کی ہے	13		
46	ام كيابوناجا ہے؟	14		
46	قرآن کی روشی میں	15		
47	احاديث واقوال كى روشنى ميں	16		
48	بدعتی اور بدند برب کوامام بنانے کا حکم	17		
49	قرآن كالعليم	18		
50	احادیث و آخار کی روشنی میں	19		
53	علائے امت کے اقوال	20		
63	صلوا خلف كل بروفا جر	21		
64	مديث مذكور كالتحقيق	22		
68	6 18 2 K Sin 10	22		

69	حدیث مذکور حالت عذر برشی ہے	24
70	بعض فقتبي عبارات كالصحح مفهوم	25
72	الم و هال ب	26
74	گتاخ كتمام الحال باطل ومردود بي	27
74	آیاتِقرآنی	28
76	احاديث نبويي	29
81	اقوالامت	30
81	فلاصة الكلام	31
81	فأوع المسدت	32
83	وہابیوں کے باطل عقائد	33
83	مشتر كه عقائد	34
83	ذات خداوندی کے متعلق عقائد	35
84	ذات رسالت مآب كالليلم كم تعلق عقائد	36
86	ویوبندیوں کے باطل عقائد	37
86	ذات بارى تعالى كے متعلق عقائد	38
87	ذات رسالت مآب كالليل كم متعلق عقائد	39
89	تو بين بي تو بين	40
91	بركوئي رحسة للعالمين	41
91	صحابه کرام کے متعلق نظریات	42
93	د يو بندى بقلم خود	43
95	غيرمقلد نجدى وابيول كعقائد	44
95	ذات باری تعالیٰ کے متعلق	45
96	ذات رسالت مآب الليلم كم تعلق	46
98	ختم نبوت بردا که	47

98	صحابه کرام کے متعلق	48
101	و هاني غير مقلد بقلم خود	49
102	فرقه شیعه کے عقا کد ، ذات باری کے متعلق	50
104	قرآن مجيد كے متعلق	51
105	ذات رسالت مآب كالفيرا كمتعلق	52
108	صحابہ کرام کے متعلق	53
109	اللبيت كرام كمتعلق	54
110	شیعهالل بیت کے زویک	55
112	قادیانیوں کے باطل نظریات	56
112	الله تعالى كي توبين	57
113	قرآن مجيد كي تو بين	58
114	مرزائي فتوى	59
116	سيدالانبياء كالتيام كالتيام كالوجين	60
116	ديكرانبياءاكرام عليه السلام كيتوجين	61
117	ا نكار خم نبوت	62
119	مرزائی فتو کی	63
119	صحابه والملبيت وازواج رسول الطين اكونوبين	64
121	مرزا قادياني بقلم خود	65
121	نجدي سعود يول كي امامت كاحكم	66
124	نجدى سعودى نظريات	67
127	علمائے اسلام کے اقوال وفتاوی	68
27	علامه ابن عابدين شامي عليه الرحمه	69
28	مفتى حرم علامه احد بن زين على عليه الرحمه	70
28	حضرت پیرمبرعلی شاه گولژ وی علیه الرحمه	71

28	کثیرعلماءعلیدالرحمه کارد	72
128	علامه محمد عبدالرحن شافى رحمته الله عليه	73
129	علامة حيل آفندي رحته الله	74
129	علامه عبدالرطن سلهثي رحت الله	75
129	شاه فضل رسول بدايوني رحمته الله	76
129	قطب مدينة حضرت ضياء الدين مدنى رحمته الله	77
130	مجامداعظم علامه حبيب الرحن عباسي قاوري رحمته الله	78
130	امير ملت پيرسيد جماعت على شاه محدث على پورى رحمته الله	79
131	ويكرعلائ اللست	80
132	شارح بخارى علامه مفتى شريف الحق امجدى عليه الرحمه	81
132	علامه فيض احمداوليي	82
133	ا يولييان علامه محرسعيدا حدمجد دي عليه الرحمه	83
134	فآوي جات	84
134	قطبعينه	85
136	غزالى زمال حفرت علامه سيّدا حد سعيد كأظمى رحمته الله عليه	86
136	مفتىسيدشجاعت على	87
138	متن فتويل مفتى شجاعت على	88
139	مفتىآف مرسه چشتال	89
140	مفتی مختارا حمد تجراتی	90
141	مفتيكل احتقتي	91
141	مفتى احدميال بركاتي	92
142	مفتی غلام سرور قادری	93
142	مدرسه حنفيدرضوبيا وكاثره	94
142	مفتی ابونصرعلامه منظوراح فریدی	95

143	مەرسەنىيىيەمىتى عبدالعلىم مىقتىستە جلال الدىن شاەرحىتەاللە علىمى شرىف	96
143	مفتى سيّد جلال الدين شاه رحمته الشعلية تقلهمي شريف	97
144	جامعدرضوبي فيصل آباد	98
144	مفتى غلام رسول رضوى	99
145	مفتى عبدالقيوم بزاروي	100
145	مفتی ابودا و دمجمه صادق رضوی	101
146	محدث اعظم پاکتان مولانا سرداراحمه قادری رحمته الله علیه	102
147	جامعة جزب الاحناف كافتوى	103
147	مفتى وقارالدين قادري	104
147	مفتی اقتر اراحد تعیی	105
148	مفتى آف اداره منهاج القرآن كافتوكي	106
149	سعودى نجدى كون بي ؟ دوسرول كى زبان س	107
153	علماءابلسنت كى اقتداء درست ہے، مخالفین كا اعتراف	108
153	ا کا پر د یو بند کا فیصلہ	109
153	محمداحس نا نوتوى ديوبندى	110
154	محمة قاسم نا نوتوى بانى مدرسدد يوبند	111
154	رشيداحر كنگوبى	112
155	اشرفعلی تقانوی	113
156	بهاءالحق قامى ديوبندى	114
156	مفتى عبدالرطن اشرفى ويوبندى مفتى محودماتاني ويوبندى	115
157	مفتيان مدرسه خيرالمدارس	116
157	علماء ديو بنداورمحدث اعظم پاکستان کی نماز جنازه	117
158	غير مقلده با بيول كا فيصله	118
159	الل تشيع كاعتراف	119

انتساب

withhis.

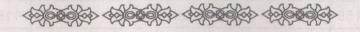
ہر باشعور خداتر س نمازی کے نام جواپی نمازی حفاظت کرتا ہے اسے کماھنہ اداکرنے کی کوشش کرتا ہے اوراسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔

_ گرقبول افتدز بعزوشرف

خير انديش

ابوالحقائق غلام مرتضى ساقى مجددي

0300-7422469



ييش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ تمام شعبہ بائے زندگی کے ہر پہلو کے ضروری قوائدو ضوابط کی واضح راہنم کی فرما تا ہے۔ علاء کر، م نے جس طرح قرآن وحد یث کی روشنی میں قطعی اور ظنی عقائد اور ان کے اصول وضوابط بیان فرمائے ،اس طرح عبادات میں نثاندہ ی فرمائی کہ یہ فرض ہے، یہ واجب ہے، یہ سنت ہے، یہ فل ہے، وغیرہ وغیرہ و میں ایک بار نماز عبادات میں سے سب سے اہم فریضہ ہے۔ جج پوری زندگی میں ایک بار فرض ہے، رمضان المبارک کے روز ہے سال بعد ایک مہینہ فرض ہیں، زکو ہ صاحب نصاب برسال گزرنے پر فرض ہے، کی نماز وہ فریضہ ہے کہ جودن رات میں پانچ مرتبہ مقررہ اوقات میں اداکر نافرض ہے۔

حضور نبی کریم طالیمی اور میں و حدیث کے واضح نصوص کی روثن میں اللہ عزوجل کے آخری
نبی ، اب کوئی شخص آپ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرے اور دوسرے تمام اسلای
عقا کہ کوشلیم کرے، عبادات پر کھمل طور پڑ مل پیراہو، تو تمام علماء کرام کے نزد یک ایساشخص
وائر واسلام سے خارج ہے۔ امام اعظم ابو حذیفہ رئی اللہ کے نزد یک الرکوئی شخص کی مشرختم
بوت یا مری نبوت سے ایک لمحہ کیے بھی اسکی دلیل خنے کیلئے نیار ہوجا تا ہے تو وہ ای وقت،
وائر واسلام سے خارج ، وجا تا ہے اور اسکی یوی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے کیونکہ اس
ایک لمحہ میں اس کے دل میں بیر خیال پیدا ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ بیر مری نبوت بھی نبی ہو، اسکی

دیل بھی من لی جائے۔لیکن اس کا ایک لمحہ کیلئے حضور نبی کریم مالیڈی کی حتم نبوت کی واضح نصوص کے باوجود اس مدعی نبوت کی دلیل سننے کیلئے تیار ہونا، بیٹا بت کررہا ہے کہ اس ایک لمحہ میں اس نے بیمکن خیال کیا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوسکتا ہے۔

قادیانی کذاب نے جہاں اللہ عزوجل کی تو بین کا ارتکاب کیا، اللہ عزوجل کے انبیاء و رسل (میلیلہ) کے خلاف اپنی غلیظ زبان کھولی، امہات المونین اور صحابہ کرام (جن گذیر) کی شان ارفع واعلیٰ میں ہاد بی کا مرتکب ہوا، وہاں اس نے قرآن مجید فرقان حمبہ کے مقابلے میں صاحبِ کتاب نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نبی کریم مثالیٰ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، قرآن مجید کی جوآیات حضور سرور کونین حصر سے محرماً گیالی کی شانِ اقدس میں اللہ عزوجل نے نازل فرمائی بیں ان کواپنے او پر چسپاں کیا، اسی طرح کے دوسر سیسنکروں غلیظ عقائد ونظریات کے ساتھ جہنم واصل ہوا۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ عزوجل کی ہے ادبی و گتا خی کرنے والا کافر
حضور نبی کریم طافی نے کہ ادبی و گتا خی کرنے والا کافر
انبیاء کرام ورسل عظام کا ہے ادب و گتاخ کافر
قرآن مجید ، فرقان حمید کے آخری الہامی کتاب ہونے کا مشکر کافر
قرآن مجید ، فرقان حمید کی آیک بھی آیت کا مشکر کافر
قرآن مجید ، فرقان حمید کی آیات میں تخریف و تبدیلی کرنے والا کافر
ملائکہ عظام کا انکار کرنے والا کافر
امہات المونین کی شان میں گتا خی کرنے والا کافر
امہات المونین کی شان میں گتا خی کرنے والا کافر
صحابہ کرام دی گذیخ جن کے جنتی ، ونے کا اللہ عزوجل نے واضح اعلان فرمایا ،

ان کی شان میں گتا خیاں کرنے والاجہنمی

جے کے مقابلے کی دوسر خمقام پرفرض کے اداکرنے کاعقیدہ رکھنے والا کافر رمضان المبارک کے روزوں کے مقابلے میں کی اور مہینے میں روزے فرض قرار دینے والا کافر

ز کوة کامنکر کافر

ای طرح نماز کامنکر کافر

ان سب منكرين و گستاخوں كالمحكانہ جہنم ہے۔

اب کوئی شخص کسی قادیانی امام کے پیچیے نماز پڑھتا ہے اور یہ جانتے ہوئے پڑھتا ہے کہ ان کے بیعقا کدونظریات ہیں تو وہ شخص اُسی وقت دائر ہ اسلام سے خارج ہوجا تا ہے، کیونکہ وہ سینکڑوں آیات واحادیث مشہورہ ومتواترہ کامنکر ہوگیا ہے۔

اہلِ تشیع جوقر آن، مجید فرقانِ حمید کوتح بیف شدہ مانتے ہیں، اللہ عزوجل کے اس اعلان کے باوجود کہ اسکی حفاظت میرے ذہے ہے، وہ اللہ عزوجل کی قدرت کے منکر ہوکر دائر ہ اسلام سے خارج قراریا تے ہیں۔

ای طرح انبیاء کرام کے مقابلے میں اپنے اماموں کا درجہ بڑھا کر کتنی آیات کے منکر ہیں۔

صحابہ کرام جن سے راضی ہونے اور جنتی ہونے کا اللہ عزوجل نے کتنی آیات میں اعلان فرمایا، ان کو جہنمی قرار دے کر، ان کی شان میں زبان طعن دراز کر کے کتنی آیات واحادیث متواترہ ومشہورہ؛ درضر وریات دین کے متکر ہوکر جہنمی قرار پاتے ہیں۔ اب وہ کون ساحقیقی مسلمان ہے جوان عقائد کے حامل مسلمان ہونے کے دعویدار کے پیچھے نماز اداکرےگا۔

جن کا ہرعمل اور عبادت مردود اور نا قابلِ قبول قرار پائے تو پھراس کے پیچھے نماز اداکرنے والاکس طرح بید عویٰ کرسکتا ہے کہ اس کی نماز ہوگئی۔ ابد یوبند یوں اور غیر مقلدوں کے بارے میں چند ضروری باتیں ملاحظہ ہو!

ایک غیر مقلد جب نماز شروع کرتا ہے تو نماز کے اختیام تک اس کے عقائد و
نظریات کا نماز کے ساتھ مکراؤ شروع ہوجاتا ہے اگروہ سمجھ کرنماز پڑھ رہا ہوتا تو اس پر
واضح ہوجاتا کہ نماز تو اس کے نجد ک اور غیر مقلدی عقائد ونظریات کے بالکل خلاف ہے
جب اس کا عقیدہ ہی درست نہیں تو اس کی کوئی عبادت کس طرح اللہ عزوجل کی بارگاہ
میں تبول ہو کتی ہے؟

ویسے تو شروع سے لیکر آخر تک بہت ہی مثالیں اور فرق بیان کئے جا سکتے ہیں لیکن چند مثالیں پیش کر کے اپنے مؤقف کی طرف آتا ہوں۔

نماز كيشروع مين پر هتا ب:

ٱلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - (سورة فاتحه:١)

تمام تعریفیں الله رب العزت کے لئے جوما لک سارے جہان والوں کا۔ اوراین کتابوں میں لکھتے ہیں کہ اللہ عز وجل جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔

(فآوي شديه صفحه ٢٣٧)

كيابيانهول في الله تبارك وتعالى كى تعريف كى هم؟ سورة فاتحد مين بى پر حتا هم: -إ هُدِنا الصِّراط الْمُسْتَقِيْم 0 صِراط الَّذِيْنَ انْعَمْتَ عَلَيْهِمْ -(سورة فاتح: ٢٠٥)

ہم کوسیدھاراستہ چلا، راستہ ان کا جن پڑونے اِنعام کیا۔ اور قرا آنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ عزوجل نے دوسرے مقام پرواضح طور پر فرمایا کہ وہ کون سی ہستیاں ہیں جن پراللہ عزوجل نے اِنعام و اِکرام فرمایا اور جن کے راستے پر چلنا اللہ عزوجل کے راستہ پر چلنا ہے۔

وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهُ وَالرَّسُولَ فَأُو لَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ

النّبِيينَ وَالصِّدِّينِ قِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّلِحِيْنَ - (پ٥سورة النماء آيت نمبر ٢٩) اور جوالله اور الله اور الله كرسول كاحكم مانے تو اسے انكا ساتھ ملے جن پرالله نے انعام كيا يعنى انبياء اور صديق اور شهيد اور نيك لوگ۔

اب غیرمقلدصاحب سوچیں کہ کیاوہ ان کے راستہ پر چاتا ہے۔ آگے درود شریف پڑھتا ہے تو اسے بیغور کرنا چاہیے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، ہمارے عقائد کیا ہیں۔اس کی وضاحت میں ایک واقعہ سے کرتا ہوں۔

ایک دوکان پرسی اور وہائی اکٹھے ہوئے تو قریب کی مجد سے اذان کی آواز آئی شروع ہوئی، اذان ختم کرنے کے بعد موذن حضور نبی کریم مگاللی آم پر درود شریف اس صیغہ کے ساتھ پڑھتا ہے۔

> الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله وعلى الك و اصحابك يا سيدى يا حبيب الله

وہائی کہتا ہے کہ ان بر بلویوں نے درودشریف پڑھنا ہی ہوتا ہے تو درود
ابرائیمی پڑھا کریں، یہ کیا خودساختہ درودشریف پڑھناشر دع کردیتے ہیں۔وہ ٹی اس
وہائی سے کہتا ہے کہتم تو نام کے اہلحدیث ہو، جب صحیح مسلم شریف جلد نمبراصفی ۱۹۲ میں
اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کی صحیح حدیث موجود ہے تو اسپیکر میں اذان بلند آواز
میں پڑھنے کے بعد درود ابرا ہیم بھی پڑھا کرواور اسپیکر میں ہی دعائے شفاعت بھی
پڑھا کرو!اس درود اور دعائے شفاعت کی احادیث پڑھل کیوں نہیں کرتے؟

اور دوسری ضروری بات سے کہ آپ درود ابراجی کے مکر ہیں۔ وہ اس طرح کہ درود ابراجی میں ہے اللہ مَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَّ عَلَی آلِ مُحَمَّدٍ اور تبہارے وہا بیوں کے نزدیک تو آل محمد باغی ہے کیونکہ تبہارے علماء نے حضرت امام حسین واللہ کو میزید پلید کے مقابلے میں باغی قرار دیا اور میزید کے حق پر

ہونے میں کئ کتا ہیں تحریکیں،اس کا واضح مطلب یہی ہے کہتم آل محد کے خلاف ہوتو پھرتمہارا درودابرا ہیں پٹل کا دعویٰ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ اب درودابراجیمی کےدوسرے حصد کی طرف ہسکیں: كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى أَلِ إِبْرَاهِيْمَ تم درود ابراہی کے دوسرے تھے کے بھی منکر ہو، کیونکہ تمہارے نزدیک تو حضور نی کریم ماللیا کے والدین کافر میں (معاذ الله) جبکہ قرآن مجید بر ہان رشیداور احادیث ہے۔اس کے واضح استدلالات موجود ہیں کہ وہ جنتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیائلم نے دعا ما تکی تھی کہ یا اللہ عزوجل! میری اولاد میں سے ایک رسول بھیج، جوان پر تیری آیات تلاوت کرے۔ (مفہوم)۔ (البقرہ:۱۲۹) اس دعا سے بیٹابت ہوتا ہے کہ آپ کے والدین آل ابراہیم میں وافل ہیں، کیونکہ حضور نبی کریم مالی ای ابراہیم میں سے ہیں۔جب تمہارے نزدیک حضور نبی

كريم مالى تايا كال على المرين جهنمي بين تو پھرتمهارادرودابرا جيمي پردعوي بالكل غلط قراريا تا ہے۔وہ نجدی اس تی کے بیددائل س کردم بخو درہ گیالیکن نجدی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہوکر بیاصرار كرنے لگا كه پر بھى تم درودابرا يمي كيول بين ميز ستے ، ينودسا خنة درود كيول يرا ستے ہو؟

سیٰ نے اس سے کہا کہتم نے اور تمہارے علماء نے کتب احادیث میں درجنوں اس مفہوم کی احادیث پڑھی ہیں کہ جب آپ پر درود وسلام تھینے کا حکم ربانی نازل ہواتو صحابہ نے پوچھا کہ سلام تو ہم آپ پرالتھات میں (اکسکام عَلَیْكَ ایّھا النَّبيُّ وَرُحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتَهُ) رِدِعة بين،آپ رورووكس طرح بيجين؟ توآپ نے نماز کیلئے درودابرامیمی ارشادفر مایا۔

کت احادیث میں بیبیوں طریقہ سے درود ابراہیمی کے علاوہ درودشریف ثابت ہے۔ اور و مابیوں کے مشہور عالم ابو بکر غزنوی نے اپنے رسالی 'قربت کی راہیں' ے صفح نمبر ۱۳۳۳ تا ۱۵ میں ' مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں' نقل کی ہیں ہم ان کونہ پڑھ کے اُن تمام درود شریف کے صیغوں کے مکر قرار پاتے ہو؟

جب ہمارے اس درود شریف کی اصل خود احادیث اور تشہد میں موجود ہے تو ید درود شریف پڑھنا بدعت کس طرح قرار پایا، جبکہ اس طرح درود شریف پڑھنے سے قرآن مجید کے پورے تھم پر بھی طرح عمل ہوتا ہے، اور نماز کے علاوہ صرف دورو ابراجی پڑھنے سے سلام رہ جاتا ہے۔

اور ندائیطریقہ پراعتراض کروتو میں کہوں گا کہتم وہ احادیث صحیح تشکیم کرتے ہوجی بیل سے کہ ملائکہ سیاحین کے ذریعہ درود شریف پہنچا دیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو! جمال مصطفیٰ صفحہ ک۲۰ از صادق سیالکوٹی) جب مدینہ منورہ روضہ اقدس پراس طرح دردو شریف پڑھنا جائز ہے تو جب ملائکہ نے پہنچا دیا تو یہ بھی وہی صورت قرار پائی۔

دوسرے تشہد میں آپ پڑھتے ہیں کہ
اکسگلام علینا و علی عباد الله الصّالحِین ۔
سلام ہوہم پراور اللہ کے نیک بندوں پر۔
اس کے متعلق صحیح حدیث میں ہے

فَاِلَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَآءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَٱلْاَرْضِ (بخاری جلداصفی ۱۵ اکتاب الصلوة باب ما یَتَخَیَّرُ مِنَ النَّعَآءِ بَعْدَ التَّشَقُّدِ وَکَیْسَ بَوَاجِبٍ)

مینی تشہد کے بعد جا ہے جس دعا کوا ختیا رکرے کوئی ایک واجب نہیں

جب ایک عام نمازی کاسلام زمین و آسان کے ہراہل ایمان کو پہنے جاتا ہے تو ہمارا درود وسلام آپ ٹالٹینا تک کیوں نہیں پہنے یا تا ، کوئی تو وجہ بیان کرو؟

نماز کے آخر میں قرآن واحادیث سے دعا کیں پڑھی جاتی ہیں اور تقریباً تمام فرقے قرآن پاک کی ان دعاؤں کو پڑھتے ہیں جوسیٰ پڑھتے ہیں۔ان میں سے ایک

وعاریجی ہے۔

ربینا اغفورلی و لوالدی و للموفرمینی - (پ ۱۳ سورة ابراجیم آیت نمبراس)
اے ہمارے پروردگار جھور میرے مال باپ کواور سمارے سلمانوں کو بخش دے۔
مماز میں اپنے لیے اور اپنے مال باپ اور تمام مسلمانوں کیلئے مغفرت کی دعا
کی جاتی ہے جو کہ ایصال ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصال ثواب کرنا سنت اور اس کا
انکار برعت ہے، یہ وہ کام ہے کہ ہر نماز میں ادا کیا جاتا ہے۔ ایصال ثواب کرنے کا
شریعت نے کوئی طریقہ مخصوص نہیں کیا۔ مالی، بدنی، مرکب، ہر طرح کی عبادت سے
ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

ابتم خود سوچو کہ اپنے فوت شدگان کیلئے کون ایصالِ ثواب کی محافل کا اہتمام کرتا ہےاورکون نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ وہ ہاہیوں غیر مقلدوں کے عقا کداور نمازین واضح تضادموجود ہے۔
اور یہ بات تو روز روش کی طرح عیاں ہے کہ غیر مقلدین ویوبندی اکابرین
نے اپنی کتب میں سینکڑوں کفریدو گتا خانہ عبارات رقم کی ہیں جن کی وجہ سے عرب وعجم کے علاء کرام نے ان پر کفر کے فتو ہے صادر فرمائے۔ میں ان گفزید عبارات کو یہاں دُمرانا نہیں چاہتا کہ اس کتاب میں حضرت علامہ ساقی صاحب نے ان میں ہے اکثر کو رقم کردیا ہے اس کے علاوہ امام اہلست حضرت علامہ سیدا حمر سعید کاظمی ویونی کی کتاب دائوی المہین "کا مطالعہ فرمالیں یا مولانا محمر صدیق ملتانی کی کتاب "باطل اپنے آئینے میں" کا مطالعہ فرما کردیا جیا کیا ایش ہوجائیگا کہ دیوبندی اور غیر مقلد حضرات میں کتاب دیوبندی اور غیر مقلد حضرات سے اکثر کیا ہوجائیگا کہ دیوبندی اور غیر مقلد حضرات سے اکثر کیا ہوجائیگا کہ دیوبندی اور غیر مقلد حضرات سے اکثر بین نے کیا کیا گفریات کا ارتکاب کیا ہے۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے مشترک پیشوا مولوی محمد اساعیل دہلوی قتیل کی بدنام زمانہ کتاب " تقویة الایمان "اور دوسری کتب میں کفریے عبارات پائی جاتی ہیں،ان کے

ردیس اعلی حضرت امام اہلسنت محدث بریلوی امام احمدرضا خان قادری میلید نے "الکوکہة الشہابی فی تفریات بیان فرمائے۔ الشہابی فی تفریات افہ الوہابی "قم کی اور اساعیل دہلوی کے ستر تفریات بیان فرمائے۔ اس کتاب میں تو صرف اساعیل دہلوی کے تفریات ہیں اور ان کے علاوہ سینکڑوں تفریات اور گنتا خیاں ایک دوسرے اکا برین کی کتب میں ہیں۔

قرآن وحدیث کے قطعی نصوص اور اجماع امت سے بیتمام مسلمانوں کامتفق علیہ ضابطہ ہے کہ حضور نبی کریم طالتی ہا کہ ذات بابر کات میں اونی گستاخی کرنے والا دائر ہ اسلام سے خارج ہے اور وہ ایسا مرتد ہے کہ اسکی توبہ بھی قبول نہیں ، اب ایسے گستاخیا گستاخوں کے پیروکاروں کے متعلق آپ کا دل اور جوش ایمانی بیرگوارا کرے گا کہ ان کے پیچھے نماز اداکریں اور حضور سنید المرسلین مالا تھے کی ناراضکی مول لیں۔

علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی مدظلہ العالی نے اپنی اس کتاب میں قادیا نیوں، شیعوں، دیو بند یوں اور غیر مقلدین کی گفریہ و گستا خانہ عبارات کا مخضر خلاصہ پیش کیا ہے۔ ان کا مطالعہ فرما ئیں اوراپنے ول کے مفتی سے فتو کی لیس کہ کیاان کے پیچھے نماز اوا ہوسکتی ہے؟

ید درست ہے کہ ہمارے اکابرین نے دیو بندی وغیر مقلد عوام پر کفر کا فتو کی جاری نہیں فرمایا کیونکہ اکثر و بیشتر عوام کو کتب تک رسائی اوران کی کفریہ عبارات سے جاری نہیں ہوتی لیکن یہاں تو دیو بندی علاء اور امام وخطیب حضرات کے پیچھے نماز

پڑھنے کے متعلق شرع تھم زیر بحث ہے۔ وہ اہلسدت عوام جوان کے کفریہ عقا ئدونظریات سے واقف نہیں ان کو بھی آگاہ ہونے کے بعداس سے قوبہ کرنی چاہیے اور آئندہ بھی بھی ان کے چیچے نمازادانہ کریں۔ اور جوائے کفریات اور گتا خیوں سے آگاہ ہونے کے باو جودان کے چیچے نماز پڑھتے ہیں، ان کواپے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

جب الله عزوجل اوراسك حبيب مرم حضرت محر مصطفاع الليام في كتاخون،

کافروں، منافقوں کے عبر تناک انجام کی خبر دی ہے توان کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنے انجام کی فکر کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فرشتوں کو بجدہ کا تھم ہوا تو جب شیطان بجدہ نہ کرنے پر راندہ درگاہ الٰہی ہوا تو پھر وہ لوگ جو دنیاوی منفعت کیلئے تھم الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان گتاخوں کے پیچھے نمازادا کریں گے توان کا کیا حال ہوگا؟

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ بدعقیدہ وبد مذہب امام کے پیچھے نماز ہرگز ادانہیں ہوتی؟ بلکہ اس نماز کولوٹاٹا واجب ہے کیونکہ بدمذہب کے اعمال نامقبول اور مردود ہیں تو اسکے مقتدی کے اعمال کیوں کرمقبول ہوں گے؟

جب امام خود غلط راستہ پر ہے اور منزلِ مقصود کے مخالف چل رہا ہے تو اسکی پیروی کرنے والا کس طرح صحیح راستہ پر ہوسکتا ہے۔وہ جب خود منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ پائے گا تو اس کی پیروی کرنے والا کس طرح منزلِ مقصود تک پہنچ پائیگا۔

ہارے اکابرین کا طریقہ اور درجنوں مثالیں ہارے لئے مشعل راہ ہیں کہ انہوں نے اس مسلہ میں بھی بھی ان سے مفاہمت نہیں کی۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کئی سیاس نوعیت کے مسائل میں ان کے ساتھ اتفاق کیا لیکن جب بھی نماز اداکرنے کا موقع آیا تو بھی بھی ان کے چھے نماز نہ اداکر کے خابت کیا کہ سیامامت کے اہل نہیں ، ان کے چھے نماز ادائیں ہوتی ، میں نے ایک دفعہ ایک شخص سے بیسنا تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی وزارتِ عظمی دور میں جب مولانا کو ثر نیازی وفاقی وزیر فرجی امور تھے تو آسمبلی میں ایک مسئلہ ایسا میں پیش آیا کہ اہل سنت و جماعت اور دیو بندی علماء کی تائیر ضروری تھی ، کیونکہ ان دونوں کی طرف سے اختلاف کا شد مدسامنا تھا

ایک دن مولانا کور نیازی نے دوران تقریر کہا کہ ماری حکومت اس مسلمکو

اکثریت رائے سے منظور کرلے گی اگر مولا نا شاہ احمد نورانی ، مفتی محمود کے پیچھے نماز اداکر لیس ، کیونکہ ان دونوں کے آپس میں اختلاف ہیں تو پھر ہمارے موقف کے خلاف کس طرح مشتر کہ موقف اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹونے اجلاس کے بعد یا اجلاس کے دوران ہی اپنے کی ساتھی کے ذریعے کوثر نیازی تک یہ پیغام پہنچایا کہ آپ نے یہ کیا ظم کیا ، اس طرح تو وہ اپنے مقصد میں کا میاب ہوجا کیں گے کیونکہ یہ مولوی حضرات تو اپنے مفادات کے حصول کیلئے اکھے ہوجایا کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولا نا کوثر نیازی نے کہا کہ آپ ان کو یہ بتلا کیں کہ میں نے یہ کہا کہ مولا نا شاہ احمد فورانی ، مفتی محمود کے پیچھے نماز اداکریں ، میں نے یہ نیس کہا کہ مقتی محمود کی جھے نماز اداکریں ، میں نے یہ نیس کہا کہ مقتی محمود کی جھے نماز اداکریں ، میں نے یہ نیس کہا کہ مقتی محمود کی جھے نماز اداکریں ، میں نے یہ نیس کہا کہ مقتی محمود کی جھے نماز اداکریں قرر ارداداکثر برت رائے سے منظور کر لی جائے گ

مفتی محمود اور انکی جماعت تو ایبا کرسکتی ہے لیکن مولانا شاہ احمد نور انی اور انکی جماعت ایبا ہی کہ مولانا شاہ احمد نور انی نے واضح جماعت ایبا ہی کہ مولانا شاہ احمد نور انی نے واضح طور پر فر مایا کہ ایبا بھی نہیں ہوسکتا، اور کہا

ہم اس موقف میں تو متفق ہو سکتے ہیں لیکن ان کے چیچے نماز اوا کر کے اپنا ایمان ضا کئے نہیں کر سکتے۔

اگریدای اکابرین کی کفریدعبارات سے بری الذمہ ہونے ، ان کے کفریہ ہونے اور ان کے کفریہ ہونے اور ان کے کفرید ہونے اور ان کے مصنفین کے کافر ہونے کا اعلان کریں توباقی اختلافات توفر وی نوعیت کے بیں، وہ اتفاق رائے سے ختم کئے جاسکتے بیں۔

معلمیند اورانکی دوسری کتب کی روشی میں ان عبارات کے تفریہ ہونے کے واضح ثبوت ہونے کے دان کفریہ اورانکی دیئے ہوئے ہے کہ ان کفریہ عبارات سے تو بنیں کرتے۔ اس طرح نہ صرف اپنی بلکداپنی ساری دیوبندی عوام کی آخرت برباد کررہے ہیں۔

یاوگ بڑے کند ذہن ہیں کہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کس طرح وہ استے لوگوں کو گراہ کرنے کا اتنا بڑا ہو جھ کس طرح اٹھا سکیس گے، کس طرح اپنے ان مولو یوں کی وکالت کا آخرت میں جواب دہ ہوتا پڑے گا۔

عوام کا اکثر و بیشتر بیرویہ ہے کہ وہ پہنیں و یکھتے کہ کون سے مسلک کا امام ہے، اس کے عقائد ونظریات کیا ہیں، اس کے پیچھے نماز ادا ہوگی یا ہر باد ہوگی، وہ یہ بی سوچتے ہیں کہ ہم نے نماز ادا کرلی باقی بیمولویوں کا اپنا اختلاف ہے، اور بیمیلا دشریف اور ایسال ثواب کی محافل منانے اور نہ منانے کا اختلاف ہے، اور اس طرح کے دوسرے فروی معاملات ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

میں ان جیسی سوچ رکھنے والی عوام سے بیسوال پوچھنے میں بی بجانب ہوں کہ جب آپ کا وئی معاملہ ہوتا ہے تو ہر طرح سے سوچھتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں کہ نقصان تو نہیں ہو جائے گا، جیسے اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کا معاملہ ہوتو و کی صیب کے کہ کون سا ڈاکٹر ٹھیک ہے، کون اس بیاری کا صحح ماہر ہے، اگر بچ کی تعلیم کا معاملہ ہوگا تو اس کے لئے اچھے استاد کو ڈھونڈیں گے، اگر بچ کی مضمون میں کمزور ہے تو باقاعدہ ٹیوشن کا اہتمام کریں گے، سارا سال صحح سے شام تک اسلے فکر مندر ہیں گے کہ بید و نیا میں کا مرب ہوجائے، اس کا کاروبارا چھی طرح کا میابی سے ہمکنار ہوجائے۔

لیکن جبدین کا معاملہ ہوتا ہے تو پھران کی بیسوچ ہوتی ہے کہ ہرکوئی ٹھیک ہے، سب کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے، اب تحقیق نہیں کرتے کہ ہم جوان کے پیچھے نماز ادا نہ ہونے کا فتوی دیتے ہیں تو کیوں دیتے ہیں، ان کو گتائ ، گراہ، ب دین قرار دیتے ہیں۔ دیتے ہیں۔

بعض اشخاص بيكهدية بي كهجو كفرية عبارات بي،ابان كاعقيده تونهيس

ہیں، اس طرح کی عبارات کوتو وہ خود کفریہ ہونا قرار دیتے ہیں، لہذا یہ اختلاف برائے اختلاف ہے، اسلئے ہم ان کے پیچیے نماز اوا کر لیتے ہیں۔ میں ایسے اشخاص کیلئے ایک مثال دوں گا کہ

شیطان حضرت آدم علیائی کو مجده کرنے کا تھم نہ مان کرزاندہ درگاہ الہی ہوا۔
اب اگروہ کے کہ الہی! میں تو حید کا ڈنکہ پوری دنیا میں بجادوں گا۔ میں تو حیدوشرک اور
الشرعز وجل کی عظمت وشان پر سینکٹروں کتا ہیں لکھ دوں گالیکن حضرت آدم علیائی کو مجدہ
نہیں کروں گا اور اپنی گتاخی سے رجوع نہ کرے تو کیا اسے معافی مل سکتی ہے؟ نہیں۔
اسی طرح یہ دیو بندی جب تک اپنی کفریہ عبارات سے تو بہاور ان کے مصنفین پر کفر کا
فتو کی نہ لگا ئیں انکی تو بنہیں اور نہ ان کی امامت جائز ہے۔

یہاشخاص بینہیں سوچتے کہ ٹھیک ہے دیو بندی حضرات نے ختم نبوت پر کتب لکھی ہیں، قادیا نیوں کے ردمیں کتب لکھی ہیں لیکن انہوں نے قاسم نا نوتو ی کی ختم نبوت سے اٹکار کرنے کی کفریہ عبارات پر کفر کا فتو کی دیا ہے؟ نہیں، ہر گرزنہیں۔ آپ کہیں گے کہ دہ تو اس کو کفریہ شلیم نہیں کرتے۔

میں آپ سے پوچھوں گا کہ چور نے بھی بھی ازخود چوری کا اقر ارکیا ہے؟

جب برصغیر پاک وہند کے جیدعلماء کرام اٹلی عبارات کو کفریے قرار دیتے ہیں تو

چروه کیول بث دهری سے اپ مؤتف پرڈٹے رہاورڈٹے ہوئے ہیں۔

اب ان کے اپنے خود ساختہ مؤقف کونہیں دیکھا جائیگا بلکہ کفریہ عبارات کو دیکھا جائیگا، اسکے قائل اوراس کے پیروکاروں پرشرعی حکم لا گوہوگا۔

اتمام جمت کیلئے علماء کرام نے قاسم نا نوتوی کے رومیں درجنوں کتب تصنیف فرما ئیں لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور نہ صرف خود گتاخ، گمراہ، بے دین اور دائر ہ اسلام سے خارج تھہرے بلکہ ان کے تمام پیروکاروں پر بھی ان کے اس مؤقف کے

قائل ہونے پریمی فتوی لگا۔

اشرف علی تھا نوی صاحب کی علم غیب کے متعلق کفریہ عبارت پر جب اتمامِ جست کی گئی تو انہوں نے اپنی عبارات پر خود کفر کا فتو کی دیا اور کہا کہ میری پیر مراد نہیں تھی۔ اب ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ جب تمہاری عبارت کا واضح کفریہ ہونا ایک عام اردو داں بھی سمجھ سکتا ہے تو قائل کی مراداور چون و چرا کوئیس دیکھا جائے گا خود دیو بند یوں کو بھی داں بھی سمجھ سکتا ہے تو قائل کی مراداور چون و چرا کوئیس دیکھا جائے گا خود دیو بند یوں کو بھی اللہ حظہ ہو! یہ بات تسلیم ہے کہ ظاہر میں بے ادبی کا لفظ بول کر پچھاور مراد نہیں لیا جا سکتا ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان صفحہ سند فیض الباری صفحہ سند تھا نوی صاحب نہ صرف خود بلکہ ہزاروں لاکھوں پیروکاروں ، مریدوں کو گمراہی کے گڑھے میں گرا گئے لیکن تو بہ کرنا نصیب شہوا۔ عبارت میں ردو بدل ضرور کیا لیکن کفریہ عبارت سے تو بہندگی۔

یہان کی چوں و چرالیعنی ان کا بیہ کہنا میرا مطلب بینہیں، وہ نہیں، بیران کی عادت ثانیتھی۔ای طرح کا مؤقف انہوں نے اپنا کلمہ اور درود پڑھانے والے کے متعلق اختیار کیالیکن اپنے کفر سے تو بہ نہ کی۔

میں نے جب ان کی بڑھا ہے میں جوان لڑکی سے دوسری شادی کرنے کی وجو ہات کے متعلق ان کا خود کھا ہوا رسالہ پڑھا تو اس کو پڑھ کر میں نے محسوں کیا کہ یہاں بھی اس طرح کے موقف کے قائل تھے۔تھا نوی صاحب نے اپنی دوسری شادی کے جواز کے جوخود ساختہ صوفیا نہ، عالما نہ، مجذوبا نہ، رندا نہ اور عاشقا نہ وجو ہات بیان کی ہیں وہ پڑھنے کے قابل ہیں اور ایک ناول سے زیادہ مزیدار کہانی ہے۔

لین یہاں بھی وہ گتا خی کرنے سے بازنہ آئے اوراپی شادی کوحضور نبی کریم مالٹائی کے کھنے کے اور کی اور گتا خانہ خواب بیان کر کے ہمیشہ کیلئے اپنی آخرت کا بیز اغرق کرلیا۔

تھانوی صاحب کی بیعبارات تو کفریہ ہی رہیں اور رہیں گی چاہوہ کھ بھی

چون و چرا کرتے ۔ المخصر تھا نوی صاحب کو بھی توبہ کرنا نصیب نہ ہوئی اور نہ صرف خود کفر کے فتو کی کی زومیں آئے بلکہ قیامت تک اپنے پیروکاروں ، ان کو حکیم الامت اور شخ الاسلام اور نہ جانے کیا کچھ مانے والوں کو بھی ای گڑھے میں گرا گئے۔

ای طرح ان دیوبند یول کے اکابرین کی دوسری تفریه عبارات ہیں جن کی
ایک لمبی فہرست ہے۔ بید یوبند یول کی بذھیبی ہے کہ ان کے علماء حضرات بی تو برداشت
کر لیتے ہیں کہ اللہ عزوجل، حضور نی کریم طالتہ کے امہات المومنین، صحابہ کرام، اولیاء کرام
کی گتاخی ہوتی ہے تو ہوجائے لیکن اپنے اکابرین کوچھوڑ نا بھی گوارانہیں کرتے۔
ان کے نزدیک اللہ جموٹ بول سکتا ہے لیکن ان کے اکابرین نہیں۔

لبذاا پناکابرین کی واضح کفریرعبارات کو بھی سے سلیم نہیں کرتے۔ بید یوبندی عوام اور سلح کلیوں کی عادت ہے کہ کوئی اللہ عزوجل کوگالی دی قر برداشت کر لیتے ہیں کوئی نی کریم مالی ایک گئی کے سات کی سے ادبی کرے تو برداشت کر لیتے ہیں، امہات المونین کی گتا خوں سے فروگذاشت ایکے گتا خوں سے فروگذاشت ایک نزدیک ممکن ہے، لیکن اگر خودان کی ذات پر حرف آئے تو نا قابل برداشت۔

علاء حق نے تو اپنا فریضہ نیھانا ہے، وہ نیھاتے رہے اور نیھاتے رہیں گے، ای لئے حضرت ساقی صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان گتاخوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور ادانہ ہونے کو بڑی شرح وسط کے ساتھ بیان فرمادیا ہے:

ساقی صاحب نے بیر کتاب اسلئے بھی لکھی ہے کہ شاید کوئی دیو بندی، وہالی، شیعہ اور قادیانی ان کفریات کے پہاڑ کوسر سے اتار چھینکے اور ایمان لے آئے۔

آپ سے پہلے بھی اکا برعلاء کرام نے اس موضوع پر رسائل تحریر فرمائے اور فقاوی جات رقم فرمائے جوان کی کتب فقاوی میں موجود ہیں، (ساقی صاحب نے بھی ان کی تفصیل دی ہے) لیکن ساقی صاحب نے ان سب سے جامع اوراس موضوع پر ہر

لحاظ سے بہترین کتاب مرتب کی ہے۔

آپ کی دوسری کتب کی طرح یہ کتاب بھی حوالہ جات سے لبریز ، ہر لحاظ سے دندان شکن اور دلائل و براہین کا حسین مرقع ہے۔

الله كرية ورقلم اورزياده

میری الله عزوجل کی بارگاه عالی شان میں عاجز انددعا ہے کہ الی !اس کتاب کو اپنی بارگاه میں شرف قبولیت عطافر ما!

اں کتاب کے مولف کواپٹی شان کے لائق بہتر سے بہتر اجرعطا فرما۔اس کتاب کو گمراہ لوگوں کیلئے راہ نجات پانے کا ذریعہ بنادے!

ساقی صاحب کی عمر ، انکے علم وعمل میں اضافہ فرما اور راہ حق میں ان کو مزید استقامت عطافر ما!

ساقی صاحب کواہلسنت و جماعت کیلئے مزید تقنیفات و تالیفات رقم کرنے کی تو فیق عطافر ما۔

یا الٰہی! ہرسیٰ کواپنے عقا کد میں پختگی عطافر ما!انہیں شعور عطافر ما کہ وہ ان گمراہ گروہوں سے چھ کراپنی دنیاوآخرت سنوار سکیں۔

یاالهی! میرے علم وعمل میں اضافہ فرمااور دین متین کی مزید خدمات کی توفیق عطافر ما! آخر میں دعاہے

> ذکر خدا تو کرے ذکر مصطفے نہ کرے میرے منہ میں ہوالی زبان خدا نہ کرے

> > وما علينا الاالبلاغ المبين

طالب شفاعت رسول كريم مالينيام محد تعيم الله خال قادري بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رحمة للعالمين وعلى آله وصحبه وامته اجمعين

نماز ہرعاقل، بالغ ، تندرست، مسلمان، مردو مورت پرفرض ہے اوراسے (بغیر عذر شرع) با جماعت ادا کرنا مسلمان مرد پر واجب با جماعت نماز کے دیگر آ داب وشرا لط کے علاوہ امام کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر اس کے عقائد میں خرابی، نظریات میں گتا خی، خیالات میں ہے او بی ہوتو ایسے شخص کو امام بنانا ہر گز ہر گز جا تز نہیں۔ اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز، نماز ہی نہیں، اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ کسی بھی بد غہب گتا نے اور ضروریات دین کے منکر کے پیچھے نماز محض باطل و بے کار ہے، کیونکہ بد غہب افراد کے اعمال برباداور اکارت جاتے ہیں، اور بارگاہ خداوندی لیں کیونکہ بد غہب افراد کے اعمال برباداور اکارت جاتے ہیں، اور بارگاہ خداوندی لیں ان کی ہر نیکی (نماز، روزہ، جج، زکو ۃ، صدقات، خیرات اور دیگر عبادات) مردود، نا قابل قبول اور بالکل فضول ہے۔ جب ایسے لوگوں کی اپنی نماز قبول نہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھے والوں کی کیسے قبول ہو سے ج

لہذا اگر کوئی شخص کسی بھی بدند ہب، گتاخ اور تو ہین آمیز عقا کدونظریات کے حال فرد کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تواسکا فرض ادانہ ہوگا، وہ اس کے ذمه ای طرح ثابت و برقر ارہے، اگر وہ دوبارہ ادانہ بیں کرے گا تو مجرم و جوابدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بدند ہب کو امام بنانے کا گناہ الگ ہوگا جس کی توبہ ضروری ہے کیونکہ بدند ہبوں کوامام بنانے میں ان کی تعظیم و تو قیر ہے جو کہ سراسر گناہ اور ناجائز ہے۔ چونکہ فدکورہ بالا فرقوں کے عقائد گئا خانہ ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع اور حرام ہے۔ اس اجمال کے بعد قدرتے تفصیل کیساتھ درج بالا امور ملاحظہ ہوں!

نماز کی فرضیت وا ہمیت

نمازاسلام کے ارکان خمسہ میں دوسرا بنیادی رکن ہے جس کی قرآن وحدیث میں شدیدتا کیداورا سے ترک کرنے پرسخت وعیدآئی ہے۔

آيات قرآني كاروشي مي

ارشادباری تعالی ہے:

إِنَّ الصَّلْوَةَ كَانَتُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتِبًا مَّوْقُونًا _ (النسآء: ١٠١٠)

رجمه: بشکنمازمومنول پرمقرروقت پرفرض ہے۔

﴿ مِرْ مِدْفِرِ مَا يَا:

وَأُمُرْ آهُلَكَ بِالصَّلْوةِ وَاصْطَيْرُ عَلَيْهَا ﴿ (طُّهُ:١٣٢)

ترجمه: اورائي گروالول كونماز كاحكم دے اور خود بھى اس پر ثابت ره۔

الم مزيد فرمايا:

إِنَّانَى آنَا اللهُ لَا إِلَّهَ إِلَّا آنَا فَاعْبُدُنِي وَآقِمِ الصَّلَّوةَ لِذِكْرِي - (طه:١٣)

ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں کہ میرے سواکوئی معبود نہیں پس تو میری بندگی کر اور میرے ذکر کیلئے نماز قائم رکھ۔

و مزيدفرمايا:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلْوةَ وَلَا تَكُوْنُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ _ (الروم: ٣١)

رجمه: نماز قائم ركھواور شركين سے نہ ہوجاؤ۔

۵ مزيدفرمايا:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرُ - (الكوثر:٢)

المارة المارة

و مزيد قرمايا:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلُوةَ وَالبَّعُوا الصَّهُوتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيَّالُهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَنَ وَعَلِلَ صَالِحًا فَأُولِكَ يَرْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا هُ

(مريم :٩٩،٥٩)

ترجمہ: پس ان کے بعد پھھ نا خلف آئے جنہوں نے نماز کوضائع کیا اورخواہشات کے پیچھے چلے پس عنقریب وہ جہنم کی گہری وادی میں جائیں گے مگر جو تو بہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے، پس ایسے لوگ جنت جائیں گے اور پھھ بھی ظلم نہ کئے جائیں گے۔

٢ مزيدفرمايا:

وَمَا أَمِرُوْ الِآلِيَعُبُدُوااللهُ مُغُلِصِينَ لَهُ الدِّينَ هُ خُنَفَآء وَيُقِيْمُواالصَّلْوَةَ وَيُؤْتُواالزَّكُوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَتِمَةِ قَ

(البينه:۵)

ترجمہ: اوران لوگوں کوتو یہی تھم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کوخالص کرتے ہوئے ہرباطل سے جدا ہوکراور نماز قائم رکھیں اور زکو ۃ ادا کریں اور میہ پختہ دین ،

-

مزيدفرهايا:
 قُلْ لِعِبَادِيَ اللَّذِيْنَ أَمَنُوْ ايُقِيْحُوا الصَّلْوةَ ... الآية - (ابراهيم: ٣١)

ترجمه: مير ايماندار بندول كوفر مادوكه نماز قائم ركيس

٩ مزيدفرمايا:

وَأَقِيْبُوا الصَّلُوةَ وَأَتُوا الزَّكُوةِ - الآية - (البقرة: ٣٣)

ترجمه: اورنمازقائم ركواورزكوة اداكرو_

ن مزيدفرمايا:

(البقرة: ٢٣٨)

ترجمہ: سبنمازوں کی حفاظت کرواور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور بڑے ادب سے کھڑے رہو۔

ال مزيدفرمايا:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ ﴿ اللَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الْآذِيْنَ هُمْيُرَا عُوْنَ (المُعون 35)

ترجمہ: پس نمازیوں کیلئے خرابی ہے جواپی نمازوں سے بھولے بیٹے ہیں اور جود کھلاوا کرتے ہیں۔

ا مزيدفرمايا:

فَلاَ صَدَّقَ وَلاَ صَلَّىٰ ﴿ وَلَكِنْ كَدَّبَ وَتُولِّى _ (القيمه: ٣٢،٣١)

ترجمہ: پس اس نے نہ تو تقیدیق کی (نہ تو رسالت اور قر آن کوسچا مانا) اور نہ ہی نماز پڑھی اور ہاں اس نے جھٹلا یا اور منہ چھیرا۔

اس آیت مین نمازند پڑھنا کافری صفت بتائی گئے ہے۔

الله مزيد جهنيول كي خردية موئے فرمايا:

مَا سَلَكُلُمْ فِي سَقَرَ قَالُوْ المُرنكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿ وَلَمْ نَكُ لِنَا الْمُصَلِّيْنَ ﴿ وَلَمْ نَكُ لِنُ الْمُطِيمُ الْمُسْكِيْنَ ﴿ وَكُنَّا نَكُوْضُ مَمَ الْمَا الْمِشْكِيْنَ ﴿ وَكُنَّا الْمُقِينَ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّفِويْنَ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّفِويْنَ ۚ

(المدائر:۲۳ تا۱۸۲)

ترجہ: (جہنی ایک دوسرے سے پوچیں گے) تہہیں کون سائمل جہنم میں لے گیا، وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھا نانہیں کھلاتے تھے اور ہم مسکین کو کھا نانہیں کھلاتے تھے اور ہم مسکین کو کھا نانہیں کھلاتے تھے حتی اور بے ہودہ باتوں میں مشغول ہوتے تھے نیز ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتی کہ ہمارے پاس یقین آگیا (موت آگئی) کی ان کوسفارش کرنے والوں کی سفارش کہ ہمارے پاس یقین آگیا (موت آگئی) کی ان کوسفارش کرنے والوں کی سفارش

ا مزيدفرمايا:

وَأَقِوِ الصَّلْوَةَ طَرَقِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّذِلِ * إِنَّ الْحَسَنْتِ يُذْهِبُنَ السَّيَّاتِ * _

(هود:۱۱۱)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھودن کے دونوں کناروں اور رات کے پھے حصوں میں بے شک نکیاں برائیوں کومٹادیتی ہیں۔

ه مزيد فرمايا:

آقِمِ الصَّلْوَةَ لِرُكُوْكِ الشَّمْسِ إلى عَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْانَ الْفَجْرِ ﴿ إِنَّ قُرْانَ الْفَجْرِ ﴿ إِنَّ قُرْانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

(بنی اسرائیل:۸۷)

ترجمہ: نماز قائم رکھوسورج ڈھلنے سے رات کے اندھرے تک فجر کے وقت قرآن پر مناب شک میں۔ پڑھنا بے شک میں کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

ال مزيدفرمايا:

وَأَقِيْمُوا الصَّلْوَةَ وَأَتُوا الزَّكُوةَ وَآطِيْعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(النور:۲۵)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھواورز کو ہ دواور رسول کی اطاعت کروتا کہتم پر رحم کیا جائے۔

ا مزيدفرمايا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى فَ وَذَكَّرَ الْمُرَرِّيَّهِ فَصَلَّى ٥-(اعلى ١٥٠١٥)

تحقیق وہ کامیاب ہوگیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام لے

کرنماز پڑھی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کامیاب صرف نمازی ہی ہیں باقی سب ناکام۔

🕜 مزيد فرمايا:

a 1 1 7 00 5

ترجمه: يس نماز قائم ركھواورز كوة اداكرو_

احادیث نبوی کی روشنی میں

حضورا كرم كالفية في أرشا وفر مايا:

آ بنى الاسلام على خمس شهادة ان لااله الاالله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان-

(بخاری جلداصفی ۲ واللفظ ایمسلم جلداصفی ۳ مشکلو ق جلداصفی ۱۲ مشکلو ق جلداصفی ۱۱ مشکلو ق جلداصفی ۱۱ مشکلو ق جلداصفی ۱۱ مشکلو ت جا کہ الله تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک مجم مثالثاتی اللہ کے رسول ہیں۔ (دوم) نماز قائم رکھنا، (سوم) زکو قاداکرنا، (چہارم) حج کرنا، (پنجم) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

ال مزيدفرمايا:

الصلوة عماد الدين فمن اقامها فقد اقام الدين و من تركها فقد هدر الصلوة عماد الدين فمن الأيمان من القردوس جلد اصفي ١٠٠٠ المقاصد الحديد صفي ١١٨ الاحياء جلد ٢٠٠١ الاحرار الرفوع صفي ١١٨ كنز العمال جلد عصفي ١١٨)

نماز دین کاستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے استار کی ہوتا کہ رکھا اور جس نے استار

٣ مزيدفرمايا:

لاتترك صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة ـ (ابن اجب صفح اسم)

فرض نماز جان بوجھ کرنہ چھوڑ، جس نے اسے جان بوجھ کرچھوڑ ااسکا ذمہ خم

موكيا۔

عمودة الصلوة _

(ترندى جلد ٢٥ صغي ٨١٠١ بن ماجي صغي ٢٩١، منداحد جلد ٥ صغي ٢٣١)

اسلام کاستون نماز ہے۔

۵ مزيدفرمايا:

صلوا کما رأیتمونی اصلی کـ الحدیث (بخاری جلداصفی ۸۸) تم نماز پڑھو، جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے د کھتے ہو۔

ا مزيد فرمايا:

جس نے ہمارے طریقہ پر نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیر کھایا تو وہ ایسام ملمان ہے کہ اس کیلئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ (وامان) ہے۔ (بخاری جلد اصفحہ ۲۵)

٢ مزيد فرمايا:

لا دين لمن لا صلولة له (الترغيب والتربيب جلداصفخه ٣٢١) جس كي نمازنبيس اسكادين نبيس _

﴿ مِرْمَانًا:

من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر-

(كنز العمال جلد كصفحه ١١٥، جمع الجوامع جلد ٥ صفحه ١٠٠)

جس نے جان بوجھ کرنماز ترک کی اس نے کفر کیا۔

٩ مزيدفرمايا:

بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة-

(ابن ماجه صفحه ۷۵، ترندی جلد ۲ صفحه ۸۸، مشکلوة صفحه ۵۸ والفظ لهٔ) بندے اور کفر کے درمیان (حدِ فاصل) نماز کوترک کرناہے۔ ایک روایت میں ہے کہ 'آ دمی اور شرک و کفر کے درمیان (حدفاصل) نماز کو چھوڑ نا ہے'۔ (مسلم جلد اصفحہ ۲۱ ، ترفدی جلد ۲ صفحہ ۸۷)

ا مزيدفرمايا:

خمس صلوات افتر ضهن الله عزوجل من احسن و ضوئهن و صلاهن لو قتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفرله ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شآء غفرله و ان شآء عذبه-

(ابوداؤ دجلد اصفحه ۱۲ واللفظ له ، سنن نسائی جلد اصفحه ۸ ، مفکلو ق صفحه ۵۸) یا نج نمازیں ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے فرض کیا ہے، جس نے ان کیلئے اچھا

یا چ بمازیں ہیں، جہیں القد تعالی کے حرس کیا ہے، سے ان میے اپھا وضو کیا اور پھر انہیں ادا کیا، ان کے اوقات پر، اور رکوع وخشوع پورا کیا تو اللہ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں اگر جا ہے تو اسے بخش دے اور اگر جا ہے تو اسے عذا ب دے۔

ا مزيدفرمايا:

صلوا خمسکم و صوموا شهر کم وادّوا زکوة اموالکم واطیعوا ذا امر کم تدخلو جنة ربکم - (منداحم صفح، ترندی صفح، مشکلوة صفح ۸۵۸) تم (پانچ نمازین) ادا کرو، اپنهاه (رمضان) کے روزے رکھو، اپناموال کی زکوة دو، صاحب امرکی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ۔

الله مزيد فرمايا:

مروا اولادكم بالصلولة وهم ابناء سبع سنين واضربوا عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع-

(ابوداؤ دجلداصغیه کے واللفظ لئا مشکلو ق صفیه ۵۸) اینی اولا دکونماز کا حکم دو جب وہ سات سال کو پہنچ جا کیں اور جب دس برس کے ہوجا ئیں تو نماز چھوڑنے پرانہیں مارو،اوران کے بستر جدا کردو_

ا مزيدفرمايا:

العهد الذى بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر - (مسلم جلداصفي ۲۸، محلوة صفي ۵۸، محلوة صفي ۸۸، محلوة صفي ۸۵) مار اوران (كفارومشركين) كورميان نماز كافرق م، پسجس نے اسے ترك كياس نے كفركيا -

(١) مزيدفرمايا:

ففرض الله عزوجل على امتى خمسين صلواة _ (بخارى جلداصفحه ۵) پس الله تعالى نے ميرى امت پر پچپاس نمازيں فرض كيس _ آپ مالليون ايك روزنماز كاذكركرتے ہوئے مزيد فرمايا:

من حافظ عليها كانت له نورا و برهانا و نجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نوراولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون و فرعون وهامان وابي بن خلف

(منداحمد جلد ۲ صغی ۱۲۹، دارمی جلد ۲ صغی ۳۰، شعب الایمان صغیمفکلوة صغی ۵۹ می جس نے نماز کی حفاظت کی تو وہ اس کیلئے قیامت کے دن نور، مضبوط دلیل اور کامیا بی کا ذریعہ ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو وہ اس کیلئے روشنی، بر ہان اور نجات کا سامان نہ ہوگی اور ایسا مخض قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

٧ مريدفرمايا:

أن الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم و ليلة -(مسلم جلداصفي ٢٣) بے شک اللہ تعالیٰ نے ان (مسلمانوں) پرایک دن اور رات میں پانچ منازیں فرض کی ہیں۔

﴿ يرفرمايا:

ان اول ما يحاسب به العبد بصلوته فأن صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب و خسر - (نمائي جلداصفيه ١٨ واللفظ له، كنز العمال جلد ٢٥٠ في ٢٨١)

بِ شکآدی کے اعمال میں ہے وہ پہلی چیز جسکے بارے میں اسکا محاسبہ ہوگا نماز ہے، پس اگروہ درست ہوئی تو بندہ کا میاب اور نجات یا فتہ ہوگیا اور اگر خراب ہوئی تو وہ خائب وخاسر ہوگا۔

ا مزيدفرمايا:

من ترك الصلوة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله-

(شعب الايمان صفح، درمنثو رجلداصفح ٢٩٨)

جو مخص جان بو جھ کرنماز چھوڑ دے اس سے اللہ تعالیٰ کا (حفاظت کا) ذمہ

اٹھ گیا۔

مزیدفرمایا:صلوا خمسکم ۔ (مشکلوة صفحه ۵۸)
 اپنی پانچ نمازیں اداکرو۔

آ فارصحابه رض النزم كى روشنى ميس

الله بن شقيق بيان كرتے بين:

كان اصحاب رسول صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلوة - (ترفرى جلد ٢صفي ٨٨، مشكوة صفي ٩٥ واللفظ له)

اصحاب رسول (مَا اللَّهُ وَ وَيَ اللَّهُ) اعمال مين نماز ك علاده كى عمل كرك كو

كفرنبيل بمجهة تقي

© خلیفه دوم حفرت فاروق اعظم والفی نے اپنے فرائض خلافت سنجالتے وقت کیا کیا؟

كتب الى عماله ان اهم اموركم عندى الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع-

(مفكوة صفحه ٥٩ موطاامام ما لك صفحه ٥ واللفظ لهُ)

آپ اپ تمام حکام کوتری کھم بھیجا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے ضروری کام نماز ہے جو شخص اس کی پابندی کرے گاوہ اپ دین کا پابند ہوگا اور جواسے ضائع کردے گا تو وہ دوسرے امور کوزیادہ ضائع کرنے والا (شار) ہوگا۔

🕝 حضرت عبدالله بن مسعود والثنية فرماتے ہيں:

جس شخص کویہ بات پہندہ و کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے جب ان کیلئے اذان کی جائے۔ (مسلم جلد اصفی ۲۳۲، مشکلوۃ صفحہ ۴۹، ابن ماجہ صفحہ ۵۷)

باجماعت نمازى تاكيد

فرض نماز كيلي جماعت كااہتمام كس قدركرنا چاہيے ذيل كے حوالہ جات سے سورج كى طرح روش ہوجاتا ہے۔ ملاحظہ ہو!

آیات قرآنی

وَأَقِيْمُواالصَّلْوةَ وَأَتُواالزَّكُوةَ وَازْكَعُوا مَعَ الرَّكِعِيْنَ _ (البقرة:٣٣)

اور نماز قائم رکھواورز کو ہ اوا کرواوررکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

ليخ اواء وغاداك

اس آیت سے اکثر علاء نے جماعت کے واجب ہونے پراستدلال کیا۔ (تفییر ابن کثیر جلد اصفحہ سے ۱۳۷

ش مزيفرمايا:

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَهْتَ لَهُمُ الصَّلُوةَ - (النسآء:١٠٢) اور جب آپ ان مِن موجود مول تو نماز مِن ان كى امامت فرمائيں ـ اس آيت مِن جَى نماز باجماعت كى تاكيدوتر غيب دى گئى ہے۔

وريدفرمايا:

يُوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقِ وَيُدُعُونَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ فِي خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدُ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَلِيمُوْنَ أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدُ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَلِيمُوْنَ

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (اس کامفہوم اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) اور ان کو تجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے، ان کی آ تکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذات چڑھی ہوگی اور وہ اس وقت تجدے کی طرف بلائے جاتے تھے جب وہ صحیح وتذرست تھے۔

المام ذجي اس آيت كي تحت لكت بين:

حفرت ابراہیم تیمی عمید فرماتے ہیں: اس سے اذان وا قامت کے ساتھ باہماعت نماز مراد ہے۔ حفرت سعید بن میتب داللین فرماتے ہیں کہ وہ لوگ حسی علی الصلو فاور حسی علی الفلام سنتے تھا ورضیح ، سالم ، تندرست ہونے کے باوجو دنماز باجماعت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت کعب احبار و النی فرماتے ہیں اللہ کی قتم! بیر آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو باجماعت سے پیچے رہتے ہیں تو جو مخض جماعت میں شامل

ہونے کی طاقت رکھنے کے باوجودات ترک کردیتا ہاس کیلئے اس سے زیادہ سخت تنیبہ اور کیا ہو عتی ہے۔ (کتاب الکبائر باب نمبر ۴)

احادیث مبارکه:

0 ارشادنبوی ہے:

من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوة التي صلى-

(ابودادُ دجلداصفحها ٨، مشكوة صفحه ٩٦)

لینی جس شخص نے اذان تن اور بغیرعذر جماعت سے نماز نہ پڑھی اس کی پڑھی ہوئی نماز قبول نہ ہوگی صحابہ کرام دی آئیز نے عرض کیاعذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یامرض۔

حضرت ابن مسعود طالفنه بان کرتے ہیں:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى وان من سنن الهدى وان من سنن الهدى المحلوة في المسجد الذى يؤذن فيه - (مسلم جلداصفي ٢٣٢، مشكوة صفي ١٩٦) رسول الله المالية المحمد المدى يؤذن فيه - رسول الله المالية المحمد على بدايت كم المحمد على نماز برهم جائع جس على اذان دى كئى مو-

صول الله مالية على الشادفر مايا:

ما من ثلاثة في قرية ولا بدوولا تقام فيهم الصلوة الاقد استحوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة فانما يا كل الذئب القاصية-

(مشكوه صفحه ۹۷، نسائي جلداصفحه ۱۳۵)

یعنی جس بستی یا گاؤں میں تین فرد ہوں اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے تو شیطان ان پرغلبہ پالیتا ہے۔لہذا تو جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کولازم

و مزيدفرمايا:

الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادى لله ينادى الى الصلوة فلا يجيبه (منداح صفى)

لینی سراسر زیادتی، کفراور نفاق ہے کہ جوآ دمی اللہ کے منادی کونماز کی طرف بلاتا ہوا نے اور اسپر لبیک کہتے ہوئے نماز کیلئے متجد میں نہ جائے۔ مزیکہ فرمایا:

والذى نفسى بيدة لقد هممت ان أمر بحطب فيحطب ثمر أمر بالصلوة فيؤذن لها ثمر أمر رجلا فيؤمر الناس ثمر اخالف الى رجال وفى رواية لا يشهدون الصلوة فأحرق عليهم بيوتهم - (بخارى جلدا صفي ١٣٥٨ممم جلدا صفي ٢٣٢٨م شكوة صفي ١٣٥٨ممكم أله واللفظ لا ، ابن الجصفي ٥٨٨م، شاكى جلدا صفي ١٣٥٨م

اس ذات کی شم اجس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ کنٹریاں جع کرنے کا حکم دول ، انہیں جع کیا جائے (اور آگروش کی جائے) اور پھرکسی آدمی کو حکم دول کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے تو ان پران کے گھر دل کو جلاڈ الوں۔

ایکروایت میں ہے:

لولاما في البيوت من النسآء والذرية اقمت صلوة العشاء وامرت فتياني يحرقون ما في البيوت بالنار (مقلوة صفي ١٩٥ واللفظ ل؛)

اگرگھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نمازعشاء شروع کرا تا اور اپنے نو جوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان (مجد میں جماعت کیساتھ نماز کیلئے نہ آنے والوں کے) گھ ول کو تمام اشراء سمیہ تا آگر اگا دیں

حفرت ابو ہر یرہ داللہ ایان کرتے ہیں:

اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل اعمى فقال يارسول الله انه ليس لى قائد يقودنى الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ير خص له فيصلى في بيته فرخص له فلمأ ولى دعاة فقال هل تسمع النداء بالصلوة قال نعم قال فاجب (مسلم جلداصفي ٢٣٣١، مشكوة صفي ٥٠٤، نما كي شريف جلداصفي ٢٣١١)

ایک نابینا آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول الله طالی فیلیا۔

میر ۔ نہ لئے کوئی نہ انہیں ہے جو مجھے مجد تک لے آئے تواس نے آپ سے گھر میں نماز

پڑھنے کی اجازت جا ہی، آپ نے اسے اجازت عنایت فرمادی ۔ جب وہ چلا تو آپ

نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا کہ کیا تو نماز کیلئے اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں!

آپ نے فرمایا پھرلیجک کہو (اور مجد میں با جماعت نماز اداکرو)۔

O حفرت الومريه والثنايان كرنے مين:

امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم في المسجد فنودى بالصلوة فلا يخرج احد كم حتى يصلى _(مثكوة صفي 42)

رسول الله مُلَاثِيَّا نے ہمیں حکم فر مایا کہ جب تم مسجد میں ہو پھراذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر مسجد سے نہ نکلو۔

صحفرت عبداللہ بن ام کمتوم دلائیؤ نے عرض کیا یارسول اللہ! مدینہ منورہ میں
کیڑے کموڑے اور در ندے بہت زیادہ ہیں۔ اور میں نابیغا آدمی ہوں، کیا آپ میرے
لئے رخصت پاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیاتم حی علی الصلوق، حی علی الفلاح سنتے ہوعرض
کیا جی ہاں فرمایا پھرآ و اور تیزی ہے آواور آپ نے اسے اجازت نہ عنایت فرمائی۔

(ابوداو وجلد اصفحہ الم، نسائی جلد اصفحہ ۱۳۵، مشکلوق صفحہ ۱۹، ابن ماجہ صفحہ ۵۸ من ید فرمایا: جس نے اذان سنی پھر نماز میں حاضر نہ ہو تو اس کی نماز نہ ہوگ

اوائے عذر کے۔ (متدرک جلداصفی ۲۲۵، این ماج صفی ۵۸)

مزید فرمایا: مسجد کے پڑوی کی نماز مسجد کے بغیر نہیں ہوتی۔
 (متدرک جلد اصفحہ ۲۳۲، دار قطنی جلد اصفحہ ۴۳۲)

آ ثارصحابه رضي الندم

المنافقة فرمايا:

والله ما اعرف من امرامة محمد صلى الله عليه وسلم شيئا الاانهم يصلون جميعا (بخارى جلد اصفح ٩٠ م كلوة صفح ١٩٠)

امت محمد میر کے متعلق میں یہی جا نتا ہوں کہ وہ جماعت کیساتھ نماز پڑھیں۔ اللہ عند معدد داللہ عند معدد داللہ عند معدد داللہ عند معدد داللہ عند معدد اللہ عند ال

لو انكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم لضللتمر

(مسلم جلداصفی ۲۳۲، مشکو قصفی ۹۷، نسائی جلداصفی ۱۳۱۱)
اگرتم نے جماعت چھوڑنے والے اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز
پڑھی تو تم اپنے نی مُنالِیْنِ کی سنت کے تارک ہوجاؤ کے اور اگرتم نے اپنے نبی کی سنت کو
ترکردیا تو تم گراہ ہوجاؤ گے۔

ﷺ آپ سے ہی منقول ایک روایت میں یہ جملہ بھی ہے: لکفر تھ ۔ (ابوداؤ دجلد اصفحہ ۸۸)

اگرتم نے اپ نبی کی سنت کوترک کردیا تو تم کا فر ہوجاؤ گے۔

حفرت ابو ہریرہ طالنین نے ویکھا

*

ان رجلا خرج من المسجد بعد ما اذن الموذن فقال اما هذا فقد عصر إنا القاسم صلى الله عليه وسلم (مشكوة صفى ١٤)

ایک آدمی اذان کے بعد معجد سے نکلاتو فر مایا اس نے ابوالقاسم محمدرسول اللہ مطاق کا فرمانی کی ہے۔

چونکہ نماز باجماعت ضروری ہے اس لیے اذان کے بعد نماز پڑھے بغیر مجد سے نگانا نافر مانی ہے۔

ﷺ حضرت ابن عباس ولي النظيفان فرمايا جس في اذان سي اور مسجد مين نه آيا تواس كي نمازنبين ہے، سوائے عذر كے _ (مشكلوة صفحه ع)

باجماعت نمازير صنحى شرائط

امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ عقیدہ وعمل کی صحت کے معیار پر پورااترے، اگر امام بننے والاشخص اس معیار پر پورانداتر ہے تو وہ امام بن کرقوم کی امامت کا حق ادانہیں کرتا بلکہ وہ اپنے مقتد یوں کا وبال اپنے سرلیتا ہے۔ امام کیلئے درج ذیل شرائط کا ہوتا ضروری ہے۔

مسلمان ہو، مرد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، قرآن کی قرات کرسکتا ہو، معذور نہو۔ سب سے پہلی شرط کہ'' امام مسلمان ہو'' جس سے واضح ہے کہ کوئی کافر، منافق، مرتد اور گتاخ امام ہرگزنہیں بنایا جاسکا۔

فسق اعتقادى: اعتقادى فسق دوطرح كا ب_ نمبرا... جو حد كفر كو پنج چكا مو-

نبراس جو كفرك حدتك نديمنيا مو

جس کی تو میں درج ذیا ہے کہ

جو شخص دین کی کسی ایک بھی قطعی اور ضروری بات کا اٹکار کرے وہ کا فرہو جاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے کیلئے دین کی تمام ضروری باتوں کودل و جان سے ماننا

جو خفض مسلمان ہونے کا دعویدار ہولیکن اسکا کوئی عقیدہ ونظریہ کتا ب وسنت کے سراسرخلاف ہے، ایسے خفس کا دعوائے ایمان ہر گرجھوٹ ہے۔

جس آدی کے عقائداس حد تک خراب ہوں کہ وہ کفر کی حد تک پہنچ جائیں۔
اوروہ اپنے ان عقائد پر قائم ہوا ور انہیں درست جانے ایسا شخص'' فاسق معلن اعتقادی'' ہے۔
ہے اسکی اپنی بھی نماز اور دیگر اعمال پر باد ہیں، دوسروں کی امامت کا تصور بھی علط ہے۔
وہ آدی جس کے عقائد خراب ہوں لیکن کفر وشرک اور بدعت صلا لہ کی حد تک شہنچ ہوں اسے '' فاسق غیر معلن اعتقادی'' کہتے ہیں۔ ایسے آدی کے پیچھے نماز پڑھنا مروہ تح کی ہے اور اگر اواکر لی تو دہرا تا ضروری ہے۔ اگر ایسے آدی کے علاوہ اور کوئی امام نہ طرق آکیلے نماز اواکر نی چا ہے۔

جن لوگوں کی امامت مروہ تح کی ہے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان لوگوں کی مختصر فہرست تیار کردی جائے کہ جن کی امامت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریب ہے۔ جن کی امامت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریبی ہے، اگر پڑھی جائے تو دہرانا ضروری ہے۔ ﷺ فاسق معلن عملی جو تھلم کھلا ،اعلانیہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو۔

ارادهی مونڈ نے ، مونڈ انے والا اور حدمسنون ایک مشت سے کم کرنے والا۔

ائمهار بعد کی تقلید کا انکار کرنے والا ،غیر مقلد

نوٹ! اگر کوئی تقلید کا انکارنہ کرے تو اس کے عقائد کا درست ہونا اولین شرط ہے، محض تقلید کا اعرز اف کافی نہیں ہوگا مثلاً دیو بندی وغیرہ۔

الله المرتفعي المرتفعي والثين كوسيدنا ابو بكراورسيدنا عمر والفيئ سے افضل جائے والا۔ (تفضيلي، رافضي، شيعه)

بن شعبه، حضرت الوموي اشعري، حضرت وحثى، حضرت منده دي كثيرًا يا كسي صحابي كا انكار، توبین اور ب قدری و ب ادبی کرنے والا ۔ (تفسیقی ، رافضی ، خارجی) جس کی امامت ہے مسلمان کسی معقول اور شرعی وجہ سے ناخوش ہواں۔ * نماز میں جوامور کروہ وناپسند ہیں ان کا خیال کئے بغیرنماز پڑھانے والا۔ * سنت مؤكده چھوڑنے والا۔ سات اعضاء يرىجده نەكرنے والا_ * نماز میں قرآن کریم کی قرائد اس طرح کرنے والا کرآیات قرآنی میں اتنا 8 وقفه موجس مين تين مرتبه اسجان الله "باساني كهاجاسك_ خلاف سنت قر اُت کمی کرنے والا کہ نمازیوں برگراں گزرے۔ ** سونے یا جا ندی کا کوئی زیور یا خالص ریشم پہننے والا۔ 88 نوٹ! چاندی کی ایک انگوشی، چین کے بغیرسونے کے بٹن اور چارانگل کی مقدار ریشم ' وأز نصف بازو سے لباس کی آستین او نجی رکھنے والا۔ * سر کے درمیان سے اپنی دستار اور پگڑی کو کھلا رکھنے والا۔ 88 گلے میں جا دریا صافہ اور شال وغیرہ اس طرح رکھنے والا کہ دوطر فہ دونوں پلو 3 لتكت بوا شیروانی،ا چکن، جبه،کوٹ وغیرہ اس طرح پہنے که آستین میں ہاتھ اور بازونہ 200 وًا لِ نماز میں منہ اور ناک ڈ ھکنے والا۔ ** یا کی اور نایا کی کا خیال ندر کھنے والا۔ *

بحيائي كامول مين دلچيي لينے والا۔

*

けんが

علیت، تهمت بخش گوئی اور بد کلامی کامر تکب، والدین کا نافر مان _

عیر شرعی کام کرنے والوں کا حای۔

نوٹ! نابینا اگرصفائی و پاکیزگی کا خیال رکھے تو اس کی امامت درست ہے، ور نہیں۔ امامت کیلئے شادی شدہ اور سیر ہونا شرطنہیں ہے۔امام کا وجیہہ اور بارعب ہونا بہتر ہے لیکن اگر اس کی کمر رکوع کی حالت تک جھکی ہو، پوری ٹانگ کٹی ہو، ایک یا دونوں پاؤں صحیح حالت میں نہ ہوں یا کٹے ہوں ،ایک بازو کہنی تک کٹا ہو، ایسے لوگوں کو امام نہ بنانا مناسب ہے،اگر معمولی عیب ہوتو حرج نہیں۔

امام كيما بوناجا ہے؟

کمی شخص کے امام بننے یا کسی کوامام بنانے کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے ان میں سب سے اہم ، بنیادی اور اولین شرط اسکا شجح العقیدہ مسلمان ہونا ہے۔ قرآن و حدیث اور کتب فقہ میں مختلف الفاظ کیساتھ اس چیز کو بیان کیا گیا

ے- چندمقامات پیش نظر ہیں-

قرآن کی روشنی میں

ارشادباری تعالی ہے:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظُّلِينَ ﴿ (البقرة: ١٢٣)

ميراوعده ظالموں تكنبيں پنچے گا۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیائی کی بات کی وضاحت کی گئی ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا" إِنّی جَاعِلُكَ لِلنّاسِ إِمَامًا" میں تجھے لوگوں كا امام بنانے والا موں، تو انہوں نے عرض كيا" وَمِنْ فُرِيَّتِي " اور ميرى اولا دے بھى امام بنانا۔

ہے پاک ہونا چاہے۔

اس فرمان کا واضح مفہوم یہی ہے کہ امام عادل بھیج العقیدہ اور درست نظریات کا حال شخص ہونا چا ہے، بدعقید گی اور گستاخی ایک ظلم اور فسق ہے جوامامت کے لائق نہیں۔

مزید ارشاد فرمایا:

وَ إِلَّعُوا مَعَ الرَّلِعِينَ _ (البقرة:٣٣)

اورركوع كرنے والول كيساتھ ركوع كرو_

اس كي تفسير مين امام جلال الدين سيوطي ويشالله في المام جلال الدين سيوطي ويشالله

صلو امع المصلين محمد واصحابه صلى الله تعالىٰ عليه و عليهم وسلم - (جلالين صفحه)

لیعنی اورتم نمازیوں کیماتھ نماز پڑھا کرواس سے مراد حفزت محم مصطفے ملاقیم اور آپ کے صحابہ ڈی گفتہ ہیں۔

بات واضح ہے کہ جن کے ساتھ مل کرنماز باجماعت ادا کرنی ہے وہ پاکیزہ لوگ ہونے چاہیں لیمنا کے ساتھ مل کرنماز باجماعت ادا کرنی ہے وہ پاکیزہ لوگ ہونے چاہیں لیمنا کا تعلق محمد رسول اللہ خار ہے کہ ایما ہونا چاہئے جو تعلیمات کے افکار ونظریات سے ہونا ضروری ہے۔ تو لاز ما امام بھی ایسا ہونا چاہئے جو تعلیمات نبوی اور ان کا ادب بجالانے والا ہواور آیسے ہی صحابہ کرام می اللہ کے متعلق درست نظریات کا حامل ہو۔

احاديث واقوال كى روشى مين:

حفرت عبدالله بن عمر والتنه ایان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلو اانمتكم خياركم -(سنن كبرى جلد المفيه ٩)

حوتم على اسب سربيتر بول النبيل المرياة

حضرت ابوامامه والثينة مرفوعاً بيان كرتے مين:

ان سر کم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیار کم -

(ابن عسا كرصفح)

اگرتم پندكرتے موكرتبهاري نمازيں قبول موں تواہد ميں سے بہتر لوگوں كو

امام بناو!

المابوالعباس ملى شافعى لكهية بين:

امام حاکم نے روایت کیا ہے، اگرتم کو یہ پہند ہو کہ تمہاری نماز قبول ہوتو تم میں بہتر لوگ تمہاری امامت کریں۔ (نہایة المحتاج جلد ناصفحہ ۱۵، بیروت)

العض روایات میں بدرند مب لوگوں کے متعلق وارد مواہے:

لا تصلوامعهم _(الثفاءجلد٢صفي٢٢٢)

ان كے ساتھ نمازنہ پڑھو۔

واضح بات ہے کہ اگر بدند ہوں کے سات ل کر باجماعت نماز اوا کرناممنوع ہے۔ ہے تو انہیں امام بنانا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

ام من الم سفیان توری میلید کی وصیت ہے کہ جس امام (کے عقیدہ) پراعماد ہو اور جو اہل سنت سے ہواس کے پیچھے نماز اداکریں'۔ (تذکرة الحفاظ جلد اصفحہ ۲۰۷)

بدعتى اور بدند بب كوامام بنانے كاحكم:

ہے دین، بد مذہب، بدعق، بدعقیدہ، گتاخ اور ہے اوب شخص'' امامت'' کا قطعاً حقد ارنہیں، اس لیے ایسے شخص کوامام بنا تا سراسر گناہ، ناجا ئز اور حرام ہے۔

قرآن وحدیث اور کتب فقد کی روشی میں بیابت روز روش کی طرح واضح

حددارك ما دي موارد

قرآن كي تعليم

ارشادبارى تعالى ب:

لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّلِمِيْنَ ﴿ (البقرة: ١٢٣)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیائیں سے فرمایا کہ میں تہہیں لوگوں کا امام بناؤں گا،لیکن تیری اولا دمیں جواس کے اہل ہوں گے وہ امامت کے لائق ہوں گے جبکہ ظالم، ناانصافی اور حدسے بڑھنے والوں سے میراکوئی وعدہ نہیں لینی ایسے لوگ امامت کے لائق نہیں ہیں۔

ﷺ علامة رطبی ما کمی لکھتے ہیں کہ علاء کی ایک جماعت نے اس آیت کے تحت یہی فرمایا ہے کہ ظالم اور فاسق امامت کا اہل نہیں۔

(الجامع لا حكام القرآن جلد اصفحه ١٠٩ ، مطبوعه اريان)

علامہ ابو بکر صاص حفی فرماتے ہیں: اس آیت لاین ال عهدی الطالمین سے ثابت ہوتا ہے کہ فاسق کا نبی ہونا جائز نہیں اور نہ نبی کا خلیفہ ہونا جائز ، نہ قاضی ، نہ مفتی ، نہ صدیث کی روایت کرنا ، نہ کی معاملہ میں شہادت دینا اور اس کیلئے ہروہ منصب ناجائز ہے جس کی روسے دوسروں پر اس کی کوئی چیز لازم ہو، اور یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ نماز کے لیے ائمہ نیک اور صالح ہونے چاہییں نہ کہ فاسق اور ظالم، کیونک اس آیت سے بیواضح ہوتا ہے کہ امور دین میں امامت کے منصب کیلئے عادل اور صالح ہونا ضروری ہے۔ (احکام القرآن جلد اصفحہ ۹۲)

اور چونکہ بدیذہب ہونا، شعائر اسلام کی تو ہین، انکار ضروریات دین کا انکار بھی ظلم ، فسق اور حد کوتو ژنا ہے، لہذاایسے بدعقیدہ اور بے دین لوگ امامت کے ہرگز ہر گزلائق نہیں۔

الله تعالیٰ اور رسول الله مگافلیم کی بارگاہ میں بے اد نی کرنا سراسر الله عز وجل اور

رسول علیہ الصلوة والسلام کوایذ اءاور تکلیف دینا ہے، اور ایسے لوگ امامت کے اہل نہیں بلکہ لعنت کے حقد ارجین جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤِذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهَ لَعَنَاكُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْأَخِرَةِ وَاعَدَّ لَهُ وعَذَابًا شُهِينًا

(الاحزاب، ۵۵)

لیعنی بےشک وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسول کو (تو بین اور بے ادبی کرکے) تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالی نے دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی ہے۔ اور اللہ نے ان کیلئے ذلیل کرنے والاعذاب تیار کررکھاہے۔

معلوم ہوا کہ گتاخوں پرلعنت ہے، اور انہیں امام بنانا، ان کی تعظیم اور ان سے عقیدت و محبت ہے، جو کہ سراسراسلام کے خلاف اور دبین کے برعکس ہے۔

احادیث وآثار کی روشنی میں:

الله المرم الله المرابع المار المرابع المرابع

لا يؤم فاجر مؤمنا_(ابن البصفيك)

كوئى فاجر (كافروبدعقيدة خص)كسى مومن كاامام نهبے۔

حفرت عبدالله بن عمر والنه کی سے روایت ہے: اجعلوا انمت کھ خیار کھ ۔ (سنن کبری للبہ قی جلد ساصفحہ ۹) جولوگ تم میں بہترین ہوں انہیں اپناامام بناؤ۔

چونکہ گتاخ اور بدند ہب بدترین ہوتے ہیں، لہذاوہ امامت کے قابل نہیں۔

(أ) مديث نبوى م:

من وقر صاحب بدعة فقداعان على هدم الاسلام -(كتاب الشريعة للآجرى صفحة ٩٦٢، مشكوة صفحه ١٣)

جس نے کسی بدعتی (بدندہب) کی تو قیر (وتعظیم) کی اس نے اسلام کوڈھا

دینے پر تعاون کیا۔

دیکھے! بدعتی، بد مذہب کی تعظیم کرنا کس قدر برا اور گھناؤنا عمل ہے، اسے
اسلام کی بنیادوں پر کلہاڑا چلانے پر تعاون کرنے سے تشییبہد دی گئی ہے۔ اور چونکہ بد
مذہب کومصلّٰی امامت پر لا کھڑا کرنا اس کی بہت زیادہ تعظیم ہے، جسے اسلام نے نہایت
ہی ناپینداور براقر اردیا ہے، اس لئے بد مذہب کوامام بنانا غلط اور نا جائز ہے۔

﴿ آپ نے تقدیر کے متعلق غیر اسلامی عقیدہ رکھنے والوں کے بارے میں اعلان کیا:

فأخبرهم أنى برى منهم و انهم براء منى - (مسلم جلداصفي....) انهيل بتادوكه مين ان علق اوروه مجهسا لگ بين -

معلوم ہوا کہ بدیذ ہبوں کوامام بنانا تو کجاا پیےلوگ اسلام اور کلام کے بھی حقدار

﴿ حديث نبوى ميں ہے: لعن الله من أولى محدثا۔

(مسلم جلد ۲ صفی ۱۹۰ منداح د جلد اصفی ۱۱۸ نسائی جلد ۲ صفی ۲۰۰ منداح د جلد اصفی ۱۱۸ نسائی جلد ۲ صفی ۲۰۰ منداح د جلد اصفی ۲۰۰ کی بناه د کال با نام کال بنانے والا ابتدازہ کی جے ایک بد مذہب کو پناه دینے والا تعنق ہے توا سے امام بنانے والا نام کی ہے ؟

(ف) حضرت سيدنا سائب بن خلاد والشيئ روايت كرتے ہيں:

ان رجلا أمّ قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم

ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ لا يصلى لكم فا راد بعد ذلك ان يصلى لهم فمنعوة واخبروة بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فن كر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم و حسبت انه قال انك اذيت الله ورسوله صلى الله عليه وسلم - (سنن ابى داؤد كتاب الصلاة بأب فى كراهية البزاق فى المسجل جلداصقي ٢٩ ،موارد الظمان صفى ٢٠)

ایک خص ایک قوم کا امام تھا تو اس نے قبلہ کی سمت تھوکا اور رسول اللہ طاقیۃ اللہ کا سے دیھر ہے تھے تو آپ نے اس کے فارغ ہونے پرفر مایا کہ بیخص (آئندہ) تہمیں نماز نہ پڑھائے بعنی اے امام نہ بنانا جب اس کے بعدد وبارہ اس نے اپنی قوم کو نماز پڑھانا چاہی تو انہوں نے اے مصلے امامت سے روک دیا اور اسے رسول اللہ طاقیۃ اللہ کی فران مبارک کی خبر دی تو اس نے رسول اللہ طاقیۃ اس بات کا ذکر (کر کے حقیقت فرمان مبارک کی خبر دی تو اس نے رسول اللہ طاقیۃ اس بات کا ذکر (کر کے حقیقت دریا فت کی) تو آپ نے فرمایا ہاں (میس نے روکا ہے) حضرت سائب دلی اللہ نئے بیان کرتے ہیں میراخیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ اور اس کے رسول کواذیت دی ہے۔

امر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يصلى بالناس الظهر فتفل بالقبلة وهو يصلى بالناس فلما كان صلوة العصر ارسل الى آخر فا شفق الرجل الاول فجآء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله انزل فى شئ قال لا و لكنك تفلت بين يديك و انت توم الناس فا ذيت الله والملائكة ـ (المجم الكبير بحواله مرقاة جلد ٢٢٥ في ٢٢٥)

لعنی رسول الله طالقیا نے ایک آدمی کوظهر کی نماز بردھانے کا حکم دیاس نے نماز

کی حالت میں قبلہ کی طرف تھوک دیا جب نماز عصر کا وقت آیا تو آپ نے دوسر مے مخص
کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں نماز پڑھائے ، تو پہلے آ دمی کو دشوار گزراوہ نبی کریم مظافیۃ کے بارگاہ
میں آیا اور عرض کیا ، (یارسول اللہ!) کیا میر مے متعلق کچھٹازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا
نہیں لیکن میہ ہے کہ تو نے اپنے سامنے تھو کا تھا جبکہ تو نماز پڑھا رہا تھا اور تو نے اس طرح
اللہ اور فرشتوں کو اذیت دی تھی ۔ (لہذا تو امامت کے لائق نہیں)

حضرت محدث ملاعلی قاری مینیات اس روایت کودرج کر کے لکھا ہے: رواہ الطبرانی باسناد جید۔ (مرقاۃ جلد اصفحہ ۲۲۵) اس کی اساد جید ہے۔

یدوایت عون المعبود جلد اصفیا ۱۰ پشمس الحق عظیم آبادی نے لکھی ہے۔
انصاف کیجئے ! اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف تھو کے تو وہ اللہ عزوجل ورسول مُلَّاثِیْنِ اللہ اللہ عزوں کے اکابر نے
اور فرشتوں کواذیت دینے کی وجہ سے امامت کے لائق نہیں تو خدکورہ فرقوں کے اکابر نے
اس سے بھی بڑھ کر گتا خیاں اور ہے ادبیال کی ہیں ، وہ کس طرح امام بن سکتے ہیں؟
ان روایات سے روز روشن کی طرح نمایاں اور واضح ہے کہ اللہ تعالی ورسول
اکرم مُلَّاثِیْنِ اور اللہ والوں کو تکلیف اور اذیت دینے والے امامت کے حقد ارنہیں۔

قاسم بن محمد بن الى بكراورسالم بن عبدالله بن عمردونوں (تابعی) قدر بيفرقے والوں پرلعنت بھیجے تھے۔ ملاحظہ ہو! (الشریعۃ للا جری صفحہ ۲۲۳ برقم ۴۹۲)
ظاہر ہے تعنتی لوگ امامت کے بلندع ہدہ کے ہرگز لائق نہیں۔

علمائے امت کے اقوال:

الم ممال بن هام نے لکھا ہے:

رواى محمد عن ابي حنيفة و ابي يوسف رحمهما الله تعالى ان

(فتح القدير على الهداية جلداصفي ٣٠ مر، كبيرى صفيه ٢٨٠) امام محمد بينالية في حضرت امام الوحنيف اور حضرت امام الويوسف بينانيز سے روايت كيا ہے كہ بد مذہبول كے پيچھے نماز پڑھنا جائز نہيں۔

(ا) امام احمد بن صبل مراب سے برطتوں کے پیچے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا:فقال لا یصلی خلفهم مثل الجهمیة والمعتزله۔

(كتاب النه العبدالله بن احمد بن عنبل جلد اصفح ١٠١٠)

تو آپ نے فرمایا جمعوں اور معتزلیوں کی طرح ان جیسے (بدند ہوں) کے چیچے نمازند پڑھی جائے۔

اليام احدين عنبل عليه كصاجر اد عصالح بيان كرتے بين:

قلت من خاف أن يصلى خلف من لايعرف؟ قال: يصلى فان تبين له أنه صاحب بدعة أعاد ـ (ماكل صالح صفي ١١٩)

میں نے (اپ والدامام احد منبل سے) عرض کیا جے یہ اندیشہ ہو کہ اس نے ایسے آدی کے پیچھے نماز پڑھی ہے جسے (وہ عقیدہ کے لحاظ سے) جانتا ہی نہیں؟ تو آپ نے فرمایا وہ نماز پڑھ لے، پھر اگر اس پر واضح ہوجائے کہ وہ آدی بدعتی ہے تو نماذ کو دہرالے۔

مزيرفرمايا: لايصلى خلف القدرية والمعتزلة والجهمية _

(كتاب السندرقم ٨٣٣، لعبدالله بن احمد)

لیمی قدرید،معتز لداورجمیه (گراه فرقول) کے پیچے نمازنه پڑھی جائے۔

(خ) امام یزید بن ہارون سے جب جمیہ (بد فد بھوں) کے پیچے نماز پڑھنے کے متعلق بوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے پیچے نماز نہ پڑھی جائے پھرع ض کیا گیا کہ مرجیہ کے پیچے نماز بڑھنا کیا ہے؟ فرمایا:

انهم خبثاء- (كتاب النة جلد اصفح ١٢٣) بےشک وہ خبیث لوگ ہیں۔ لہذاان کے چھے نماز ہو گزند پڑھیں المام وكيع بن جراح وخاللة نے جميه كے متعلق فرمايا: (0) لايصلى خلفهم - (كتاب النهجلداصفي ١١٥) ان کے چھے نمازنہ پڑھی جائے۔ محدث سلام بن مطيع وخالد فرمايا: 0 الجهمية كفار لايصلي خلفهم -(شرح السنة للا لكائي جلد م صفحه ٣٢١، كتاب السنه صفحه ، مسائل احمر صفحه ٢٦٨) جمی لوگ کفار ہیں،ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی جا ہے۔ ابن خویز منداد نے کہا ہے کہ ظالم نہ نبی ہوسکتا ہے، نہ خلیفہ، نہ حاکم ، نہ مفتی نه نماز کا امام اور نه اس کی حدیث کی روایت قبول کی جائے گی، نه احکام میں اس کح شہادت قبول کی جائے گی۔ (تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد اصفحہ ۱۰۸۰۱، ایران) علامه نووي شافعي فرماتے ہيں: علاء كاجماع ب كه كافرى امات منعقد نبيس موتى (نووى برمسلم جلد ٢صفي ٢٥ اور میں کہتا ہوں کہ تو ہین خداوندی تنقیص رسالت ،ضروریات دین کا انک اورشعائراسلام کی بے وقتی سراسر كفر، زندقه اورار تداد بے، لهذاالي چيزوں كاار تكار

کرنے والے کی امات بھی ہر گز منعقد نہیں ہو سکتی۔ علامہ نو وی شافعی مزید لکھتے ہیں: فاسق کی اقتداء میں نماز کروہ ہے، اور جس کی بدعت (بدعقید گی) گفر کی تک نہیں پنچی اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (عقیدہ ونظریہ) حد کفر تک پنچی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔

(روضة الطالبين جلداصفحه ٢٥٩، بيروت)

(فَ) علامه مرداوي حنبلي لكهت بين:

جوازروئے اعتقاد کے فاس (گتاخ، بدند جب، بدعقیدہ اور ہے اوب) ہو
اس کی اقتداء کی حال میں جائز نہیں۔ اور فد جب مختار کے مطابق جو شخص فاس کی اقتداء
میں نماز پڑھے اس کو دہرا تالازم ہے خواہ اس کو نماز کے وقت اس کے فتق (گتاخی اور
بدعقیدگی) کاعلم ہویا بعد میں پتہ چلے ،خواہ اسکا فسق ظاہر ہویا نہو، یہی میچے فد جب ہے۔
بدعقیدگی) کاعلم ہویا بعد میں پتہ چلے ،خواہ اسکا فسق ظاہر ہویا نہ ہو، یہی میچے فد جب ہے۔
(الانصاف جلد ۲۵ میں ویت

علامة قاضى خال اوز جندى حنفى فرماتے ہيں:

جمیہ، قدربداور غالی رافضی کے سواباقی لوگوں کی افتداء میں نماز پڑھنا جائز اور مروہ ہے (مذکورہ فرقوں کے پیچیے نماز پڑھنا باطل ہیں)۔

(فأوى قاضى خال على هامش ألهند بيجلداصفيه ٩)

لین بر مل کے پیچے نماز پڑھنا مروہ ہے جبکہ بدعقیدہ کے پیچے باطل ہے۔

الماين هام خفى فرمات بين:

جہمیہ، قدریہ، غالی روافض، خلق قرآن کے قائلین، خطابیہ اور مشمعہ (جیسے بد عقیدہ اور بد مذہبوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں۔خلاصہ بیہ ہے کہ جو شخص ہمارے قبلہ والا ہوا وزغلو (دینی اور اسلامی حدود کو توڑنے والا یعنی نئے نئے عقائد اور گتا خیاں گھڑئے والا نہ ہو) اور اس کی تکفیر نہ کی گئی ہواس کے پیچھے نماز کراہت کیساتھ جائز ہے۔البتہ عذاب قبر، شفاعت، رویت باری اور کراماً کا تبین کے منکروں کے پیچھے نماز جائز نہیں عذاب قبر، شفاعت، رویت باری اور کراماً کا تبین کے منکروں کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ (فتح القدیر جلد اصفی میں سکھی)

فاضل مذابب فقهيه علامه وهبة الزحيلي شروطِ صحت امام كم متعلق رقم طراز الاسلام، فلا تصح امامة الكافر بالاتفاق _

(الفقه الاسلامی وادلته جلد اصفی ۱۵ امیروت) امامت کے سیح ہونے کی پہلی شرط اسلام ہے تو کافر کی امامت بالا تفاق سیح نہیں ہوتی۔

چنانچہ ضروریات دین کا اقرارا بمان اور کسی ایک چیز کا اٹکار کفر ہے۔ایسے شعائر اسلام کی بے حرمتی، تو بین الوہیت، گتاخی رسالت بھی کفر ہے۔ تو ایسے افعال کے مرتکب حضرات امامت کے کہاں لائق ہیں۔

المرشامي علامه المعالمي المعالم المالية المالي

فاسق کی امامت کے مروہ ہونے کی وجد فقہاء نے بیہ بتلائی ہے کہ وہ اپنے دینی کاموں میں لا پرواہی سے کام لیتا ہے اور بیروجہ بھی ہے کہ فاسق کو امامت کیلئے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہوگی جبکہ شری طور پرلوگوں پرواجب ہے کہ اس کی تو بین کریں اور بیہ بات مخفی ضر ہے کہ فاسق جب دوسروں سے زیادہ علم والا ہوتو بھی وجہ کرا ہے ختم نہ ہوگی ، کیونکہ خطرہ ہے کہ وہ لوگوں کو بغیر طہارت کئے نماز پڑھادیا کرے۔

فهو کا لمتبدع تکرة امامته بکل حال (ردالمخارجلداصفی ۱۳۱۸، کوئیر)
تووه بدند بب کی طرح ہے، اس کی امامت ہر حال میں مروہ ہے۔
معلوم ہوا کہ بدند بب کی امامت ہر حال میں مروہ تح یمی اور ناچائز ہے۔
امام بخاری عشائلہ فرماتے ہیں:

ماأباحي صليت خلف الجهمي والرافضي أمر صليت خلف اليهود و النصاري_(خلق افعال العباد صفح ٢٦)

لینی میرے ہاں کوئی فرق نہیں ہے کہ میں جمی اور رافضی کے پیچھے نماز پر حوں

یا یہودونصاری کے پیچے نماز پڑھوں؟

مطلب یہ ہے کہ بد فدہموں اور گتاخ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل ایے ہی ہودیوں اور ہی ہودیوں اور ہی ہے جیسے کی یہودی یا عیسائی کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں کے پیچھے نماز کوکوئی مسلمان درست نہیں کہتا ای طرح بد فدہموں، گتا خوں اور بدینوں کے پیچھے بھی نماز کی حمایت نہیں ہو کتی۔

امام ابوعبید القاسم بن سلام اور امام یجی بن معین جیے جلیل القدر ائمہ حدیث بھی اس مؤقف کے حال تھے کہ برعتی (بدند بہب) کے چیچے پڑھی ہوئی نماز کو دہرانا چاہئے۔ (کتاب السنہ جلد اصفحہ ۱۳۰۰)

کیونکہان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

الممزهر بن البابي وعلية فرمات بين:

اذا تيقنت انه جهمي اعدت الصلوة خلفه الجمعة وغيرها

(كتاب السنجلداصفحه ١٢٩)

لینی جب مجھے یقین ہوجائے کہ فلال (امام) برعتی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ اور دوسری پڑھی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھ لے۔

امام اساعیل بن محمد اصبهانی نے فرمایا ہے:

اصحاب الحديث لا يرون الصلوة خلف اهل البدع لئلا يراه العامة فيفسدون بذلك-

(الحجة في بيان المحبة و شرح عقيدة اهل السنه جلد اصفيه ٥٠٥)

يعنى محدثين عظام برعتو ل (بدند بهول) كے پيچينماز بر هناورست نبيل سيحقة عنى ان بر هناورست نبيل سيحقة عنى ان موام الناس اسے دليل بنا كركہيں مراہ نه بوجائيں۔

غدية الطالبين (جوحضورغوث ياك عيسية كي طرف منسوب اور ديوبنديول اور

غیرمقلدوں کے ہال معتبر ہے) میں لکھا ہے:

يكرة تقديم المبتدع ايضاً لانه فاسق من حيث الاعتقاد و هو اشد من الفسق من حيث العمل - (الغنية صفح)

برعتی کوامام بناناغلط ہے کیونکہ وہ عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہے اور پیفتی عملی فت سے زیادہ براہے۔

المعلى قارى ومناللة كلصة بين

لا تجوز خلف المبتدع- (شرح فقدا كبرصفيه) بدند بسب ك يتي نماز يرهنا جائز بيس -

ش صغری صفحہ ۲۷ پر ہے: فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریبی (جرام) ہے اور امام مالک کے نزدیک (بھی) جائز نہیں۔ اور امام احمد سے (بھی) ایسے ہی منقول ہے۔ و کذا المبتدعای طرح بدند ہب کو امام بنانا حرام ہے۔ ش فواتے الرحموت شرح مسلم الثبوت صفحہ ۵۱۹ پر ہے:

ان بدعتهم لمااشتدت الى ان وصلت قريبا الى الكفر اورثت شبهة في ايمانهم فتمنع من الاقتداء بهم وحكم بفساد صلاة من اقتدى بهم -

یعنی جب ان کی بدعت شدت اختیار کرجائے اور کفر کے قریب پہنچ جائے یا ان کے ایمان میں شبہہ پیدا ہوجائے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنامنع ہے اور جوان کی اقتد اءکرے اس کی نماز فاسد ہونے کا تھم دیا جائےگا۔

واضح رہے مذکورہ بالا فرقوں (دیو بندیوں، غیر مقلدوں، مرزائیوں اور * رافضیوں) کا یہی تھم ہے کہان کی بدعتیں، گراہیاں اور بے راہرویاں حد کفر کو پیچی ہوئی ہیں۔لہذاان کی امامت درست نہیں،اوران کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز فاسد، باطل اور مردود ہے،ا سے لوٹا ناضروری ہے۔

الله در مخار می ہے:

وان انكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كقوله ان الله تعالى جسم كالاجسام و انكارة صحبة الصديق فلا يصح الاقتداء به اصلاليني الردين كى كى ضرورى بات كا انكاركيا وه كافر بوجائ كا جيے الله تعالى كيئے جسم شليم كرنا اور صديق اكبر واللين كے صحابی ہونے كا انكاركرنا۔

کیلئے جسم شليم كرنا اور صديق اكبر واللين كے صحابی ہونے كا انكاركرنا۔

لہذا الیے لوگوں كے چيھے نماز اواكرنا برگزشچے نہيں۔

شرح عقا كدسفي ميس ہے:

فاسق اور بدندہب کے پیچھے نماز کے مکروہ ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے، یہ کراہت اس وقت تک ہے جبکہ اسکافسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو

امااذا ادى اليه فلا كلام في عدم جواز الصلوة خلفه

(شرح عقا مُدصفي ١١٥) اگراسكافت حد كفرتك يَنْ چكا بوتواس كے پیچپے نماز كے ناجائز بونے ميں كوئى اختلاف نہيں۔

لینی اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ ہےادب، گتاخ اور بدعقیدہ کے پیچھے نماز ادا کرنا ہرگز جائز نہیں۔

ﷺ طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

قیامت کو اٹھنے، صدیق اکبر دلائٹیؤ کی خلافت اور آپ کی صحابیت کے منکر، المعفرت صدیق اکبر دلائٹیؤ اور حضرت فاروق دلائٹیؤ کو برا کہنے والے، شفاعت کے منکریا اس طرح کے وہ امور جن سے کفرلازم آتا ہے، اپنانے والے کے پیچیے نماز صحیح نہیں ہے۔

بیری صفحه ۲۷ میں ہے:

ويكرة تقديم المبتدع ايضا لانه فاسق من حيث الاعتقاد وهو اشد من

الفسق من حيث العمل لان الفاسق من حيث العمل يعترف بانه فاسق و يخاف و يستغفر بخلاف المبتدع والمراد بالمبتدع من يعتقد شيئا على خلاف ما يعتقدة اهل السنة والجماعة وانما يجوز الاقتداء به مع الكراهة اذا لم يكن ما يعتقدة يؤدى الى الكفر عند اهل السنة واما لو كان مؤديا الى الكفر فلا يجوز اصلا-

بدعتی کوامامت کیلئے آگے بردھانا مکروہ ہے کیونکہ وہ عقیدہ کے لحاظ ہے فاسق
ہے۔اوریف ق ملی سے بخت ہے کیونکہ فاسق مملی اپنے فاسق ہونے کا اعتراف کرتا ہے،
اللہ سے ڈرتا ہے اور استغفار کرتا ہے برخلاف بدعتی کے، بدعتی سے مراد وہ فخص ہے جو
اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو، اس کے پیچھے کراہت کے
ساتھ نماز ہوگی بشرطیکہ اس کا عقیدہ ایسا نہ ہو جو کفر کی طرف لے جارہا ہواورا گراس کا
عقیدہ مؤدی الی الکفر ہوتو اہل سنت و جماعت کے زد یک اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔

ای میں ہے:

وفیه اشارة الی انهم لو قدموا فاسقایا ثمون بناء علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه با مور دینه و تساهله فی الاتیان بلوازمهاس س اس امری طرف اشاره م کراگرلوگوں نے فاس کوآ گردیاتو گهنگار

ہوں گے۔اس کی بنیادیہ ہے کہ فاسق کوآ گے کرنا مکروہ تحریبی ہے، کیونکہ وہ دینی معاملات کو اہمیت نہیں دیتا،اور نہ ہمی تقاضوں کو پورا کرنے میں سستی وکا بلی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

امام ذہبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام سفیان توری عضیہ نے وصیت فرمائی

لا تصلى الا خلف من تثق به و تعلم انه من اهل السنة ... هذا ثابت عن سفيان _ (تذكرة الحفاظ جلد اصفح ١٠٠٠)

تم نماز صرف اس آدمی کے پیچے پر حوجس پر مجھے یقین اور اعتماد ہے اور

تیرے کم میں ہو کہ وہ اہل سنت سے ہے یقول حضرت سفیان سے ثابت ہے۔ معلوم ہوا اہل سنت ہی امامت کے حقد ار ہیں ،ان کے علاوہ جتنے بھی باطل ، بد مذہب اور بدعقیدہ فرقے ہیں ان کے پیچھے نماز اواکر ٹاقطعاً جائز نہیں۔

امام ابوالقاسم عمر بن حسين صنبلي فرمات مين:

ومن صلی خلف من یعلن ببدعة او بسکر اعاد۔ (مختر الخرقی صفحہ ۲۱۱) اور جوآ دمی علی الاعلان بدعت (بدند ہبی) کا ارتکاب کرے یا کھلے بندوں نشہ کرے، جس نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ہووہ نماز لوٹائے۔

﴿ المام ليف بن سعد المصرى في فرمايا: تقدير كے مشر (بد مذہب) كى فديمار پرى كى جائے۔ پرى كى جائے۔

(الشريعة للاجرى صفحه ٢٢٧ رقم ٥٠٥)

جن لوگوں کی نہ بیار پری ہے اور نہ جنازے میں شمولیت، ایسے لوگوں کی امامت کا بھی کوئی جواز نہیں۔

﴿ المام احمد بن صلبل وميلية كابي نظرية تفاكه تقدير كے مكر كاجنازه نهيں پڑھنا چاہئے اور نداس كے پيچھے نماز پڑھنى چاہئے ۔ (كتاب السنه للنحلال برقم ٩٣٨)

ابن ہانی سے روایت ہے کہ امام احمد بن منبل سے نیو چھا گیا کہ جو مخص حضرت معاویہ طالبی کہ جو مخص حضرت معاویہ طالبی کو گالیاں دے کیا اس کے چھیے نماز پڑھنی چاہئے، انہوں نے جواب دیا: اس کے چھیے نماز نہیں پڑھنی چاہئے، ایٹے خص کی کوئی عزت نہیں۔

(سوالات ابن باني ٢٩٦)

﴿ حضرت امير معاويه والنَّيْرُ كوكاتب وحي اور خال المؤمنين نه مان والے كے متعلق آپ نے فرمایا:

یہ برداردی قول ہے، ایے لوگوں کا بائکاٹ کرنا چاہے، ان کے پاس نہیں

بيُّمنا عا م - (كتاب السنه للنحلال صفحه ١٥٩)

جب صحابہ کرام وی افتی کی تو بین کرنے والا بائیکاٹ کے لائق ہاورا یہ فخض کو آمام بنانا درست نہیں تو انبیاء کرام پیلی کی شقیص کرنے والے لوگوں کا بھی بائیکاٹ کرنا جا ہے، وہ بھی امامت کے لائق نہیں۔

صَلُّوا خَلْفَ كُلّ بَرّ وَفَاجِر كَ تَحْقِق وتوضّ

عام طور پر عوام الناس کو بہکانے یا لاعلمی اور نا واقفیت کی وجہ سے روایت "صَلُّواْ خَلْف کُلِّ بر وفَاجِرِ" پیش کرے کہددیاجا تا ہے کددیکھئے! جب حدیث نبوی میں ہرا چھے اور برے کے پیچھے نماز پڑھنے کا نہ صرف جواز بلکہ تھم موجود ہے، توامام کوئی بھی ہو، اسکا عقیدہ ونظریہ کیساہی ہو، ہمیں اس سے کیا غرض، ہم نے تو محض اس کے پیچھے کھڑے ہو کہ نماز ہی اداکرنی ہے ناں! تواس میں کیا حرج ہے، ہماری نماز تو درست ہونی جا ہے!

جبکہ بیسراسردھوکہ اور مغالط آفرینی ہے، ور نہ حدیث مذکور اول توضیح سند سے مروی نہیں ہے۔ اس کے تمام طرق میں ضعف موجود ہے، اور امامت جیسے عظیم الشان اور اہم مسلد کے ثبوت کے لئے کافی نہیں، کیونکہ احکام میں ضعاف معتبر نہیں۔

دوس اگرات تعد وطرق سے مروی ہونے پر ''حسن لغیر ہ' سلیم بھی کرلیا جائے (کیونکہ تعددطرق سے ضعف اٹھ جاتا ہے بشر طیکہ اور کوئی علت قاد حہ نہ ہو) تو بیہ حدیث بد مذہب، گتاخ، بدعقیدہ اور باطل نظریات کے حامل افراد کیلئے ہر گرنہیں ہے۔ بلکہ یہال' فاجر'' جمعن'' گہنگار''ہے بدعقیدہ و بدمذہب نہیں۔

تومعنیٰ میہوگا کہ ہراچھ عمل والے اور برے عمل والے کے چیچے نماز (عذر کی حالت میں) پڑھاو!

اب ہم ان تینوں امور کوقدرے وضاحت سے پیش کرتے ہیں۔

حديث مذكور كي تحقيق

ن حافظابن جرعسقلانی نے لکھاہے:

صدیث صلوا خلف کل برو فاجر "اسدار قطنی نے کمول کے طریقہ سے حفرت ابو ہریرہ ڈالٹی سے بیان کیا، آپ نے اسے مرفوع بیان کیا ہے، اور یہ الفاظ نیادہ کئے فوصلوا علی کل برو وفاجر و جاهدوا مع کل برو وفاجر " لیمی ہر اچھے اور برے کے پیچے نماز پڑھو، اور ہرا چھے اور برے کی نماز پڑھو اور ہرا چھے اور برے کے ساتھ جہاد کرو۔

اور دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ مکول نے حضرت ابو ہریرہ رہائی سے نہیں سا۔ اوراس کے راوی ثقة ہیں۔

کی روایت ابوداؤد کے ہاں ان الفاظ ہے ہے:

الجهاد واجب مع كل امير براكان او فاجرا والصلوة واجبة خلف كل مسلم براكان او فاجرا وان عمل الكبائر.

لینی ہرامیر خواہ اچھا ہو یا برااس کے ساتھ مل کر جہاد کرنا ضروری ہے اور ہر مسلمان خواہ اچھا ہو یا برااورا گرچہوہ کمیرہ گنا ہوں کا مرتکب ہو،اس کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

وارقطنی کے ہاں اس روایت کی ایک موصول سند بھی ہے۔لیکن اس میں عبداللہ بن محمد یجی بن عروہ ہے اور وہ ضعیف ہے، اور الفاظ میہ ہیں:

سیلیکم بعدی البروالفاجر فاسمعوا واطیعوا وصلوا وراء همر - عنقریب تم میرے بعدا چھاور برے لوگوں سے ملو گے، پس تم ان کی بات سنااورا طاعت کرنااوران کے چھے نماز پڑھنا۔

(أ) دري باب حضرت واثله بن اسقع والفيد على روايت ع، جے انہوں نے

مرفوع ذكركيا:

لاتكفروا اهل قبلتكم وان عملوا الكبائر وصلوا مع كل امام و جاهدوا مع كل امير وصلوا على كل ميت من اهل القبلة-

ا پنے قبلہ والوں کی تکفیر نہ کرو، اگر چہوہ کبیرہ گناہ کریں اور ہرامام کے پیچے نماز پڑھواور ہرامیر کی معیت میں جہاد کرواور قبلہ کو ماننے والی ہرمیت پرنماز پڑھو۔اسے بن ماجہ نے اسنادواھیہ سے روایت کیا۔

ابن عمر والثنية مرفوعاً مروى ب:

صلو اعلى من قال لااله الاالله وصلوا وراء من قال لااله الاالله-

جس نے لاالہ الا اللہ پڑھااس پر نماز جنازہ پڑھواور لاالہ الا اللہ کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھو۔اسے دارقطنی نے نقل کیا ہے اور ابوٹعیم نے حلیۃ الاولیاء میں کہااسکی اساد ضعیف ہے۔

وارقطنی نے حضرت ابن مسعود را اللی سے دوسرے طریق واهی سے نقل کیا ہے، حضرت ابن مسعود نے اسے مرفوع روایت کیا:

ثلث من السنة الصلوة خلف كل امام لك صلوته و عليه اثمه-

نین چزیں سنت ہیں، ہرامام کے چیچے نماز پڑھنا، اس کی نماز تیرے لئے اور اسکا گناہ اس پر پڑے گا۔

اسدارقطنی نے ذکر کیا، جبداس کی اسادس قط ہے۔

وارقطنی نے ہی حضرت علی داللہ استان عمد بیث مرفوع ذکر کی ہے:

من اصل الدين الصلوة خلف كل برو فاجر-

دین کی اصل سے ہم اچھے اور برے کے پیچھے نماز ادا کرنا۔اس کی اسناد

واهی ہے۔

ابن شاہین نے کہا بیروایت مظرب، اوراس پڑمل نہیں، اورا سے بی امام بیہی فلے نے کہا بیروایت مظرب، اورام احمد سے صدیث صلوا خلف نے کہا ہے، اورام معلی نے بھی او نہی بیان کیا۔ اورام ماحمد سے صدیث صلوا خلف کیل برو ف اجر کے متعلق ہو چھا گیا تو انہوں نے جواب دیا ہم نے ایسے بی سا ہے۔ اسے ابن جوزی نے ''العلل المتناحیہ'' میں ذکر کیا ہے۔

اورحفرت ابودرداء طالفيد سعديث مرفوع مردى ب:

لاتكفروا احدا من اهل القبلة و صلواخلف كل امام و جاهدوا مع كل امير-

اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کرواور ہرامام کے پیچھے نماز پڑھواور ہرامیر کیساتھ جہاد کرو۔

اسروایت کوعقلی نے ذکر کیا اور اس کی اساوضعف ہیں۔ (ماخوذاز الدرایه علی الهدایه جلداول صفحه ۱۲۵، باب الامامة مكتبه رحمانیه لاهور)

اس تفصیل سے واضح ہوگیا کہ صدیث "صلوا محلف کل ہرو فاجر "سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، جس پرکی اصولی مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔

گویدروایت مختلف طرق اور متعددا سناد سے مروی ہے کیکن اس کی کوئی سنداور کوئی طرق کوئی طرق کوئی طریق کوئی طریق کوئی طریق کھی ہیں۔ کوئی طریق بھی ضعف وعلت سے خالی نہیں، بلکہ بعض تو منکر اور واھی بھی ہیں۔ علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

اس (حدیث صلوا خلف کل ہروفاجر) پریباعر اض ہے کہ یہ حدیث کمول سے مروی ہاوران کا حفرت ابو ہریرہ داللہ سے ساع نہیں ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل مقبول یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل مقبول

ہوتی ہے۔ اس پردوسرااعتراض ہے کہ بیصدیث متعدد سندوں سے مروی ہے اور اس کی ہرسند میں ضعیف طریقوں کی ہرسند میں ضعیف طریقوں کے ہرسن کو بہنچ جاتی ہے۔
سے مروی ہووہ محققین کے نزدیک درجہ '' حسن'' کو بہنچ جاتی ہے۔

(فتح القدر جلد اصفح ۳۰۵ مطبوعه مکتبه نوربید ضویه کهر) اس عبارت کونقل کرنے کے بعد مفسر قرآن، شارح بخاری ومسلم، علامه غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

> مصنف بیکہتا ہے کہ اس مسئلہ میں حدیث سیجے متصل بھی موجود ہے۔ امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عدی بن خیار بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عثان کے پاس اس وقت گئے جب باغیوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا، عدی نے کہا آپ مسلمانوں کے امام ہیں، اور آپ پر وہ افتاد پڑی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اب ہمیں فتنہ کرنے والا (باغی) امام نماز پڑھا تا ہے اور ہم اس میں گناہ بجھتے ہیں۔حضرت عثان والٹیؤ نے فرمایا: نمازلوگوں کمائز پڑھا تا ہے اور ہم اس میں گناہ بجھتے ہیں۔حضرت عثان والٹیؤ نے فرمایا: نمازلوگوں کے اعمال میں سے اچھا عمل ہے، جب لوگ اچھا عمل کریں تو تم ان کے ساتھ اچھا کام کرواور جب وہ براکام کریں تو تم ان کی برائی سے اجتناب کرو۔ (بخاری جلداصفحہ ۹) کہ والے مذکور الصدر روایت متعدد اساد سے مروی

اوراس پرمشزادید که دریس مسلمتی متصل روایت کے آجانے سے یہ بات مزیدروش ہوگئ کہ حدیث فدکور بالا باطل ومردودیا منکر وموضوع نہیں ہے۔ بلکہ تعدد طرق اور شاہدتی کی وجہ سے قوی اور مضبوط ہوگئ ہے۔

ہونے کی وجہ سے درجہ "حسن" پرفائزے۔

حديث مذكور كاشرعي مفهوم

واضح رہے کہ حدیث مذکور سے میراد لینامراس غلطاور قطعاً بے بنیاد ہے کہ ہر بد مذہب، بدعقیدہ اور گتاخ و بے ادب لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا بھی درست ہے۔ کیونکہ آیات قرآئیہ و احادیث نبویہ اور اقول صحابہ و اکابرین امت کی تصریحات گذریکی ہیں کہ بدمذہب اور بدعقیدہ شخص کوامام بنانا سخت ناجائز بلکہ اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کود ہرانا واجب ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز ادا نہیں ہوتی۔

کہذااس روایت کا واضح مفہوم اور شرعی مرادیمی ہے کہ اگر کوئی آ دمی گنہگا راور عمل کے اعتبار سے فاسق و فاجر ہوتو صرف اس کے گناہ کی وجہ سے جماعت کو ترک کر دینے سے اس کے چیچے نماز پڑھ لیٹا چاہئے ، تا کہ جماعت کا ٹواب مل جائے۔

لیعنی وہ امام ہے تو مسلمان کیکن اس کے اعمال میں کی ، نقصان اور کج روی ہے تو اگر کسی وقت وہ امام بن گیا ہوتو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہے نہ کہ بدعقیدہ وبد مذہب اور گنتا خ کے پیچھے۔

جارے اس موقف کی تائیرروایات سابقہ میں وارد کئی الفاظ وکلمات کررہے

مثلاً روايت نمبر دومين بيالفاظ بين:

والصلوة واجبة خلف كل مسلم براكان او فاجر او ان عمل الكبائر

اور نماز واجب ہے ہراس مسلمان کے پیچھے جو نیک ہویا برااگر چہ کبیرہ گناہ ے۔

روایت نمبرچارمیں ہے:

وصلوا ورآء من قال لااله الاالله

اورنماز ردهو (یح دل سے) لا الدالا الله ردھے والے کے چیھے۔ ان روایات میں مسلمان اور کلمہ طیبہ (سیج دل سے) پڑھنے والے کے الفاظ سے واضح ہے جوامام عقیدہ ونظریہ کے اعتبار سے درست اور اس کے عمل میں کمی ہوتو ایے آدی کے چھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

اسکامفہوم مخالف یہی ہے کہ جس آ دمی کاعقیدہ ونظریہ ہی بگڑ جائے ،اوراس کے اعمال کتنے ہی بہتر، اچھے اور اعلیٰ ہی کیوں نہ ہوں اس کو امام بنانا ناجائز غلط اور گناہ

کیونکہ امامت بدعقیدہ لوگوں کانہیں خوش عقیدہ افراد کاحق ہے۔

مدیث فرکور حالت عذر برمنی ہے

ورحقیقت حدیث مذکور حالت عذر برائی ہے، کداگر کوئی تحض بد کردار اور ب عمل ہوتواس کے چیچے نمازادا کرناعذر کی حالت میں درست ہے، ورنہیں لینی یا تواس بد کردارآ دمی سے خوف وخطرہ ہو،اسکی حکومت وسلطنت ہویااس

کے علاوہ کوئی دوسراصا حب عمل آ دمی نہ ماتا ہو۔اس پر چند تضریحات ملاحظہ ہوں!

حضرت جابر بن عبدالله دالله عمروي ب:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يايها الناس ولا يؤم فاحر مؤمنا الا ان يقهرة بسلطان يخاف سيفه و سوطه ـ (ابن ماج صفح ١٥)

لیعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خطبہ کے دوران فر مایا کوئی فاسق (وفاجر) کسی مسلمان کی امامت نہ کرے ۔ گریہ کہا ہے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کرے کہ اسے اس کی تلوار اور کوڑے کا ڈرہو۔

لعن كسرارا عمام وكي مدرد في دار

فاجركے فيحفي نماز پڑھ كے ورنہيں۔

چونکہ متی اور صالح لوگ ظالم، جابر، بد کردار اور بد کمل حکام کی افتداء کو ہر گرز پندنہیں کر سکتے، اور اگرا تکار کریں توظلم وستم کا نشانہ بنیں گے، ان سے اختلاف فتنہ و فساد کا باعث ہوگا، جو کہ تل سے بھی سخت ہے، اور ایسے باوشا ہوں کو بآسانی منصب امامت سے بٹانا بھی ممکن نہیں، تو اس لئے شری طور پر یہی فیصلہ ہے کہ ایسے علی فاسقوں کے چیچے مجبوراً نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں نماز کود ہر الیا جائے۔ کیونکہ فاسق معلن عملی کے چیچے نماز ادا کر نا مکروہ تحر میں اور غیر معلن کی افتد اء میں مکروہ تنزیبی ہے۔ والله اعلم ہالصواب

بعض فقهى عبارات كالصحيح مفهوم

بعض ناعاقبت اندیش اور بدخواہ لوگ کتب فقہ وتصوف کی کچھ عبارات ڈھونڈ کر بید ڈھونڈ درا پیٹنے ہیں کہ دیکھو جب ہمارے اکا برفقہاء وصوفیاء دوٹوک فیصلہ دے رہے ہیں کہ ہر'' نیک وبد' کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے تو بیمولوی لوگ بد فدہبوں، گتاخوں اور بے ادبوں کے پیچھے نماز اداکر نے سے کیوں روکتے ہیں؟

جواباً گذارش یہ ہے کہ اگر کمی شخص کی بات قرآن وحدیث، اجماع امت اور اسلامی قواعد وضوابط کے مخالف ہوتو ہر گر معتبر نہیں، کہنے والاخواہ کتنا ہی صاحب علم وفضل ہو، اس کی لغزش اور خطا کو خلطی قرار دے کرترک کر دیا جائےگا۔

نمبردو: قانون بیہ کہ جب علاء اور صوفیہ کا اختلاف ہوتو علاء کے قول کور جے ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت امام ربانی میشائید نے بھی مکتوبات شریفہ دفتر مکتوب نمبر... پر لکھا ہے۔
تیسری بات بیہ ہے کہ ہمارے علم میں آج تک کوئی ایسافقیہ، عالم، محدث،

مفسراورصوفی نہیں ہے جس نے شرعی حدود کو پھلا مکتے ہوئے بدیذ ہوں، گتاخوں، بے ادبول اور بے دینوں کر پیچھ نماز مرد ھنے کہ جائز وقی دو ایموں الدارگیں کی الاسکیاں

ستم ظریفی ہے کہ انہوں نے ان کے کلام میں کتر بیونت اور ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے ایک جھوٹی بات ان کے ذمہ لگادی، جس کا جواب وہ روز قیامت دیں گے۔

اصل چیز یہ ہے کہ احادیث مبارکہ کی روشیٰ میں ہمارے اکابرین نے بھی صرف ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے جو بے ادب، گتاخ، مرتد اور بے دین نہیں بلکہ عملی اعتبارے فاسق، ظالم، بے راہروی کا شکار اور گہنگار ہیں یعنی وہ عمل کے اعتبارے برے ہیں نہ کہ عقیدہ کے لحاظ ہے ہم اپنے موقف پر چند عبارات پیش کررہے ہیں ... ملاحظہ ہو!

الم الوصيف وشاللة فرمايا:

ہرنیک وبد کے چیچے نماز پڑھو۔ (شرح نقدا کبرصفحہ ۹)

علامهردى لكه بين:

**

فاسق کوامامت کیلیے مقدم کرنا جائز ہےاور مکروہ ہے..... ہماری دلیل مکول کی حدیث ہے.... ہرنیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (المبسو ط جلداصفیہ)

ال ماحب ہدایہ نے بھی اس مدیث سے فاس کی افتداء میں نماز ادا کرنا جائز کہا۔ (ہدایہ اولین صفح ۱۲۲)

العرت ابو بكر محمد الكلابادى نے لكھا ہے:

الله تعالیٰ کے ولی نماز ہرنیک وبد کے چیچے پڑھتے ہیں، جمعہ اور جماعت اور عید ہراس مسلمان کے چیچے اوا کرتے ہیں جس میں عذر شرعی نہ ہو..... ہرامام کیساتھ جائز سجھتے ہیں خواہ نیک ہویا برا۔ (العرف صفحہ ۲۵ باب۱۸)

اب بتایئ! ان عبارات میں ڈھونڈے سے بھی بد مذہب، گتاخ اور بے ادب امام کے پیچھے نماز اداکرنے کے الفاظ ملتے ہیں؟۔ یوعبارات بڈمل اور گہنگار مسلمان کے متعلق ہیں۔ دوسری بات سیجھی ذہن نشین رہے کہ اگر بعض عبارات سے مملی فاس کے پیچھے نماز کو جائز کہا گیا ہے تو انہی عبارات میں مکروہ اور کراہت کے الفاظ بھی ہیں۔اور علاوہ ازیں حضرت امام ابو صنیفہ میں تالیہ اور دیگر اکا ہرین حنفیہ کی وہ عبارات ان لوگوں کو دکھائی کیوں نہیں دیتیں جن میں عملی فاسق کی امامت کو بھی ''مکروہ تحریجی'' قرار دیا گیا ہے۔

چند حواله جات درج ذیل بین ملاحظه بو! مراتی الفلاح صفحه ۱۸۱، حاشیه مراتی الفلاح صفحه ۱۸۱، غنیة المستملی صفحه ۲۷، فآلی میزازییلی هامش الهند به جلد ۴ صفحه ۵۵، فآوی تا تارخانیه جلد اصفحه ۲۰۱، ۲۰، مغیری صفحه ۲۷وغیره

ہمارنزدیک فاحق غیر معلن کے پیچے نماز مروہ تنزیبی اور فاحق معلن کے پیچے مروہ ترزیبی اور فاحق معلن کے پیچے مروہ تر یکی ہے۔

امام ڈھال ہے

صدیث نبوی میں الم م کا تعارف یوں کرایا گیا ہے۔

انما جعل الامام ليؤتم به-

(بخارى جلد .. صغيره ٩٥ مشكوة قصفيه ١٠١٠ ابوداؤ جلد اصفي ٨٩ مسلمشريف جلد اصفي ١٧١)

امام صرف ای لئے بنایا جاتا ہے کہاں کی پیروی کی جائے۔ معلوم ہوا کہ امام کی افتد اء، اتباع اور پیروی کی جاتی ہے۔اور اس کے پیچھے چلا جاتا ہے تو ظاہر ہے جومنصب اور جومقام آگے چلنے والے کا ہوتا ہے وہی اس کے پیچھے چلنے والوں کا ہوتا ہے۔

لہذااگرامام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے درست عقائد کی وجہ سے مقبول ہوگا تو مقتدی بھی مقبول اور اگروہ اپنے گتا خانہ نظریات کی بناء پر بارگاہ خداوندی سے دھتکار دیا جائے گا تو نمازیوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔

و بريافرايا:

انها الامام جنة - (مسلم جلداصفي ١٤١)

لینی امام ڈھال ہے۔

ڈھال سپر کو کہتے ہیں، جس کے ذریعہ آدمی محفوظ اور ما مون ہوتا ہے۔ یعنی
امام کے ذریعہ سے امن اور درجہ قبولیت ماتا ہے۔ بدند بہب اور بدرین لوگ خودامن
ودرجہ تبولیت میں نہیں ہوتے بلکہ ان کیلئے طرح طرح کی وعیدیں، سزا کمیں اور عذاب
بول گے، تو جب امام پرامن نہیں تو اس کے نمازیوں کو امن اور حفاظت کیے نصیب
ہوگی؟

و ميرايا:

الامام ضامن - (ابوداؤ دجلداصفی ۸۸، ترندی جلداصفی ۲۹، مشکلوة صفی ۱۵) الامام ضامن (نماز کافیل) ہے۔

ضامن،کسی چیز اورعمل کی ذمہ داری اور ضانت و کفالت قبول کرنے والے کو کہتے ہیں،ضامن، کفالت ونگرانی کرنے والے کوبھی کہاجا تاہے۔

مطلب يد ب كدامام ، نمازيول كى نمازكاذ مددار ، صانت قبول كرف والا ، ان

كالفيل اور مران موتا ہے۔

بیشان صرف محیح العقیده مسلمان امام کی ہوسکتی ہے، ورنہ بے ادب اور بر خرب و گستاخ شخص کی ذمہ داری کا کوئی اعتبار ہی نہیں اور شرعی اعتبار سے اس کی ضمانت و کفالت قابل قبول ہی نہیں۔

تو ظاہر ہے کہ جب امام کی ضانت کا ہی کوئی معیار نہیں تو اس کے پیچے روحی ہوئی نماز کا کیا اعتبار ہوگا؟

جب امام آپ کا ضامن ہی نہیں بن سکتا تو سوچے!اس کے پیچےادا کی ہوئی نمازیں کہاں جا کیں گی؟ان کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

بتائے!... جے شریعت نے ضامن نہیں مانا، آپ نے اسے ضامن مقرر کرکے اللہ ورسول (عزوجل و کاللہ فی) کی مخالفت کی، بارگاہ خداوندی میں اس عمل کا آپ کے پاس کیا جواب ہوگا؟

بادب اور گتاخ كے تمام اعمال باطل ومردود بيں

سطور ذیل میں قرآن و حدیث اور اکابرین امت کی چند تقریحات ملاحظہ موں! کہ بے ادب، بدند بب اور گتاخ مخض کے تمام اعمال باطل، مردود اور بر باد موت بیں۔

آيات قرآني:

ارشاد بارى تعالى ب:

يَآتُهُا الَّذِيْنَ أَمَنُوْ الاَ تَرْفَعُوْا أَصُواْتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّيِّي وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضِ أَنْ تَخْبَطَ أَعْبَالُكُمْ وَٱنْتُمُ لاَ تَشْعُرُونَ

(الحجرات،٢)

ا برایمان دالمان کی کرم فاقلیکی ترین برین ترین در امان دالمان

آپ کے سامنے او ٹجی کلام کرو، جس طرح تم ایک دوسرے سے او ٹجی با تیں کرتے ہو، (ورنہ) تمہارے اعمال برباد ہوجائیں گے اور تنہیں پیتہ بھی نہ چلے گا۔

یہاں دوٹوک الفاظ میں ایما نداروں سے خطاب ہے کہ اگرتم نے نبی کریم مالٹینے کی آواز سے اپنی آواز وں کو بلند کر کے یا آپ کے سامنے او ٹجی بات چیت کر کے آپ کی بے او بی اور تو بین کرڈ الی تو تہارے سارے اعمال برباد ہوں گے، اور تہمیں خبر تک نہ ہوگی۔

واضح ہوا کہ رسول اللہ طالی اللہ کا فرو بے ایمان ہوجا تا ہے۔ ارشاد ہاری تعالی ہے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كُفُرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ " (التوبه: ٢٧)

(اے گتاخان رسول!)اب کوئی عذر نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد (تو ہین رسالت کرکے پھر) کا فرہو چکے ہو!

جب کوئی تو بین رسالت کی وجہ سے کا فرہوجائے تو اس کے کفرنے تمام اعمال پر پانی پھیردیا۔اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکے عمل باقی نہیں رہتا۔

یمی وجہ ہے کہ دور رسالت میں جن لوگوں نے تو بین رسالت کا ارتکاب کیا تھا، ان کے کلمہ گوئی، نماز بتمیر مسجد جیسے تمام نیک اعمال کارد کرتے ہوئے انہیں مومن بھی نہیں مانا گیا۔

فرمان خداوندی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ أَمَّنَا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الْأخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ _

(البقرة:٨)

لینی جولوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ برایمان لائے اور آخرت کے دن برایمان

ال ع ، وه ہر گرموس نہیں ہیں۔ (بلکہ کا فر ہیں)

اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ذات رسالت مآب علی صاحبھا الصلوات والتسلیمات کے متعلق ان لوگوں کے نظریات نہایت خطرناک اور گتاخانہ تھے،اس لئے وہ زبان سے خدا پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھنے کا ڈھنڈورا پیٹتے رہیں،تو ہین رسالت کی وجہ سے پچھ قبول نہیں ہے۔

بلكه اس بات كومزيد پخته كرت موئ ان كانجام كمتعلق فرماديا: النَّارِ النسآء: ١٣٥)

بے شک منافقین (بارگاہ رسالت میں تو بین کرنے والے) جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

لینی ان کے کسی نیک عمل نے انہیں فائدہ نہ دیا، بلکہ گستا خی رسالت اور تو ہین نبوت کی زدان پر میر پڑی کہ وہ جہنم کے آخری طبقے میں ہوں گے۔

آیت کے آخر میں فرمایا:

وكَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا۔(النسآء:١٢٥) اورتم برگزان كيلئے كوئى مددگارند ياؤكــ

روز قیامت کسی کا کوئی مددگار اور پرسان حال ندہو، بیرحال صرف کا فروں کا موگا۔ تو واضح ہو گیا کہ گتا خان رسول کا فر ہیں اور ان کے اعمال ہرباد، مردوداور باطل۔
ان کا حشر بھی کا فروں کیساتھ ہوگا۔

فرمان البي ہے:

اِنَّ اللهَ جَامِعُ الْمُنْفِقِيْنَ وَالْكَفِرِيْنَ فِيْ جَهَدَّمَ جَمِيْعَا - (النسآء: ١٢٠) بشك الله تعالى منافقو ل اور كافرول وجهنم ميل اكلها جمع كرے گا۔ چونكه منافقين بھى رسول الله مَنْ اللهِ عَلَيْهِ كَلَ عَبِن، بِ ادبى اور كَتَا فى كر كے ايمان کے بعد کا فروم تد ہو گئے تھے۔اس لئے وہ کا فروں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اوران کے اعمال ضائع ویے کارہوں گے۔

مزيدارشادفرمايا:

وَمَنْ يَرْتَرِدُ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَيَهُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولِكَ حَبِطَتْ آعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْأَخِرَةِ ۚ وَأُولَٰلِكَ ٱصْعَبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خُلِدُونَ

(البقرة: ١١٧)

اور جولوگتم میں سے اپنے دین سے پھر جائیں، پھروہ كفر كى حالت ميں ہى مرجائيں توان کے اعمال برباد ہوں گے، دنیاوآخرت میں، اور وہی لوگ جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اس آیت میں بھی ایمان والوں کو مخاطب کر کے فر مایا گیا ہے کہ اگر کوئی آ دمی تم میں مرتد ہوجائے تواس کے اعمال برباداوروہ جہنمی ہوگا، مرتد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آ دمی دین اسلام کا انکار کردے، ضروریات دین سے منکر ہوجائے، خداورسول یا

شعائر اسلام کی تو بین کر بیٹے، ان تمام صورتوں میں مومن کہلانے والا مرتد اور بدخہب قراریاتا ہے۔اوراس کے سارے اعمال اکارت جاتے ہیں اور اگروہ بے توبہ ہی مر جائے تو حالت كفريس مرے كا اور بميشہ بميشہ جہنم ميں رہكا۔

وَمَنْ تَكُفُرُ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخَيرِينَ _

(المائدة: ۵)

اورجس نے ایمان کا انکار کر دیا (یعنی مراد ہوگیا) پس تحقیق اسکا ساراعمل باطل ہو گیااوروہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہے ہوگا۔

لینی جو خص مسلمان ہو بعد میں کسی ضروری دینی امر کا انکاریا تو ہین کر کے مرتد ہوگیا، دین سے پھر گیا، تواس کے اعمال اکارت وضائع ہوں گے۔

احاديث نبوبه

(الشفاء جلد ٢ صفح ١٩٢٠، كنز العمال جلد ااصفحه ٥١٣، مجمع الزوا كد جلد ٢ صفحه ٢٦)

﴿ حضرت ابن مسعود وَ اللهُ اللهِ معروری روایت میں ہے کہ تین امور کے علاوہ مسلمان کوتل کرنا چائز نہیں، جان کے بدلے جان، شادی شدہ زنا کرے، تیسراوہ آدمی جودین کوچھوڑ دے۔ (بخاری جلداصفحہ ۱۲۵، مشکلُوۃ صفحہ ۲۹۹، مشکلُوۃ صفحہ ۲۹۹، مشکلُوۃ صفحہ ۲۹۹، مشکلُوۃ صفحہ ۲۹۹، مشکلُوۃ سفحہ ۲۹۹۸، مشکلُوۃ سفحہ ۲۹۹، مشکلُوۃ سفحہ ۲۹۹۸، مشکلُوۃ سفحہ ۲۹۸، مشکلُوۃ ۲۹۸،

ش حفرت سیدہ عائشہ ڈاٹٹی ہے بھی مروی ہے کہ جو شادی شدہ زنا کر ہے اور مسلمان ہونے کے بعد کفر کرے، اس کو قل کرنا

(ابوداؤدجلد ۲ صفحہ ۲۵، نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، مشکلوۃ صفحہ ۱۳۰، ابن ماجہ صفحہ ۱۸۵) دین سے پھرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا، ضروریات دین کے انکار سے بھی ہو سکتا ہے اور تو جین خداور سول کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ بہر حال بد مذہب ہوجانے سے اس کے اعمال ضائع اور وہ کافر ہوگیا، اسے تل کرنا واجب ہے۔

الله دالله والله والمانية روايت كرتے بين:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولا صلوة ولا صدقة ولا حجاً ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفاً ولا عدالاً يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين ـ (ابن ماج صفح ١٢)

رسول الله ملا الله عند ارشاد فرمایا الله تعالی الل بدعت (بد ندهب) کی طرف سے ندروزہ قبول کرتا ہے، نه نماز، نه صدفتہ، نه رجج، نه عمرہ، نه حیاد، نفل، نه فریض اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیے آئے سے بال نکا ہے۔

اليے بى ضروريات دين (نماز ، جعدوغيره) كاانكاركرنے والے كے متعلق فرمايا:

الا ولا صلوة له ولا زكوة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتى يتوب فمن تأب تأب الله عليه الحديث ـ (١١٠ ماج صفح ١٤٠)

خبردار!اس کی نه نماز ہے، نه زکوہ، نه ج ہے نه روزه، اور نه بی کوئی نیکی قبول ہے جب تک تو به ند کر ایس جو تو بہ کرے گا، تو اللہ تعالی اسکی تو بہ قرب کے گا۔

ایکروایت یس ہے:

ابي الله ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته

(ابن ماجه صفحه ۲)

الله تعالیٰ نے بد مذہب کے مل کو قبول کرنے سے اٹکار فر مایا ہے، جب تک وہ اپنی بد مذہبی کو چھوڑ ندد سے یعنی تو ہدنہ کر لے۔

ایک حدیث پاک میں بدند ہوں کے متعلق فرمایا:

وہ خوب عبادت کریں گے اور تم اپنی نمازوں اور روزوں کوان کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ دین سے ایسے نکل جا تا ہے۔ حقیر سمجھو گے وہ دین سے ایسے نکل جا نمیں گے، جیسے تیرشکار سے نکل جا تا ہے۔ (منداحمہ جلد ساصفی ۳۳ ، مصنف ابن ابی شیبہ جلد کے سفے ۵۵۷)

وريفرمايا:

اس امت میں ایک جماعت نکلے گی ان کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو معمولی مجھو گے، وہ قر آن پڑھیں گے، جوان کے حلقوں ہے آ گے نہیں جائے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخارى جلداصفي ٢٠٠١، سلم جلداصفي ١٣٠١)

مزيدفرمايا:

0

آخری زمانہ میں ایک گروہ ہوگا، نوعمر اور بے وقوف، حدیث رسول کی بات کریں گے، قرآن پڑھیں گے، لیکن ان کے حلقوں سے نیچ نہیں انڑے گا، دین سے ایسے نکل باہر ہوں گے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری جلد ۲ صفی ۱۰۲۳ مسلم جلد اصفی ۳۸۲ ما ابودا و دجلد ۲ صفی ۴۰۰۰) اس فتم کی متعدد روایات بین جنهین راقم الحروف کی (زیرطبع) کتاب "فارجیت کے مختلف روپ "بین دیکھا جاسکتا ہے، ان سے داضح ہے کہ بد مذہب کے نتام نیک اعمال برباد بین اوروہ دین سے خارج ہے۔

﴿ مِرْمَايا:

من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهو رد۔ (بخاری جلد اصفحہ ۱۳۷، مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۷، ابوداؤ دجلد ۲ صفحہ ۱،۲۷ ملجہ صفحہ ۳۷ جس نے ہمارے دین میں وہ امور جاری کئے جنکا تعلق دین سے نہیں (بلکہ وہ بدنہ نہی والے امور بیں) تو وہ مردود ہے۔

ش مريفرمايا:

المدينة حرم من عير الى كذا فمن احدث فيها حدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا

(بخارى جلد ٢ صفح ١٠٨١ مسلم جلد اصفح ٣٨٢ م مفكلوة صفح ٢٣٨

مدینه منورہ عمر سے یہاں تک حرم ہے، پس جس نے اسمیں دین کے خلاف کام کیا (اور بدیز جب ہو گیا) اس پراللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے، اللہ تعالی اس سے فرض اور نفل کو قبول نہیں فرمائے گا۔

ای مفہوم کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہ دلانٹیز سے بھی مروی ہے۔ (مسلم جلد اصفی ۲۲۲۲)

اتوال أمت:

صاحب تفییر صاوی فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ جس نے رسول الله ملالله یکا کو کم مرتبہ والا جانا، پس وہ کا فراور دنیاو آخرت میں ملعون ہے۔ (حاشیہ جلا لین صفحہ ۳۰۱) علامہ اساعیل حقی کصحے ہیں: حضور ملائی کی کواذیت دینا اور زبانِ طعن دراز کرنا کفر ہے۔ (تفییر روح البیان جلد ۳۵ صفحہ ۵۹)

امام این مام فرماتے ہیں:

(فتح القدر جلد ١٩صفي ١٠٠٧)

خلاصة الكلام:

سطور بالا میں بیان کی گئی تفصیلات سے اظہر من افتہ سہو چکا ہے کہ کسی بھی بد مذہب، گتاخ، بے ادب اور ضرور یات دین کے منکر کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوتی۔

فأوائ المست

ہٰ کورہ فرقوں کے متعلق ہمارے مفتیان کرام کی آراءاور فتوے بھی وہی ہیں جو ہم نے عرض کیا ہے تفصیل کیلئے ملاحظہ فر مائیں!

ا - فاوى عزيزى كامل صفحه ١٨٥٥مترجم، شيعه كى امامت كم تعلق

۱۔ فاویٰ رضوبیاز فاضل بریلوی، قدیم جلد ۳ صفحه ۲۴۰ کراچی۔

النبى الاكيد عن الصلوة وارء عدى التقليد از فاضل بريلوى، غير مقلدول كوامام

بنانے کاشدیدرد۔

احكام شريعت؛ تمام فرق باطله كى امامت كى ترديد

_ بهارش بعت جلداول تيسرا حصه صفحه ۲۱،مطبوعه مكتبه اعلى حضرت، تمام باطل

فرقول کی امامت کارد۔

۳_فآویٰ اجملیه جلد دوم صفی۲۲۰،۱۹۵،۱۹۲ نغیر مقلدوں، بد مذہبوں اور د بوبند یوں کی امامت کارد۔

۵۔ حبیب الفتاوی صفحه ۲۳۷،۲۳۹،۱۴ برعت کی امامت۔

٢ فآوي فيض الرسول جلد اصفحه ٢٠٠٥ ديوبنديول كرديس

کے دویاں کی اس کے دویاں ک

٨ - فأوي نعيمه جلداصفيه ١٠ يوبنديون كارد-

9- ما بنامه ابلسنت ، غير مقلد و بابي كي اقتداء مين نماز؟ صفيه ٢٠٠١ جنوري ١٠٠١ء،

ازمفتى محمداشرف القادري تجرات

ا۔ فآویٰ ملک العلماء صفحہ ۱۱۹، غیر مقلدین کے رومیں۔

اا۔ مسئلہ امامت ازمولا ناکوکب اوکا ڑوی، دیوبندیوں کے ردمیں۔

۱۲ وقارالفتاوی جلد اصفحه ۱۹۷ مفتی وقارالدین ، نجدیوں کے ردمیں۔

۱۳ فاویٰ بریلی شریف صفحه۱۲۸، و بابیوں کے رومیں۔

۱۳ فآویٰ امجدیہ جلداصفحہ ۱۰ وہا بیوں، غیر مقلدوں کے رومیں۔

۵ا۔ امام حرم اور ہم، از علامہ فیض احمد او یم، حرمین کے نجدی اماموں کے متعلق۔

ویوبندی امام کے پیچیے نماز کا تھم ، از علامہ فیض احمداویی۔

چونکہ مذکورہ بالا فرقوں (دیو بندی، غیر مقلد، شیعہ اور مرزائی) کے عقائد و
نظریات قرآن وسنت کے خلاف اور شدید خطرناک بلکہ بعض تو صریح کفر وشرک اور
تو بین و تنقیص پر بنی ہیں، اس لئے ایسے عقائد کے حامل امام کے چیچے نماز ناجائز اور
باطل ہے۔ مذکورہ فرقوں کے خطرناک اور گنتا خانہ عقائد ہم سطور ذیل میں پیش کئے
دیتے ہیں تا کہ ہرآ دمی حقیقت کواپئی آنکھوں ہے دیکھ سکے۔

لیھلٹ من ھلک عن بینة ویحیی من حتی عن بینة جوزئدہ رہے وہ دلیل دیکھ کرزندہ رہاور جوم ہودلیل دیکھ کرم ہے۔ میں خود غرض نہیں میرے آنسو پر کھ کے دیکھ فکر چن ہے مجھے غم آشیاں نہیں ہے

وہابوں کے باطل عقائد

فرقہ کو ہابیہ ہے تعلق رکھنے والے مختلف افرادو مکا تب کے عقا مکدوافکار پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر شخص حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کرحق و باطل کا فیصلہ کر سکے۔

مشتر كه عقائد:

چونکہ ابن تیمیہ، ابن قیم ، محمد بن عبدالو ہاب نجدی، ابن حزم ، محمد اسماعیل دہلوی کی ذات پر دونوں فریق (غیر مقلد وہائی اور دیو بندی) متفق ہیں، جن کا گتاخ ہوتا واضح ہے، اس لئے ان کے الگ الگ عقائد ونظریات پیش کرنے سے قبل ان کے مشتر کہ عقائد کے چند نمونے ملاحظہ ہوں!

ذات خداوندی کے متعلق:

اساعیل دہلوی نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق درج ذیل عقائد بیان کئے ہیں انہیں متحصاً ملاحظہ فرمائیں!:

ا۔ ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ (یک روزہ فاری صفحہ کا)

لیخی ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالی جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان اور جہت وغیرہ سے پاک ماننا اصلی بدعتوں سے

(ma 205 0 01 "317 1011)

لیعنی اللہ تعالیٰ کا مکان بھی ہے اور کوئی خاص جگہ بھی۔ سواللہ کے مکر سے ڈراچا ہئے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۸) گویاان کے نزدیک اللہ مکارہے۔ (معاذ اللہ)

۳- ال طرح غیب کا دریافت کرنا اپنا اختیار میں ہوکہ جب جا ہے کر لیجئے میاللہ صاحب ہی شان ہے۔ (تقویة الایمان صفحہ ۲۰)

لیعنی اللہ تعالی کو ہر وقت غیب کی باتوں کاعلم نہیں ہوتا، ہاں جب حیاہے وہ دریافت کرلیتا ہے، یعنی پوچھ لیتا ہے۔

۵۔ این قیم نے لکھا ہے:

میراعقیدہ ہے کہ بیٹک اللہ تعالیٰ عرش اور کری کے او پرموجود ہے، اللہ نے دونوں قدم کری پررکھے ہیں۔ (قصیدہ نونیہ صفحہ اس)

۲۔ ابن تیمیداللہ تعالیٰ کی حرکات وسکنات کواپن حرکات وسکنات پر قیاس کرتا،اللہ تعالیٰ کیلے جسم کا قائل اور کہتا کہ وہ عرش کے برابر ہے نہ بڑانہ چھوٹا۔

(الدررالكامنه صفح ۱۵،۱۵۵،۱۷ بن حجر عسقلانی)

ے۔ ابن حزم نے کہا کہ اللہ تعالی اپنا بیٹا پیدا کرسکتا ہے۔ (الملل والنحل جلد ۲ صفح ۱۳۷،۱۲۳)

رسالت كے متعلق:

ا۔ اساعیل دہلوی نے رسول الله طالی کے متعلق لکھا ہے کہ آپ ''بے حواس ہو گئے'۔ (تقویة الایمان صفحہ ۵)

۲- اس نے ہر مخلوق بری ہویا چھوٹی (جسمیں انبیاء کرام اور اولیاء عظام بھی شامل
 بیں) کواللہ کی شان کے آگے چمار ہے بھی ذلیل کہا ہے۔ (تقویة الایمان صفحہ ۳۵)

۱- اورانبیاءوادلیاء کانام لے کرانہیں ایک ذرۂ ناچز سے کمتر (حقیرترین) قرار

ديا ہے۔ (تقوية الايمان صفحه ٢٥)

گویاان کے نزدیک اللہ کی بارگاہ میں جماراور ذرہ ناچیز کی کوئی وقعت، قدر اور حیثیت ضرور ہے جبکہ انبیاءواولیاءان سے بھی ذلیل ہیں۔ (معاذ اللہ)

ظاہر ہے ایسی بات وہی کہ سکتا ہے جوخود سب سے بردھکر ذلیل ورسوا ہو۔ ۲- دہلوی نے انبیاء کرام کو' ناکارہ'' کہنے سے بھی کوئی عارمحسوں نہیں گی۔

(تقوية الايمان صفحه ٢٩)

۵۔ مزید کہا کہ اولیاءوانبیاءاور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔

(تقوية الايمان صفحه)

۲- اس نے یہ بھی'' گو برافشانی'' کی ہے کہ نماز میں رسول اللہ مکی تی نیا آجا تا اسے گدھے اور بیل کی صورت میں غرق ہوجانے سے بھی براہے۔ (مراط متقیم صفح ۱۸)
 ۷- اس نے تمام بزرگوں، نبیوں، ولیوں حتیٰ کہ خود حضرت محمد رسول اللہ مکی تی نیا کے سمیت سب کو'' بڑا بھائی'' قرار دے کر کہا ہے کہ ان کی اتی ہی تعظیم کر وجتنی ایک بڑے بھائی کی تعظیم کی جاتی ہے۔ (تقویۃ الایمان صفح ۱۷)

۸۔ محمد بن عبدالو ہاب نجدی نے انبیاء کرام کی قبروں کو'' بت' قرار دیا ہے۔
 ۸ کی بن عبدالو ہاب خبری نے انبیاء کرام کی قبروں کو'' بت' قرار دیا ہے۔

9۔ اس نے لکھا ہے: انبیاء بھی لاالہ الااللہ کی فضیلت جانے کھتاج ہیں۔ (کتاب التوحید مترجم صفحہ ۲۹)

ا من بد کہا کہ حضور مثالثہ کا سے نقع ونقصان کے بھی ما لک نہیں۔

(كشف الشيمات صفحه ١)

ابن تیمیہ نے کہا: رسول الله مالليا كى قبر سے آنے والى آوازیں، شيطان كى

عاليل بين-(سن بالواليد مفحدا ٥)

۱۱۔ مزید کہا: نبی پاک مُنْ شِیْزُ اور دیگر انبیاء کا انسانی شکلوں میں آگر مدد کرنا اصل میں شیطان کا مدد کرنا ہے۔ (ایضا صفحہ ۱۲)

۱۳۔ اساعیل وہلوی نے لکھا ہے: رسول الله طَالِیْمِ کی بات کو شریعت سمجھنا شرک ہے۔ (تقویة الایمان صفحہ ۲۹)

۱۳۔ مزیدلکھا کہ ہرنی کا مقام اپنے دور میں گاؤں کے چودھرنی جیسا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۹۲)

دیوبندیوں کے باطل عقائد:

مشتر کہ عقائد ملاحظہ کرنے کے بعد اب ان فرقوں کے الگ الگ عقائد و نظریات بھی ملاحظہ فرمالیں!اوراپخ خمیر کا فیصلہ سننے کیلئے گوش برآ وازر بیکے!

ذات بارى تعالى كے متعلق:

ا۔ دیوبندی دھرم کے قطب، رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے: امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

(فناوی رشید به جلداصفیه ۱۹ ، فناوی رشید به کامل متوب صفیه ۲۳۸ ، ۲۳۷) مارند تا ال در سام حصر برای ک

لیعنی اللہ تعالیٰ جب جا ہے جھوٹ بول سکتا ہے۔

۲۔ اسی نظریہ بد کا اظہار محمود الحن دیو بندی نے الجبد المقل جلدا صفحہ ۸۳، ۸۳، مجلد اسفحہ ۴۳، مار بھی کیا ہے۔

س- اشرفعلی تھا نوی نے بوادر النوادر جلد اصفحہ ۱۰۸ پریمی لکھا ہے۔

٣- خليل احرانيشو ك في برائين قاطعه سفي ١٠٢٧ ريجي يمي كها ب

٥- الجيد المقل جلداصفيه ٢٨ يرجمود الحن نے دولوک كيدوياك جورےكام

٢ ـ تذكرة الخليل صفحه ٨٨٠١٣٥ برجهي اى بدعقيد كى كامظامره كيا كيا ب-

2۔ انورشاہ کشمیری نے اللہ تعالی کے علم کو جابی کی طرح قرار دیا کہ جب جاہے معلومات کا تالہ کھول کرعلم حاصل کرنے (فیض الباری جلد اصفحہ ۱۵)

جس کا واضح مطلب ہیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت تمام امور کاعلم حاصل نہیں ہوتا، کیکن وہ جب چاہے علم حاصل کرسکتا ہے۔

دیکھئے! دیو بندیوں کے ہاں علم خداوندی کے متعلق کیسا گھناؤنا تصور ہے۔

۸۔ ایسے ہی رشیداح گنگوہی کے خلیفہ حسین علی وال پھی وی نے دوٹوک لکھ ماراکہ

انسان خود مختار ہے، اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے، بلکہ اللہ کوان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

(بلغة الحير ان صفحه ١٥١)

یہ عبارت بالکل واضح ہے کہ دیو بندیوں کے نزدیک خدا تعالی کو مخلوق کے کاموں کی پہلے کچھ خرنہیں ہوتی کہ وہ کیا کرنے والے ہیں، جب انسان عمل کرتے ہیں تو وہ جان لیتا ہے کہ انہوں نے کیساعمل کیا ہے، ورندا سے پچھ خم نہیں ہے۔استغفراللہ!

ذات رسالت كے متعلق:

دیوبندیوں کے ججہ الاسلام محمد قاسم نا نوتوی نے ختم نبوت کا مفہوم بگاڑتے ہوئے نئے نبی کی آمد کارات یوں ہموار کیا ہے کہ:

ا۔ ''عوام کے خیال میں تو رسول الله طاقی کا خاتم النمیین ہوتا بایں معنیٰ ہے کہ آپکا خاتم النمیین ہوتا بایں معنیٰ ہے کہ آپکا زمانہ ابنیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تا خرز مانی میں بالذات کیجھ فضیلت نہیں''۔

(تخذر الناس صفيم)

لعنی عام لوگوں کے نزو کے ختم نبوت کا یہ مطلب سے کہ آ سالیا آخری

ز مانہ میں تشریف لائے ہیں جبکہ جھدارلوگ (دیوبندیوں) کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

على مزيدكما ع:

''اگر بالفرض بعدز مانہ نبوت ملائید ہم کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا''۔ (صفحہ ۲۸)

لیمی خواہ آپ کے زمانے میں یااس کے بعد قیامت تک کوئی بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

گویا مرزائوں نے ایک نی مانا تو وہ کافر تظہرے بینا نوتوی صاحب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نبوت کا دروازہ چو پٹ کھول رہے ہیں، ان کے نزد پک ایک مرزاہی کیا قیامت تک جتنے مرضی نبی بنتے رہیں، بن جائیں، کیونکہ اس طرح ان کے نزدیکے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لاحول ولا قوۃ

۲- ای نانوتوی جی کے پوتے قاری طیب دیو بندی جنہیں وابتگان دیو بند کیم الاسلام کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں،وہ دوٹوک اپنا عقیدہ انکارختم نبوت یوں بیان کرتے ہیں:

" ختم نبوت كاليم لخنى لينا كه نبوت كادروازه بند بوگيايدد نيا كودهو كه دينا بـ" (خطبات عكيم الاسلام صفحه ۵)

گویا جننے لوگ میعقیدہ رکھتے ہیں کہ''نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے''وہ سب دھو کہ باز ہیں اور دیو بند یوں کے نزد یک آج بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے، جس کا جی چاہاں میں داخل ہو کرقسمت آزمائی کرسکتا ہے۔

۳- امین او کا ژوی نے لکھا ہے: آپ نماز پڑھتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی دونوں کی شرمگا ہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔ (تجلیات صفد رجلد ۵ صغیر مقلدین کی غیر متندنما زصفیه ۱۹۱) ۲۰ ماریث صححه میں ہے کہ نبی کریم مالٹیز ابعض اوقات سری نمازوں میں کوئی آیت جبر کیساتھ پڑھتے تھے، تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

''میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر زوق وشوق کی حالت ہوتی تھی جس میں یہ جہرواقع ہوجاتا تھااور جب کہ آدمی پرغلبہ ہوتا ہے تو پھراس کوخبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے۔ (تقریر ترفدی صفحہ اے)

تو بين بي تو بين:

دیوبندی ذہب کے شیخ الہندمحود الحن نے اپنے رشید احد گنگوہی دیو بندی کو
''بانی اسلام (رسول الله مُلَّالَّیْکِم) کا ٹانی'' قرار دیا ہے۔ (مرشیہ صفحہ ۵)
ﷺ محمود الحن نے ایک مقام پرسید ناعیسیٰ علیاتیں کوچیلنج دیا ہے کہ آپ نے تو
صرف ایک کام کیا کہ مردول کوزندہ کردکھایا جبکہ ہمارے رشید احمد گنگوہی نے دوکام سر
انجام دے کر آپ کو بھی چیھے چھوڑ دیا کہ اس نے مردول کوزندہ کیا اور زندول کومر نے
بھی نہیں دیا۔ (معاذ اللہ)۔ ملاحظہ ہولکھا ہے:

مردول کوزندہ کیا اور زندوں کومرنے نددیا اس میجائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

(مرثيه صفيه)

ﷺ صنادید دیوبند کے علیم الامت اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے خواب میں خودکو' لا الله الله اشرفعلی رسول الله" پڑھتے دیکھا، جب بیدار ہواتو پھر درود یول پڑھا" اللهم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرفعلی' مرید نے ہیماجرا تخریک طور پراپخ" پیرمغال" کی" خدمت" میں ارسال کیا۔ تو تھانوی جی نے اسے برزنش کرنے کے بحائے اول تھیکی دی کہ:

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہووہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے''۔ (الا مداد صفحہ ۳۳)

گویا جو تمبع سنت (سنت کا پیردکار) ہوائے''رسول اللہ''،' نمینا'' وغیرہ کہنا اسکا کلمہ پڑھتے ہوئے اور اس پر درود وسلام پڑھنا جائز ہے، تؤبہ و استغفار کی کوئی ضرورت نہیں۔

ملاحظ فرمائیں! منصب نبوت کے تقدی کو کس طرح تار تار کردیا ہے؟ اللہ تا اوتوی نے کہا ہے کہ:

انبیاء اپنی امت میں صرف علوم میں ہی ممتاز ہوتے ہیں، جبکہ عمل میں بظاہر امتی بھی برابر ہوجاتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۵) متنبیہہہ: اس عبارت میں 'بظاہر' اور' عمل' کے لفظ پر دیو بندی بڑا اودہم مچاتے ہیں، جبکہ بیدقیدیں محض اتفاقی ہیں، دیو بندی مذہب میں واقعۂ امتی علم اور عمل دونوں میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

'' پیغمبروں کو ممل کی وجہ سے فضیلت نہیں ، ممل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بڑھ جاتے ہیں''۔ (مدینہ بجنور کیم جولائی ۱۹۵۸ء صفحہ کالم ۲ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۲۹)

اشرفعلی تفانوی نے مانا ہے کہ غیرنی، نی سے زیادہ علم والا ہوسکتا ہے۔

(افاضات يومي جلد ٢ صفح ١٩٨٩)

ﷺ تھانوی نے کہا ہے کہ جیساعلم غیب رسول اللّہ طَالِّيْنِ کَا وحاصل ہے ایساعلم ہر ، پاگل، پچاورتمام جانوروں اور چو پاؤں کو بھی حاصل ہے۔ (حفظ الا بمان صفحہ) شکل احمد انبیٹھو کی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کیلئے پوری کا تئات کا علم ماننا ایمان ہے، جبکہ رسول اللّہ طَالِیْنِ کَیلئے ایساعقیدہ رکھنا شرک ہے۔ (برابين قاطعه صفحا۵)

ﷺ قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا نبی کی شان کے خلاف نہیں ، اور جو یہ کہتا ہے کہ انبیاء کرام تمام گنا ہوں سے پاک ہوتے ہیں وہ غلط ہے۔

(تصفیۃ العقا کر صفحہ ۲۵،۲۳)

مركوئي رحمة للعالمين

ويوبنديون نے رسول الله طافية م كے مقابلہ ميں كئى رحمة للعالمين كر ليے ہيں،

ملاحظه بو!

رشید اجر کنگوہی نے کہا ہے کہ رحمۃ للعالمین رسول الله ملی فاض صفت نہیں ہے۔ (فناوی رشید میکامل صفحہ ۲۳۵)

لعنی اب جے جا ہور حمۃ للعالمین کہو، یہی وجہ ہے کہ

حب حاجی الداد الله مهاجر کی کاوصال مواتو گنگوی جی نے انہیں رحمة للعالمین کے انہیں رحمة للعالمین کہدر پیارا۔ اور بار بارکہا: ہائے رحمة للعالمین ، ہائے رحمة للعالمین -

(اشرف السوائح جلد ١٠صفي ٢٠٣)

اشر فعلی تھانوی کے مرید کا کہنا ہے کہ پیلقب تھانوی پر بھی صادق آتا ہے۔
(اشرف السوائح جلد ۲۰۰۳ فی ۲۰۰۳)

یعن دیوبندیوں کے ہاں تھانوی بھی رحمۃ للعالمین ہے۔

صحابه كرام فنالتيم كمتعلق نظريات:

میر حسین نیلوی نے لکھا ہے: حضرت امام حسین دالٹین سے جزل ضیاء الحق ہی انچھار ہا کہ جب بھی اے مہم پیش آتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا۔ (مظلوم کر بلاصفحہ ۱۰) عید گنگوہی نے لکھا ہے: محرم میں ذکر شہادت حسنین خالفہا کرنا اگر چہ بروایات ﷺ حسین علی وال پھچر وی نے لکھا: کورکورا نہ مرو در کر بلا، انیفتی چوں حسین اندر بلا۔ (بلغة الحیر ان صفحه ۳۹۹، دوجگه پر)

کربلا میں اندھا دھندنہ چلا جاتا تا کہ تو حسین کی طرح بلا میں نہ گر پڑے۔ لیمنی امام حسین کربلا میں بے سوچے سمجھے جے پنجابی زبان میں 'انے وا' کہتے ہیں، گویا امام حسین کربلا میں یوں گئے تھے۔

ابویزید محمد دین بٹ لا موری دیوبندی نے امام حسین کو باغی اور یذید کو امیر الموشین ،سیدنا اور دلافیئ کلها ہے۔ ملاحظہ مورشید ابن رشید ٹاکھل بچے وغیرہ۔ اس پر متعدد دیوبندیوں کی تقریفی اور تصدیفیں ہیں مثلاً نور الحن بخاری، عبدالستار تو نسوی، مفتی شفیع ،محم علی کا ندھلوی، قاضی مشس الدین، مشس الحق افغانی، خیر محمد، ابوالاعلی مودودی وغیرہ۔ شفیع ،محمود الحن نے رشید گنگو،ی کوصد ایق وفاروق قر ار دے کرشیخین کریمین کی تو بین کی ہے۔ (مرشیہ صفیح ۱۱)

ﷺ رشید گنگوہی نے لکھا ہے صحابہ کرام کو کا فر کہنے والاسنت جماعت سے خارج نہ : وگا۔ (فقاوی رشید بہ صفحہ ۲۷)

ﷺ اش فعلی تھانوی نے فضل الرحمٰن دیوبندی کا بیان لکھا ہے کہ: حضرت فاطمہ بھانین کود یکھانہوں نے ہم کواپنے سینے سے چمٹالیا ہم اچھے ہو گئے۔

(افاضات يوميه جلد ٢ صفحه ٣٥، تقص الا كابر صفحه ٢٧، مجالس حكيم الامت صفحه ٢٨، حن العزيز جهد ٢صفحه ٢٨)

ﷺ سرفراز کھوروی نے لکھا ہے کہ جمرحسین نیلوی دیو بندی نے حضرات صحابہ کرام کی مدالت پر کلام کیا ہے۔ (تسکین الصدور صفحہ ۲۵) ﷺ بانی تبلیغی جماعت الیاس صاحب کی نانی کہتی تھیں کہ مجھے تھے سے صحابہ کی خوشبوآتی ہے... تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی صور تیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔

(دين دعوت صفح ۱۵،۱۵)

ﷺ عبدالشکور کاکوروی نے لکھا ہے: جناب امیر (سیدناعلی) کی مجلس میں اعلانیہ فتق ہوتا تھا اور آپ اسکو مطلقاً روار کھتے تھے، رو کنا اور منع کرنا تو در کنار آپ اسکو بیان کرنا فخر خیال کرتے تھے.... جناب امیران باتوں کو بہت ذوق وشوق سے دیکھتے تھے۔ (النجم، خلا فت نمبر صفحہ ۱۲۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء بحوالہ تحقیقات از علامہ شریف الحق امجدی) کشور نا اور سیدہ دیو بندی کو حضرت علی نے عشل دیا اور سیدہ فاطمہ نے خواب میں کپڑے بہنائے۔ (صراط متنقیم صفحہ ۱۳۵۵)

د يو بندى بقلم خود:

دیوبندی مسلک کے حکیم الامت اشرفعلی تنائوی نے دوٹوک لکھا ہے:
""ہمگتاخ ہیں' ۔ (افاضات بومی جلدا صفحہ ۱۳۱۲)

" مزید لکھا ہے: میں بھی بیوتون ہی ساہوں ۔

(افاضات بومی جلداصفی ۲۲۲، ملتان، جلداصفی ۲۲۰، تھانہ بھون) مزید لکھا: یہاں پر (تھانہ بھون میں) تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا وہی تھہر سکتا

ے۔(افاضات یومیجلد اصفحہ۱۱۸)

تھانہ بھون ، اشرفعلی دیو بندی کا علاقہ و مسکن ہے، بتا ہے! تھانوی صاحب کے اس فتو ہے ہے دہاں رہنے والے تمام دیو بندی اور خودتھانوی جی کیا ہوئے؟

بولتا ہی رہتا ہوں۔ (اور کوئی پرواہ نہیں کرتا خواہ خدا کی تو بین ہو، ابنیاء، او یا ویا ، یکر مسلمانوں کی)۔ (افاضات یومیہ جلداصفی ۴۳۳، قصص الاکابر صفحہ ۱۳۰)

الله مزيدكها: مار يرزك بم كوبكاز (التاخ و بادب نا) ك

(افاضات يومي جلد ٨ سفي ١٠٠٥)

ﷺ مزید لکھا: (میں) بگاڑنے (گتاخ و بے ادب بنانے) کا ولی ہوں سنوارنے کانہیں۔(ارواح ثلاثہ صفحہ ۳۳۵)

ﷺ رشیدا حمر گنگوہی نے کہا ہے کہ دنیا میں اس سے زیادہ ذکیل وخوار کوئی ہستی نہیں ہے۔ (ارواح ثلاث شعفہ ۲۵۲)

المعربية الموتوى نے كہا ہے: ميس بے حيا ہوں۔

(سوائح قاعمى جلداصفيه ١٥٩ : تسمى الاكابرصفيه ١٥١)

ﷺ اپنے اراد ق جھوٹ بولنے پر یوں گواہی دیتے ہیں کہ 'میں بخت نادم ہوااور مجھ سے بخدااس کے پچھ نہ بن پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لبندا میں نے جھوٹ بولا (اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولاتھا)''۔

(ارواح ثلاثة صفحه ۳۹، حكايت نمبر ۳۹۱، معارف الاكابر صفحه ۲۱۰،۲۵۹)

ﷺ دیوبندیوں کے مفتی رشید کو جب دو گدھوں نے دیکھ کر زور زور سے چین شروع کیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

''یے گدھے تو ہمیں یہ بتارہ ہیں کہتم بھی ہماری طرح گدھے ہی ہو،اس لیے کہ گدھا عموماً اس وقت رینگتا ہے جب اے کوئی دوسرا گدھا نظر آتا ہے،لہذا اپنا محاسبہ اور تو بہدواستغفار کرکے انسان بننے کی کوشش کریں''۔

(الله كے باغی مسلمان صفحه ۹)

غيرمقلدنجدى ومابيول كےعقائد:

ذات باری تعالیٰ کے متعلق

3

وہابیوں کے' شخ الاسلام' ثناءاللہ امرتسری کے نزدیک: ''امکانِ کذب باری کفرنہیں ہے'۔ (شمع تو حید صفحہ ۱۱) لیعنی بیعقیدہ کفرنہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نواب وحید الزماں حید رآبادی نے لکھا ہے:

"الله جبآسان ونياريز ول كرتا ج توعرش اس عفالي موجاتا ج"-

(بدية الهدى جلداصفحه ادبلي)

یعنی بالکل بندوں کی طرح ، جیسے وہ ایک جگہ سے منتقل ہوکر دوسری جگہ جائیں تو پہلی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔

ﷺ مزیدلکھا ہے: جب وہ (اللہ) کری پر بیٹھتا ہے تو چارانگل بھی بڑی نہیں رہتی اوراس کے بو جھ سے چرچرکرتی ہے۔ (تفسیر وحیدی صفحہ ۵۷)

گویاو ہابیوں کے نزدیک الله اکبر (الله سے بڑا ہے) کہنا غلط ہے،
کیونکہ ان کے نزدیک کری بھی خدا کے برابر ہے، اور پھروہ بندوں کی طرح کری پر بیٹے
بھی جاتا ہے، تواب اسکاجسم کری بیس ساگیا، اور پھرا تنابو بھل ہے کہ کری بوجھ برداشت

نہ کرنے کی وجہ ہے ہے جڑ ہے ااٹھتی ہے۔

ب

الله مزيد كرنكالتي بوخ دوثوك لكه مارا:

هو سبحانه شخص و مرء لا كالاشخاص والناس-

(بدية المهدى صفحه)

الله تعالی شخص اور مرد ہے عام شخصوں اور لوگوں کی طرح نہیں۔

یعنی ہے تو وہ مخص اور مرد، لیکن ذرابندوں سے ہٹ کر، خاص قتم کا ہے۔

﴿ وہا بیوں کے امام عبدالله غرنوی کے شاگرد قاضی عبدالا حد خانپوری نے اپنے سردارا ہلحدیث (؟) شاء الله امرتسری کاعقیدہ لکھا ہے کہ:

رب تعالی اپنی شل (دوسرا خدا) پیدا کرنے پر قادر ہے۔

(الفیصلة الحجازیہ صفحہ ۲۳)

ﷺ وہابیوں کے امام عبدالستار دہلوی نے لکھا ہے:
''خداکو ہر جگہ ماننامعتز لہ وجمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔
(فرق کی ستار پیجلد ۲ صفحہ ۸۲)

گویااب خدا کو حاضرونا ظر ماننا بھی باطل ہوگیا۔ چھھ وحیدالز مال حیدرآ مادی نے لکھا ہے کہ اللہ جس صور پر

ﷺ وحید الزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ اللہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوتا ہے۔ (ہریة المهدی جلد اصفحہ)

اب دیکھئے! کا مُنات میں کون کونی بری صورتیں پائی جاتی ہیں، وہابی کہتے اللہ تعالی ہرصورت میں ظاہر ہوسکتا ہے۔

الله رجهوك بولنا بهى عبدالله روردى في كلها به كهميال بيوى كتعلق كيلئ الله رجهوك بولنا بهى جائز ب- (مظالم روردى صفح ۵۳)

رسالت كے متعلق:

وہابیوں کے ' مجہدالعص' عبدالله روپڑی نے یہ باور کرایا ہے کہ نبی پاکسالی اللہ قرض اتار نے کیلئے حرام مال بھی استعال کر لیتے تھے۔ (بکراد یوی صفحہ ۱۳)

اللہ میں اللہ میں نے لکھا ہے کہ ثناءاللہ امر تسری کے قول (ننخ کا قائل ہونا مردار خوری کے است اللہ میں مردار کھانے والے تھے۔ (معاذ اللہ)

ہے) سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ کا کہ کا تعام اللہ کا کہ کے اللہ کا اللہ کہ کہ کا تعام کا اللہ کا کہ کے اللہ کا کا کا کا کا کا تعام کا اللہ کا اللہ کا اللہ کا کہ کے اللہ کا اللہ کا کہ کا تعام کا اللہ کا کہ کو اللہ کا کہ کا تعام کا کہ کا تعام کے اللہ کا کہ کے اللہ کا کہ کے اللہ کا کہ کے اللہ کے کہ کے کہ

وہابیوں کے نزدیک کتے کا پیٹاب اور پاخانہ پاک ہے۔ (نزل الا برارجلدا صفحه ۵) جبكه رسول الله ماليني أكابول مبارك ناياك ہے۔ (فآوى المحديث جلد اصفحه ٢٥، ٢٥، فآوى سلفي....) ومايول كنزويك ومحدرسول الله كاوظيفه جائز نبيل (فاويٰ نذريبازنذرحسين دہلوي جلداصفحہ٩٣٩) نواب نوراكس نے لكھام كه: پغیبر کی قبر ہویا کسی اور کی اے مٹی کے برابر کرنا واجب ہے۔ (عرف الحادي صفح ال محمد جونا گڑھی نے لکھا ہے کہ: دین میں نبی کی رائے ججت نہیں۔ (طريق محرى صفحه ١١٠٥٩،٥٤) وہابوں کے نزدیک نی کی بات دین ہیں (برین ہے)۔ (اصلی اہلست صفحہ ۲۹ کراچی) رفیق خال پسروی نے لکھا ہے کہ 'انسان چھوٹا ہویا بڑا، نبی ہویا ولی خاکی اور لوازمات زندگی سے ملوث ہے۔ (اصلاح عقا مُدصفي ١٥١) گویا انبیاء کرام مظام بھی عام بندوں کی طرح ''لواز مات زندگی'' سے ملوث ہیں، لینی وہ معصوم ہیں ہوتے۔ عنايت الله اثرى في لكها م كهرسول الله طالية كم كومعراج جسماني نهيس موئي تھی، بلکہ خواب کا واقعہ ہے۔ (العطر البلیغ صفحہ ۴۱) نذر حسین دہلوی کی مصدقہ کتاب''روتقلید' صفحۃ ایرحسین خال نے لکھا ہے كەانبياء عليم السلام سے احكام ديني ميں جول چوك ہوسكتى ہے۔

(بحواله الاصول الاربعه)

چلوکامتمام ہوا، اب کی نبی بلکہ خودسید المرسلین مالٹین اور علیم اجمعین کے متعلق مجھی یہ یعنین نہیں مقامات بھی یہ یعنین نہ دیا کہ تاہد ہی کہ تاہد ہی ہے۔ خداجانے کتنے ہی مقامات پرانہوں نے بھول چوک کا مظاہرہ کیا ہوگا۔ العیاد بالله تعالیٰ

الشرويري ن كها بك الراجيم عليائل في م كودهوكه ديا "-

(مودوديت اوراحاديث نبويه صفح ٢٢)

ﷺ عنایت الله اثری نے حضرت زکریا اور حضرت ابراہیم علیجا السلام کو نامرولکھا ہے۔ (عیون زمزم صفحہ ۱۷)

ختم نبوت پرداکه:

نواب وحیدالزمال نے رامچند رامچند کشن جی، زراتشت، کنفسیوس، بدها، چاپان، سقراط، فیٹاغورس وغیرہ کو نبی بتایا اور لکھا کہان پرائیان لا ناواجب ہے۔
(مدیة المهدی صفحه ۸۵)

صحابه كرام فناليم كمتعلق:

نواب وحید الزمال حیدرآبادی نے صحابہ کرام فری اللہ البیت الآیة اللہ البیت الآیة " کرنے کیلئے لکھا ہے کہ انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اهل البیت الآیة " والی آیت کواصل جگہ سے بدل کریہاں فٹ کردیا تھا۔ (تفییر وحیدی صفحہ ۵۳۹)

امام الوہابی نواب صدیق حسن بھو پالوی نے لکھا ہے: بعض صحاب فاس تھے۔ (البیان المرصوص صفح ۱۸۸)

ﷺ وحیدالزماں نے بھی لکھا ہے کہ صحابہ میں پچھافات بھی تھے جیسے ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ اور سمرہ ۔ (نزل الا برار جلد ۳ صفحہ ۹۳)

ا برید کھا ہے کہ ابوسفیان، معاویہ، عمروبن عاص، مغیرہ بن شعبہ، اورسمرہ بن

ﷺ ثناء الله امرتسرى نے لکھا ہے كہ صحابہ كرام كو گالياں دينے والے كے بارب ميں اپنے قلم اور زبان كوروكتا ہوں۔ (فتاوىٰ ثنائيہ جلداصفحہ ۱۹)

لینی ان کے نزدیک وہ کسی بھی سخت جملے، سزا اور تعزیز کا حقد ارنہیں، جبکہ دوسری جگہشاہ ولی اللہ، شاہ رفع الدین اور نواب صدیق کوصرف'' سخت ست' کہنے والے کودوٹوک' فاسق' ککھر قلم کوحرکت دی ہے ملاحظہ ہو! فآو کی ثنا سَیہ جلداصفحہ ۱۸۔

اندازہ کیجے اصحابہ کرام رہی گئی ہے کس قدر' محبت' ہے کہ انہیں گالیاں دیے والوں کے خلاف غیرت کو جوش ہی نہیں آتا۔

المريكمام كه:

صحابہ کرام کو سچا ماننا اسلام میں داخل نہیں۔ (فناوی ثنائیہ جلد اصفحہ ۱۹)

ہوا ہیوں کے نز دیک صحابہ کرام کا قول بغتل بہم ، رائے ، استدلال ، استغباط اور
اجتہاد کا کوئی اعتبار نہیں ، پوری امت میں سے کسی پر انہیں ماننا ضروری نہیں۔

النبي نظريات كااظهار:

ا۔ نذری صین دہلوی نے فتاوی نذریہ جلد اصفحہ ۱۹۲، صفحہ ۳۳، جلد اصفحہ ۲۵۲ پر۔ ۲۔ نواب صدیق نے التاج الم کلل صفحہ ۲۹۲، الروضة الندیہ جلدا صفحہ ۲۵۳، بدورالا هله صفحہ ۱۳۹، دلیل الطالب صفحہ ۱۲۷ پر۔

۳۔ زبیر علیز کی اور اسکی پارٹی نے: الحدیث نمبر ۳۰ صفحہ ۱۲،۲۲، نمبر ۲۷ صفحہ ۵۷، ۵۷، ۲۵ مفحہ ۵۷، ۵۷ مفحہ ۵۷، ۵۷

سم_ نواب نور الحن بھو پالوی نے عرف الجادی صفحہ مسفحہ ، صفحہ ۳۸، صفحہ ۸۰، صفحہ ۸۰، صفحہ ۲۰، صفحہ ۲۰، صفحہ ۱۰۰ مسفحہ ۲۰، صفحہ ۱۰۰ مسفحہ ۱۱۰ مسفحہ ۱

۵۔ عبدالرحمان مبار كبورى في تحفة الاحوذى جلد اصفحة ٢٨ پر

عن عناني أ احسن الرسلة هذه ٨٨ صفر ١٨ صفر ٨٨ صفر ٨٨ صفر ٨٨ صفر ٨٨

صفحه ۲ ۲ ، صفح ۲ ۲ ٪ ر عبدالمنان نور بوری نے " مسله رفع اليدين" صفيها، صفيها م، صفيهم، صفيه ٨٨، صفيه ٨٨، صفيه ٨٨ يركيا -وہابیوں کے نزدیک صحابہ کرام سنت کے مخالف اور دین سے ناواقف تھے چند حواله جات درج ذيل بين: صادق قلیل نے لکھا صحابہ کرام سنت نبوی سے ناواقف۔ (نمازتراوت كصفحه ١٩) اساعیل سلفی نے لکھا:ان (صحابہ) کا پیغل سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔ (فتأوي سلفيه صفحه ٧٠) صفدرعثانی نے صحابہ کرام کی دین سے ناواقفی ظاہر کی ہے۔ (احسنالا بحاث صفحه ۵) محد جونا گڑھی نے بتایا کہ حضرت عمر دالنین وین کے موٹے موٹے مسائل میں غلطیال کرتے رہے ہیں۔ (طریق محمدی صفحہ ۱۷) اورلکھا ہے کہ: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ڈکاٹٹنز خدا اور رسول کے فر مان کے خلاف نظرآئے۔(طریق محمی صفحہ ۱۹۱) _0

نواب صدیق حسن نے لکھا کہ حضرت عمر دلاشنی نے نماز تر اوت کی جماعت کا آغاز كركے برى بدعت كا آغاز كيا تھا۔ (الانتقاد الرجيع صفح ٢٢) و ہائی مفتی نے حضرت عثمان کے مل کو گمرا ہی قرار دیا ہے۔ (فآويٰ ثنائيه جلداصفحه٣٥) ز بیرعلیز ئی نے لکھا:عبداللہ بن عمر کا اجتہاد نبی کی سنت کے خلاف ہے۔

(الحديث نمبر٢٢ صفح٢٥)

ان كَنْفِيلَى عَقَا مُدَكِيلَةِ جارى زيرطبع كتاب" فارجيت ك مختلف روپ"

وماني غيرمقلد بقلم خود:

وحيدالزمال حيدرآبادى في الي ولم يول كالول تعارف كرايا ب آئمه مجتهدين رضوان التدعيبم اجمعين اوراولياءاور حضرات صوفيه كحق ميس باد بی اور گتاخی کے کلمات زبان پرلاتے ہیں۔(لغات الحدیث جلد الصفحہ ۹)

> داؤدغ نوى نے دوٹوك كہاہك *

دوسر الوكول كى يدشكايت كرالمحديث آئمدار بعدكى تو يين كرتے يي بلاوجه نہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمرا ہی میں مبتلا ہورہے ہیں۔ (داؤرغ نوى صفيه)

داؤد غزنوی نے سی بھی مانا ہے کہ وہائی حضرات قرآن وسنت کو پس پشت ** ڈالنے والے اور یہودیوں جیسی حالت میں جانوروں کی می زندگی گزاررہے ہیں۔ (داؤرغ نوى صفحه ١٩٩٠)

ابراہیم سالکوٹی نے اپنی جماعت کے متعلق لکھا ہے: جماعتِ المجدیث کے ** كتاخ بيرو-(حاشيسيرت المصطفاصفيهما)

عبدالعزيزو ہاني نے لکھا ہے: وہابيوں ميں عقائد کی پختگی ختم (فيصله مکہ صفحہ ا) *

> عبدالمجید خادم سوہدروی نے اپنے متعلق فیصلہ ہی دے دیا کہ: **

ہمنام کے سلمان ہیں کام کے نہیں۔(سیرت ثنائی صفحہ ۱ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ

مدى لا كه يه بهارى بي كوابى تيرى

شيعه (رافضيول) كے عقائد:

شيعدرافضيو ل كِخفرأعقا كدباطله درج ذيل بين:

ذات بارى تعالى كے متعلق:

شیعوں کی معروف کتاب 'اصول کافی' میں ہے: الله تعالی کو 'بدا' ' ہوجاتا ہے۔

(اصول کافی مترجم اردوجلد اصفی ۱۹۲۱، ۱۹۵۱ کراچی) مشیداً" کا کیامفہوم ہے؟ اس کی وضاحت بھی خودشیعی کتب سے ملاحظہ ہو! محمد طیب موسوی شیعی نے لکھا ہے:

بداءات ہوتا ہے جو چیزوں کے انجام سے ناواقف اور علم غیب سے جاہل ہو۔ (احتجاج طبری جلداصفی ۲۲، قدیم نجف)

ان عبارات کوملا کریے نتیجہ صاف طور پرسامنے آجا تا ہے کہ شیعہ کے نز دیک اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی چیز کا قطعاً کوئی علم نہیں ہوتا۔

۲۔ جب چیزیں واقع ہوتی ہیں تو بعد میں علم آتا ہے۔

س۔ الله تعالی چیزوں کے انجام سے ناواقف ہے۔

٨- اورعلم غيب ع جي جابل ع- استغفر الله!

ندہب شیعہ کے پیشواهشام بن حکم اور بشام بن سالم کا کہنا ہے کہ التدتعالی جم بسی رهنا ہے'۔ (اسول کافی جلد اصفی ۱۱۳،۱۱۵، کرایک)

اکار میشد زلکوا م

''الله تعالیٰ کانچلاده رهو مهوس ہے اور او پر والاحصہ جوف دار ہے''۔ (اصول کافی جلد اصفحہ ۱۱۳،۱۱۵)

ﷺ بقول شیعه "الله تعالی نے امام مهدی کے وسی ظاہر ہونے کا اعلان کیا، جب الا صین الله میدی کے وسی ظاہر ہونے کا اعلان کیا، جب الا صین کوشہد کردیا گیا تو الله برناغضبنا کہ ہوا، اور اس نے ۱۹۰ صین امام مهدی کو ظاہر کرنے کا وعدہ کیا، پھر جب شیعوں نے تقیہ تو ڈکراپنے فہ ہی امرار کھول ویئے تو الله تعالی نے اس وعدہ کی بھی خلاف ورزی کرتے ہوئے امام مهدی کا معاملہ مزیدمؤ خربلکہ مہم کردیا"۔ (اصول کافی جلد اصفی ۱۳۱۸ ماریان)

على خالفية "رب الارض" مين حضرت على خالفية "رب الارض" مين -

(تفسيراهمي جلداصفحه ٣٩)

ﷺ مزید لکھا ہے کہ حضرت علی نے ہی آدم علیائی کے پیکر خاکی کو اپنے ہاتھ سے گوندھ کرتیار کیا تھا۔ (مقدمہ جلاء العبون مترجم جلد اصفحہ ۲۵، لا ہور)

اسلامی تعلیمات کے مطابق بیکام خداوندقدوں نے اپنے دست قدرت سے
انجام دیا تھا، جبکہ شیعہ حضرات اس کی نسبت حضرت علی کی طرف کرتے ہیں جس سے
صاف ظاہر ہے کہ وہ حضرت علی المرتضٰی واللیٰ کوخدامانتے ہیں۔

انہوں نے صاف کھودیا ہے کہ حضرت علی الرتضی رضی اللہ عندب الانبیاء و الملائکہ لیمی نبیوں اور فرشتوں کے رب ہیں۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۲)

پلکہ ان کے نزدیک ان کے امام ہی عرش وکری کے رب، وہی زمین و آسان کے رب، وہی انبیاء و ملائکہ کے رب، وہی لوح وقلم کے رب، وہی شمس وقمر کے رب، وہی ائمہ ہی حجائے قدس وجلال وسرادق عظمت و کمال کے رب اور ائمہ ہی سب چیزوں کے رب ہیں۔ (مقدمہ جلاء العیون مترجم جلد ۲ صفح ۲۲)

ان سے بھی سا دور کیوں جا کیں 'علی رب اور خدا'' کا نعر و تو عام شیعوں کی زبان سے بھی سا

گیاہے۔

ا اناعشری شیعه امام کو' الله الین معبود مانتے بیں: جیسا کرقر آن مجید میں سورة الانبیاء کی آیت نمبر ۲۹ یعنی و من یقل منهد انبی الله من دونه "سان شیعه نے "الله "الله "امام کوقر اردیا ہے۔ ملاحظہ واتفیر القمی جلد ۲ صفح ۹۲،۲۹ مطبوعه ایران

قرآن مجید کے بارے میں:

ہم مسلمانوں کے پاس موجود قرآن کریم جوقر نابعد قرن ہمیں رسول الله مُلَّالَّةُ لِمُ صحابہ کرام اور اہلیت اطہار مِن اللّٰهُ آنے ویا ہے شیعہ حضرات اسے ہرگز تسلیم نہیں کرتے، بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ

ا۔ موجودہ قرآن اصلی نہیں ہے، بلکہ اس میں کی بیشی اور تحریف کردی گئی ہے، اس میں صحابہ نے کفر کے ستون قائم کردیتے ہیں۔

(احتجاج طبرى صفحه ١٣٥ تا ١٣٧١، نجف)

۲۔ انہوں نے لکھا ہے کہ'' حضرت فاطمہ کا مصحف مسلمانوں کے موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے، اور اس میں مسلمانوں کے موجودہ قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے''۔ (اصول کا فی جلد اصفحہ ۲۳۵، ایرانی)

اب وارشح بات ہے کہ موجودہ قرآن مسلمانوں کا قرآن ہے شیعہ کا اس کیسا تھ
کوئی تعلق نہیں ہے، جوان کا قرآن ہے وہ ہم مسلمانوں کے قرآن سے بالکل مختلف ہے،
اس میں اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے، لہذا شیعہ موجودہ قرآن کو قطعاً ترکردیں،
اورا پنے اصلی قرآن کی تلاش کریں، جوانہیں قیامت تک نہیں مل پائے گا۔

۳- شیعوں نے لکھا ہے: حفرت علی کامصحف اونٹ کی ران کے برابرموٹا اورستر گزلمباہے۔(اصول کافی جلداصفحہ ۱۷۱، کراچی)

۳- شیعه کامذہب ہے کہ: وفات نبوی کے بعد حضرت علی «اللّٰیٰ نے قتم کھائی کہ میں

نماز کے سوااس وقت چا در نہیں اوڑھوں گا، جب تک قر آن کو تیجے صورت میں جمع نہ کرلوں
گا، چنانچہ آپ نے ایک ہفتے میں قر آن کھے کر جمع کرلیا، اور اسے لے کر در بارخلافت میں
آئے، وہاں حضرت ابو بکر، عمر اور دیگر صحابہ جمع تھے، حضرت علی نے ان سے کہا کہ بیدوہ کمل
قر آن ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپ رسول کا لیے کہ پر تازل کیا تھا، اسے لے لواور جو پھھ آئیس
کھھا ہے اس کے مطابق عمل کرو، گمراہی سے محفوظ ہوگے، صحابہ کرام نے بیقر آن دیکھا تو
اسمیں واضح طور پراپی برائیاں کھی ہوئی پائیں، اس پر صحابہ حت ناراض ہوئے اور کہا کہ
ہمیں تیرے قر آن کی کوئی ضرورت نہیں، اسے مستر دکر دیا، حضرت علی نے کہا اب اسے
لے لوور نہ اسے بھی نہ دیکھ سکو گے، بیہ کہہ کروہ اس قر آن کو گھر لے گئے، پھروہ نسل درنسل
ائمہ اہل بیت کے پاس پر دے میں محفوظ رہا، اور اب وہ قر آن شیعوں کے بار ہویں امام
مہدی کے پاس ہے۔ اور وہ قر آن کیا تھ ملک کی ایک '' سے من دائی "نامی غار میں
غائب ہیں وہ اسے قیامت کے قریب زمانہ رجعت میں لے کر تکلیں گے۔

(اصول كافي جلد ٢صفح ١٣٢، كراجي، اختتام تفسير فتي وغيره)

یہ ساری کہانی جموٹ اور من گھڑت ہے، جو کہ صحابہ کرام دی گئی کی دشمنی میں گھڑی ہے، جو کہ صحابہ کرام دی گئی کی دشمنی میں گھڑی ہے، یہ کہانی گھڑنے والے کواتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس سے شیعوں کی کس قدر فضیحت اور پسپائی ہوئی ہے کہ انہیں خداوند قد وس نے قر آن کریم کے انوار و برکات سے کیسر محروم رکھا گیا ہے، یہ سراسر بغض صحابہ دی گئی کا نتیجہ ہے کہ موجودہ قر آن کوشیعہ مانتے منبیل اور اپنے عقیدے کے مطابق اصلی قر آن سے و سے ہی محروم کردیئے گئے ہیں۔ رسمالت کے متعلق :

سیدنا آدم علیائیں کی تو بین کرتے ہوئے شیعہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیائیں نے جنت میں حضرت علی، فاطمہ اور حسنین کی شان دیکھی، اور حسد کیا، اس کے نتیجہ میں آپ برعماب نازل ہوااور آپ کو جنت سے نکال دیا گیا۔ (تفسیر عیاشی جلد اصفحہ ۱۳) گویاان بےادبوں نے انبیاء کرام میلی کوبھی اپنی مثل سجھ کرانہیں حاسدین اور بےادب لوگوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

الم مزيدكمام:

امامت كادرج نبوت كدرج سافضل ب

(انوارنعمانيه جلداصفحه٢٣٧)

الإياب الله

ہرامام تمام پیغیبروں سے افضل اور مرتبے میں ساری خدائی سے بڑھ کر ہے۔ (گنجینہ مطاعن صفحہ ۴، اعتقادیہ لصدوق صفحہ ۲۹)

سراسرنبوت کی تو ہین ہے، کیونکہ مخلوق میں نبوت ورسالت سے بڑا کوئی درجہ ماہے۔

ﷺ شیعہ کا کہنا ہے کہ سیدنا جریل نے حضرت علی کے پاس جانا تھا وہ بھول کرنی کے پاس جانا تھا وہ بھول کرنی کے پاس جلاگیا۔ (تذکرة الائم صفحہ ۲)

يهال ايك طرف سيدنا جريل امين كي توبين اور دوسري طرف حضرت على كو

وحی کا حقد ار لیعنی رسول تھہرا کر رسالت کی شدید تو بین کی گئی ہے، اور آسمیں خود حضرت علی کے مرتبہ کا اٹکار بھی ہے۔

ﷺ شیعوں کا ندہب ہے کہ قیامت کے قریب زماندر جعت میں جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ نظے ہوں گے اور حضرت محمد رسول الله طالتی ہم تمام پیغیبروں اور ملائکہ کے ساتھ آکر نظے امام مہدی کا استقبال کریں گے پھران کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اوران کے سیابی کی حیثیت سے اٹکی فوج میں بھرتی ہوں گے۔معاذ اللہ۔

(حق اليقين صفي ٢٨٧٨)

ملاحظہ فرما نیں! کس قدر تو ہین ہے کہ رسول الله طالی فی آدی کا استقبال کریں گے، تمام انبیاء اور فرشتے بھی ساتھ ہوں گے اور پھر بجائے اس کے کہ وہ شخص آپ کی بیعت کر کے اس کے سیابی ہوں گے۔

ﷺ مزید لکھا ہے کہ سیدنا پوسف علیائل نے زلیخا سے زنا کا ارادہ کیا تھا۔ استغفر اللہ۔(تفیر فتی جلد اصفحہ ۳۲۲، ایران)

جی قرآن مجیدین آیت مبارکه "لکل امة دسول" (برامت کیلئے ایک رسول) کی تفییر کرتے ہوئے شیعہ نے لکھا ہے: اس آیت کریمہ میں حضرت علی اور انکی اولاد میں سے ہونیوالے اماموں کورسول کہا گیا ہے لہذا ہرامام رسول ہے۔

(تفسيرعياشي جلد ٢صفح ١٢٣)

ﷺ کھھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تضیابیں اپنے رسول مالیّڈی کوعطافر ما کمیں وہ ساری کی ساری بارہ اماموں کو بھی دی ہیں۔ (اصول کافی جلد اصفحہ ۲۲۵،۲۲۵، کراچی)

ان کاعقیدہ ہے کہ حضرت علی کو وہ تمام فضائل و کمالات دیئے گئے جو سارے پنج بیم روں کو دیئے گئے اور ان سے بڑھ کر حضرت علی کو ایسی فضیابیں بھی ملیس جو ان سے پہلے کی کو بھی نہیں ملیس جو ان سے پہلے کی کو بھی نہیں ملیس ۔ (ایسنہ)۔ معاذ اللہ

اندازہ کیجئے! کس کس انداز میں نبوت ورسالت کی تو بین کی جارہی ہے۔ قرآن كريم مين "مثلا ما بعوضة فما فوقها" (مجمرياس عبد جانوری مثال) کی تفییر کرتے ہوئے شیعہ حضرات حضرت علی اور رسول کریم ماللہ کا کی یوں تو بین کی ہے کہ اس آیت میں مجھر سے مراد حضرت علی اور اس سے بڑے جانور سے مراد حضرت محمط التيام بي _ (تفير في جلداصفحه ٣٥، ايران) سيغ پر ہاتھ رکھ کرمز پدسننے! لکھا ہے: جوچاربارمتعہ (زنا) کرے اسکا درجہ رسول الله کاللیا کے درجہ کے برابر ہے۔ (تفيير من الصادقين جلد ٢ صفي ٢٩٣ ، ايران) _ استغفر الله ، استغفر الله صحابه كرام شيئيم كمتعلق: شیعہ حضرات نے صحابہ کرام ڈی اُنڈ کا کی کھی دل کھول کرتو ہیں کی ہے، چھٹمونہ "قرآن كے متعلق" كے عنوان كے تحت گذرا ہے، مزيد مختفر أملا حظه ہو!۔ شیعہ مذہب میں: وفات نبوی کے بعد سلمان فاری، ابو ذر غفاری اور ** مقداد وخالفتى كسواتمام صحابه بلكه مشرق ومغرب واليم متد مو كئے تھے۔ (رجال الكشي صفية اتا كما تفيير فتي جلد اصفحه ١٨١، فروع كا في صفحه ٢٩٧ كتاب الروضه) ان كاندېب ہے كە: قرآن مجيد ميں فرعون اور مامان سے مرادابو بكروعمر ہيں۔ ** (استغفرالله)_(حق اليقين صفيه ٢٩٣٣،٣١٨) مزيد لكها ب: ابو بكر وعمر ملعون (لعنتي) بين _ (اليناصفحة ٣٦٢،٣٦١) * ابو بكر وعمر كا فرجوان كودوست مانے وہ بھى كا فر ہے۔ (ايضاً صفحۃ ۵۲۲) #

ا بیاع سے بیزاری کا اظہار کرے اور اعتراف کرے کہ بیدادگی مطابق بیہے کہ چار بتوں ابو بکر وعثمان ومعاوید اور چار عورتوں عائشہ و هفصه و مندوام الحکم اور ان کے تمام اشیاع و انتباع سے بیزاری کا اظہار کرے اور اعتراف کرے کہ بیدلوگ تمام خلق خدا میں سب

109	
ین بیں،اس تبرے کے بغیر خداور سول وائمہ پر ایمان درست نہیں ہوتا۔	عبدا
(حق اليقين صفحه ١٥)	
مزید لکھا ہے: طلحہ زبیر، معاویہ، عمرو بن عاص وابومویٰ اشعری اور ان کے	***
ہے بیزاری کا ظہاراوران پرتبرا کرناواجب ہے بیسب جہنم کے کتے ہیں۔	اشياع
(اليناصفي ۲۵،۰۲۵)	
سیدہ عائشہاورسیدہ حفصہ پرلعنت کی ہے۔ (احتجاج طبری جلداصفی ۳۸۳)	**
حضرت الوبكروعروعثمان مرتد موكئے تھے۔ (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۱۸)	***
ان تتنول كوجهنم مين دُالا جائيگا_ (حق اليقين صفحة ٢٤١)_معاذ الله، استغفر الله	***
لبیت کرام کے بارے میں:	rl
شیعدحفرات عام لوگوں کے سامنے البلیت کی محبت کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے،	
رون خانہ وہ اہلیت کو کیا سمجھتے ہیں، ان کے متعلق ان کے کیا نظریات ہیں چند	جبكهاند
نظر بول!	ایک ملا
حضرت علی کوگالیاں دینا جائز ہے۔ (اصول کافی جلد ۲۳۲ شخی ۲۳۲ کراچی)	***
دابة الارض (چویایه) حضرت علی ہوں گے۔ (تفیر فتی جلد ٢صفحه ٨٠٠٨)	***
حفرت على حق قائم كرنے ميں ابت قدم نہيں تھے۔	***
(فروع كافي جلد ۵ صفحه ۲۵۵)	
ائمہ اہلبیت گدھی کا دورھ پیتے اوراس سے بنی ہوئی غذا کھاتے۔	***
(فروع كافي جلد ٢ صفحه ٣٣٨)	
جو خص ایک بارمتعہ (زنا) کرے اسکا درجہ امام حسین کے برابر، جودوبار کرے	***
امام حسن کے برابر جو تین بارکرے اسکادرجہ حضرت علی کے برابراور جو چار بارکرے	
رسول الله کے درج کے برابر ہے۔ (تفییر منج الصادقین جلد اصفی ۱۹۳۳)	

حفرت عبدالمطلب زنا كارتھى،انہوں نے زبيركى لونڈى كو پكر كراس سے زنا كياجس سے حفزت عباس پيدا ہوئے۔ (فروع كافي ٢٧٠، كتاب الروضه) حضرت عباس اورحضرت عقيل كمزورا يمان والحاورذ ليل انسان تق * (كتاب الروضة صفحة ٩) حضرت عباس کی اولا دجنگلی درندوں کی اولا دہے۔ (تفییر فتی جلد ۲ صفح ۲۸۲) \$ حضرت على الله كاعذاب بير _ (تفيير فتى جلد ٢صفي ٨ ٢٧) 8 شیعوں نے اما حسن کو نیز ہ مارااورآپ پر قاتلانہ تملہ کیااورآپ کا خیمہ لوٹے 2 ك كوشش كى _ (احتجاج طبرى جلد ٢ صفحه ١٥٥، رجال الكشى صفحه ١٠) ائمه الملبيت تقيه (جھوٹ بولا) كرتے تھے، اپئے شيعوں كو بھی سيح مسّلة بيل بتاتے تھے، انہیں متضادفتوے دیتے اور احکام خداوندی کے برخلاف حلال کوحرام اور حرام كوحلال بتاتے تھے۔ (فروع كافي جلد ٢صفحهـ٧٠) امام جعفرصادق بھی ای طرح کرتے۔(الیناً جلد ک صفحہ ۸۲،۸۷) شیعهابل بیت کنزدیک: حضرت على الرتضى والفيئ نے اپے شیعوں کے لئے فر مایا: خداتمہارے چروں كورسواكر _ اورتم بد بخت بو_ (نيج البلاغه صغيه ٩٩ ، خطبه نمبر ٢٩) حضرت علی دلالٹن امیر معاویہ کے ایک غلام کے بدلے دی شیعے فروخت کرنے پرتیار تھے۔ فرماتے قتم خدا کی تمہارے ان افعال سے بے زار ہو کر میں اس کا بات کو دوست رکھتا ہوں کہ معاویہ جھے سے اس طریقہ سے تمہارا معاوضہ کرے کہ فقط ایک مرد شای میرے والے کردے اور جھے سے دس افراد (شیعہ) لے لے۔ (نج البلاغة صفحة ١٣٢ ، خطبه نمبر ١٤ ، احتجاج طبرس جلد اصفحة ١١١)

حضرت علی المرتضی نے شیعوں سے جدائی اور خلفائے راشدین سے جاملنے کی دعا کی۔ (نہج البلاغہ صفح نمبر ۷ کا خطبہ نمبر ۱۱۷)

اتباع حق سے بھا گئے کے سبب حضرت علی المرتضلی ایخ شیعوں کو نافر مان گدوں سے تشیبہہ دیتے۔(احتجاج طبری جلداصفیہ ۲۹۹)

حفرت علی المرتفلی نے فر مایا شیعو! تم مجھے کذاب سمجھتے ہواس لیے میں اللہ سے میں اللہ سے میں اللہ سے میں اللہ سے تم سے جدائی کی دعا کرتا ہوں۔(احتجاج طبری جلداصفحہ ۱۳۱۱،۱۱۳)

حضرت علی الرتضیٰ نے فرمایا میری تمنا ہے کہ میر سے اور شیعوں کے درمیان کوئی معرفت نہ ہو، انہوں نے میرادل جلایا ہے۔ (احتجاج طبری جلداصفی ۱۳۳۲)

شیعوں کی بدعہدی کے سبب حضرت علی نے دعافر مائی اے اللہ! پانی میں نمک کی طرح ان کے دل پگلا دے۔ (احتجاج طبرسی جلد اصفحہ ۴۲۲)

حضرت امام حسن نے فرمایا خدا کی قتم میرے خیال میں امیر معاویہ ان لوگوں (شیعوں) سے میرے حق میں کہیں بہتر ہے بیروہ لوگ ہیں جواپنے آپ کو هیعان علی کہلاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں، حالانکہ انہیں لوگوں نے جھے قتل کرنا چاہا اور انہیں لوگوں نے جھے قتل کرنا چاہا اور انہیں لوگوں نے میر اسامان لوٹا اور میر امال چھین لیا۔ (ناسخ التواریخ جلد اصفحہ....)

سفر کر بلا میں حضرت مسلم بن عقبل کی شہادت کی خبرس کر حضرت امام حسین نے فر مایا ہمیں ہمار سے شیعوں نے رسوا کر دیا۔

(مقتل الی مخف صفح ۳۳، ارشادشیخ مفیر صفح ۲۲۳، ناسخ التواریخ جلد ۲ صفح ۱۳۳۱) میدان کر بلا میں حضرت امام حسین نے شیعوں کی بدعہدی کے سبب سے ان پرلعنت کی ۔ (جلاء العیو ن صفحہ ۵۵)

بازار كوفه مين ماتم كرنے والے شيعوں كوسيده زينب نے فرماياتم بميشہ جہنم ميں

ر ہو، تمہارارونا پیٹینا بھی بند نہ ہو، تم ہی ہمارے قاتل ہو۔ (جلاءالعیو ن صفحہ ۴۲۳، احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ منا قب ابن شہرآ شوب جلد ۴ صفحہ ۱۱۵)

حضرت فاطمہ بنت حسین کا فرمان: اے ماتمیو! ہمار نے آل سے تمہارے دل شاد ہو گئے تمہارے چہروں پرخاک ہو۔

(جلاءالعيون صفيه ۴۲۵، احتجاج طبري جلد ۲ صفيه ۴۵) سيده ام كلثوم نے باز اركوفه ميں فرمايا تمہار ابرا ہوتمہار ہے منه سياه ہوجائيں۔ (جلاء العيون صفحه ۲۲۲، مقتل الي مختف صفحها ۱۰) امام رضانے فرمايا جمارے شيعوں ميں ہزاروں ميں ايک بھی مخلص نہيں اگر ميں ان كا امتحان لوں تو سب مرتد ثابت ہوں۔ (حلية المتقين صفحہ ۷)

امام باقرنے اپنے باپ کے راویوں پر (شیعوں) النے جھوٹ کی وجہ سے لعنت کی۔ (رجال کثی صفحہ ۲۲۵)

قادیانیوں کے باطل نظریات:

مرزاغلام احمد قادیانی دجال نے ابتدایش کی روپ بدلے مسلمانوں سے چکر بازی کرتے ہوئے اقد لا اسلام کا بہت بڑا محافظ ہونے کا مدعی ہوا پھرد کیھتے ہی دیکھتے خود کو نبی بنا ڈالا ، اور پھر تو بین ، تنقیص اور بے ادبی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ چند مقامات درج ذیل ہیں:

الله تعالى كى توبين:

میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خودخدا ہوں اور پھریفین کرلیا کہ وہی ہوں سومیں نے پہلے تو آسان اور زمین کواجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسان ونیا کو پیدا کیا۔ (کتاب البریة صفح ۸۵،۸۷،۵۸، مَنینہ کمالات اسلام صفح ۵۲۴،۵۲۵)

- مرزاكهتاب كر جمح خدانے وتي سيجي:
- ال توجهے ہاور میں تھے ہوں۔ (هیقة الوی صفح ۲۷)، دافع البلاء صفح ۸)
 - ٢ تومير عنطفه سے (پيدا ہوا) ہے۔

(انجام آئم صفحه ۵۵، اربعين جلد اصفحه ۳۹، جلد اصفحه ۱۳، تذكرة الشهادتين صفحه ۱۳)

- س تومیرے بیٹے کی جگہ ہے۔ (هیقة الوی صفحہ ۱۸)
 - مرے بیٹے ن! _ (البشریٰ جلداصفیه ۴)

گویا پہلے خدا ہونے کا دعویٰ کیا اور اب اس کا بیٹا بن بیٹھا ہے۔معاذ اللہ

اب خدا کاباب ہونے کا یوں دعویٰ کرتا ہے:

(خدانے کہا)....(مرزا) ہم ایک لڑے کی تجھے بشارت دیتے ہیں...گویا آسان سے خدااتر ہےگا۔ (هتیتة الوی صفحہ ۹۵، ازالہ اوھام جلداصفحہ ۲۹ کلاں)

بر بخت کااس سے بھی جی نہ جرا، یہاں تک کراس کے خلیفہ یار محمد قادیانی نے لکھ مارا:

حضرت سے موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پراپی حالت ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پراس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجو لیت (مردانہ) قوت کا اظہار فرمایا۔ (اسلامی قربانی صفحہ ۳۷)

قرآن کی تو بین:

مرزا کہتا ہے: قرآن شریف خداکی کتاب اور میرے مندکی باتیں ہیں۔ (هیقة الوی صفح ۸۴، تذکره مجموع الہامات صفح ۲۳۵)

- جھےاپی وی پرالیا ہی ایمان ہے جیسا کرتوریت اور انجیل اور قر آن کریم پر۔ (اربعین جلد مصفحہ ۹۱)
- میں خدا تعالی کی قتم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پرای طرح ایمان لاتا

ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کویقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں ای طرح اس کلام کو بھی جومیرے پر نزول ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقة الوحی صفحہ ۲۲۰)

کریم بخش نے جھے کہا کہ جھے ایک بزرگ نے آپ (مرزا قادیانی) کے متعلق کہا ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی قرآن میں غلطیاں تکالے گا۔

(ازالهُ اوهام صفحه ۱۰۵،۹۰۷)

ای لئے مرزاد جال نے قرآنی آیات میں تر یف بھی کی اور اور کئ آیات از خود گھڑ بھی لیں۔

مرزائي فتوى:

گذشتہ سطور میں واضح طور پر مرزا قادیانی دجال نے اپنے گئے وہی کا اعتراف کیا ہے، اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہ خود مرزے کا فتو کی ہی نقل کر دیا جائے کہ قرآن کر یم کے بعد کوئی وہی مانے والا کون ہوتا ہے؟ ملاحظہ ہو! قادیانی خود کھتا ہے:

دیم کی قدر جرائت اور دلیری اور گتا خی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کوعم اُنچھوڑ دیا جائے اور خاتم الا نبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وہی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وہی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ (ایا م اصلح صفح 10)

- نہایت جرأت، دلیری اور گتاخی کا ارتکاب کیا ہے۔
- خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے جان ہو جھ کرقر آن کی نصوص صریحہ کوچھوڑ دیا ہے۔

سيدالانبياء على المالية الكانوبين:

ا محمد رسول الله من ميرانام محرركها كيا اوررسول بحي

محمد رسول اللهين ميرانام محررها ليا اوررسول عي-

(ايك غلطى كاازاله صفيه)

٢ فدان كهالولاك لما خلقت الافلاك مرزا! الرعجة پيداندكرتا تو آسان نه بناتا_ (هيقة الوي صفح ٩٩، تذكره مجموع الهامات صفح ١٣٢٢)

س- مجھے وحی آئی: یس انك لمن المرسلین -اےسید! تورسولوں سے ہے-(هقة الوى صفحه ١٠٠)

٣ - مجهودي آئي انا اعطيناك الكوثر: بم في مجهوري عطاكرديا-

(اليناصفيم ١٠١٠ تذكره مجموعه الهامات صفيم ٢٨١،٢٨)

۵۔ مجھودی آئی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا الخ: پاک ہوہ ذات جس

نے اپندے (مرزا قادیانی) کوراتوں رات سرکرائی۔ (ایفاصفحہ ۷۸)

٢ - جُهودي آئي وما ارسلناك الارحمة للعالمين: يم في تخفير حمة للعالمين بنايا - (الينا صفي ٨٠، تذكره مجموع الهامات صفي ١٣٣٧)

مرزا کہتا ہے: خدانے آج ہے بیں برس پہلے برا بین احمد یہ میں میرا نام محمد و احمد کھا ہے اور مجھے آنخضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا از الصفحہ ۱)

o مرزالکھتا ہے: تین ہزار مجزے ہمارے نی سے ظہور میں آئے۔

(تخذ گولز و پیرفیم ۲۳، ۹۳،)

اس كے بعدائے متعلق لكھتا ہے:

میں اس خدا کی فتم کھا کر کہتا ہوں،...اس نے میری تقدیق کیلئے بڑے

بر عنشان طامر كيئ جوتين لا كه تك يهني إس (تتمة حقيقة الوي صفي ١٨) لینی رسول اللہ کے تین ہزار معجز ہاور مرز اکے تین لاکھ_استغفر اللہ حضرت محمر كي پيشينگوئيال بهي غلط تكليل اور مسيح بن مريم، وجال، وابة الارض اورياجوج وماجوج وغيره كى حقيقت آپ يرظا مرنه موئي _ (ملخصاً ازالهُ اوهام جلداصفي ٢٨١،٢٨٢) نى سے كى غلطيال بوكيں ،كئ الهام مجھنة تے _(ازالة اوهام صفحه ٣٦٣) O میری وی کے مقابے میں مدیث الصطفا کوئی شنہیں۔ (اعازاحرى صفيه ۵) تی تا اللہ اسے دین کی ممل اشاعت نہ ہوسکی ، میں نے پوری کی ہے۔ 0 (تخذ کوار دیه مخد ۱۲۵) ديكرانبياءكرام يلظ كيتوبين مرزالعین دیگرانبیاءکرام کی تو بین میں بھی کسی طرح پیچیے نبین رہا۔ اس نے لکھا ہے: دنیا میں کوئی نی نہیں گذرا جسکانام مجھے نہیں دیا گیا، میں آدم بول، شن نوح بول من عيني بن مريم بول، من محر ما الشيابول_ (تتمهُ هيقة الوي صفحه ٥١١، هيقة الوي صفحة ٢٥ عاشيه) 🔘 آسان سے (نبوت کے) کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے او پر بچھایا گيا_(هيقة الوي صفحه ۸) حارسونی نے پیشینگوئی کی اوروہ جھوٹے نکلے۔ (ملخصأ ازالهُ اوهام جلد ٢صفي ٢٥٨، ٢٥٧) خداتعالی میرے لئے اس کثرت سےنشان دکھلار ہاہے کہ اگرنوح کے ذمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ (تممہ مقیقة الوی صفحہ ۱۳۷)

- صفدانتالی نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اسقدرنشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزاروں نبیوں پر بھی تقسیم کئے جا کیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ کاس)
- میں سے کہتا ہوں کہ سے عینی کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے گرجو میرے ہاتھ سے جام پینے گاوہ ہر گرنہیں مرے گا۔ (ازالہ اوھام جلداصفی ۱)
 - ابن مريم كي ذكر كوچيورو، اس عبر غلام احد بروافع البلاء صفحه ٢٠)
- قادیانی دجال نے سیدنا عیسیٰ علائل کو درج ذیل گندی گالیاں دی ہیں: شرائی، نادان اسرائیلی، شریر مکار، موٹی عقل دالا، جابل عورتوں اورعوام الناس کی طرح، گالیاں دینے والا، بدزبان، جموٹ ہولنے والا، چور، علمی وعملی تو کی میں کچے، آپ کے ہاتھ میں سوا کروفریب کے پھینیں تھا۔ ملاحظہ ہو!

(ضمیر کا انجام آگھم صفی تاک کھٹی نوح صفی المحاشیہ) بیسب آئینہ میں اپنی صورت نظر آنے کے عین مطابق ہے۔

ا نكارختم نبوت:

قادیانی د جال نے ختم نبوت کا بھی اٹکار کیا ہے، ملاحظہ مووہ لکھتا ہے:

- میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگی کو گروش دی اور بیا اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔۔۔۔۔ اس جگہ آئیل خدا تعالی نے جرائیل کا نام رکھا ہے۔ اسلئے کہ بار بارر جوع کرتا ہے۔ (هنيقة الوی صفح ۱۰۳)
- __ میں خدا تعالیٰ کی قتم کھا کر کہتا ہوں کہ بیرخدا تعالیٰ کا کلام ہے جو جھ پر تازل ہوا ۔۔۔۔۔ معلور بیرد وکی امت محمد بیر میں سے آج تک کی اور نے ہر گزنہیں کیا ۔۔۔۔۔۔وی میں صرف میں اس کا مستحق ہوں۔(ایضاً صفحہ ۲۸۷)
- و میں اس خدا کی مم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس

نے مجھے بھیجا ہے اور ای نے میرانام نی رکھا ہے اور ای نے مجھے سے موتود کے نام ہے الكارا باوراس نے ميرى تقديق كيليج بوے بوے نشان ظاہر كيے ہيں، جو تين لاكھ تك يبنجة بيل (هقية الوحي صفحه ١٨٨)

0- غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ہی ایک فرو مخصوص ہول نی کا نام یانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (هقیقة الوی صفحه ١٩٩)

0- اس امت میں آخضرت طافیا کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جوامتی بھی ہے اور نبی بھی ،اس کٹر ت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکی _ (حقیقة الوحی صفحہ ۲۸، حاشینہ)

0- مداتعالی کی وی بارش کیطرح میرے پرنازل ہوئی۔اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم ندر ہے دیا اور صرت ک طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا.....ایک پہلو سے نبی اورایک بہلو ہے امتی _ (هقة الوحی صفحہ ١٥)

0- قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ اور پیتمام امتوں کے لیے نشان ہے۔ (دافع البلاء صفيه)

0- ختم نبوت ایک باطل عقیده اور شیطانی مذہب۔

(ضميم براين احديد جلده صفي ١٨١)

ر سیمہ براین اسم سی جلاح کے اہما - وی میں میرے لیے نبی ، رسول اور مرسل کے الفاظ ہیں ، اسکاا تکار سی جھی شمیں۔ (ايك غلطي كاازاله صفيه)

 نبوت کادروازہ کھلا ہے، گرنبوت صرف آپ کے فیضان سے ل سکتی ہے۔ (هقية النوة جلداصفي ٢٢٨)

O- ہمارانی اس درجہ کانی ہے کہ اسکی امت کا آید فرونی ہوسکتا ہے اور عیسی کہلا سكتا بحالانكدوه أمتى ب- (برابين احديه جلده صفح ١٨١)

مرزائي فتؤى:

اب یہاں رسول الله طالتی کے بعد نبوت مانے اور اس کا دعویٰ کرنے والے کے متعلق خود مرزا قادیانی دجال کا ہی فتویٰ ملاحظہ ہو! تا کہ مرزا کی حقیقت بھے میں کوئی دقت نہ ہو، مرز الکھتا ہے:

مدى نبوت اور رسالت كوكاذب اور كافر جانتا ہول۔

(مجوعة اشتهارات جلداصفي ٢٣٠،٢٣١)

حضرت محمطالی خاتم الانبیاء ہیں، اسکا اٹکار اجماعی عقیدہ کا اٹکار ہے، ایسے شخص پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (انجام آتھم صفح ۱۳۳۷)

0۔ ختم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یائے نبی کی تفریق کرنا پیشرارت ہے ۔۔۔۔۔ یہ سیس قدر جرائت اور دلیری اور گھتاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کرکے نصوص صریح قرآنی کوعمراً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعدا یک نبی کا آنا مان لیا جائے۔(ایام اللح صفح ۱۵۲۶)

ان عبارات کی روشی میں مرزا کاذب، کافر، اجماعی عقیدہ کا مشر، تعنی، شرارتی، جری، دلیراور گتاخ ہے۔ولاشك فیه

صحابه والملبيت وازواج رسول عَلَيْدُ الدَّرْيَ اللَّهُ كَالْوَ فِينَ

رسول اکرم مالیدا کے صحابہ و اہلیت اور از واج مطہرات (فنی الیزیز) کی توجین کرتے ہوئے مرز العین کہتا ہے: - جومیری جماعت میں داخل ہوا وہ سید المرسلین (حضرت محمد) کی جماعت صحابہ میں داخل ہوا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۵۸)

٥- بعض نادان صحابہ جن كودرايت سے بچھ حاصل ندتھا۔

(ضميمة نفرت الحق صفي ١٦ اضميمة براين احديب جلده صفيه ٢٨٥)

ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔ (ضمیمہ براہین احمد بیجلدہ صفحہ ۱۸، متریدد کیھئے! اعجاز احمدی صفحہ ۱۸، متیقة الوی صفحہ ۲۳)

اس پراصرارمت کروکہ میں تہمارا منی (نجات دینے والا) ہے کیونکہ میں کے گئا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہا ہوں کہ اس حقیہ اس کے کہا تاہم میں میں ہے۔ (در مثین صفیہ ۲۸ منز ول المسے صفیہ ۹)

0- العاجز كخون كى بى فاطمه كخون سة ميزش ب

(ترياق القلوب صفي ٢١)

- ایک وقعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنی ہا گاراتی ہے ہے ہوائی ہیں برعت چنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے، پھرای وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے لینی جناب پیٹی برفدا مالی پیٹے وصنین وقی میں اور حضرت فاظمۃ الز برادضی الله تعالیٰ عنها وفاظمہ زبرادضی الله تعالیٰ عنها عنهم اجمعین اور حضرت فاظمۃ الز برادضی الله تعالیٰ عنها نے بیرا سراپی ران مبارک پررکھ لیا اور مجھے بڑے پیار اور چاہت سے دیکھنے گئیں۔ نے بیرا سراپی ران مبارک پررکھ لیا اور مجھے بڑے پیار اور چاہت سے دیکھنے گئیں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۵، میں موجود کے مرزا قادیانی نے کہا: (ابو بروعم وعثمان و ملی دی گئی خلافت لو، اور ایک علی دی گئی خلافت لو، اور ایک علی دی گئی خلافت لو، اور ایک زردہ علی در اقادیانی کے جواور مردہ علی کو تلاش کرتے در در افاد طاح روعلی اسکوتم چھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے در در افاد طاح روعلی اسکوتم چھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے در در افاد طاح سے بی جلد اصفح میں کہ کھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے دی در در افاد طاح اسکوتم جھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے دور در افاد طاح اسکوتم جھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے دیں در در افاد طاح اسکوتم جھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے ہور در افاد طاح اسکوتم جھوڑ تے ہواور مردہ علی کو تلاش کرتے دیں دھور کے دور الفون طاح اسکوتر سے میں دور کی دور اسکوتر کے دور الفون طاح اسکوتر کے دور کھوڑ کے دور کیا کو تا کی دور کھوڑ کے دور کی دور کی کو تا کو کھوڑ کے دور کھوڑ کے دو

0- مزيدكماع:

ابو بكروعركيا تقوه ومرحزت مرزا قاديانى كى جوتيوں كے تتے كھولنے كے لائق بھى نہ تقے۔(ماہنامه المهدى لا مورفرورى 191ع، صفحہ ۵۵) لعنة الله على الطالمين - مرزا بقلم خود:

قادياني دجال اليخ متعلق خود لكصتاب:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(در مثين صفحه ١١٥)

بتارہاہے کہ میں آ دم زاد نہیں (لینی بندے دابتر ہی ٹیں) بلکہ وہ چیز ہوں جس سے انسان نفرت اور عارمحسوں کرتے ہیں۔

السے اوگوں کوامام بناناتو کوامسلمان ان کے چروں پتھو کتے بھی نہیں۔

نجدى سعود يول كى امامت كاحكم:

''سعودی عرب' بینام علاقہ نجداور گردونوا کے ساٹھ کر تجاز مقد س پرغاصبانہ بلکہ ظالمانہ قبضہ جمالینے کے بعد ان نجدیوں، وہا ہوں، سعودیوں نے رکھا جو محمد بن عبدالوہا بخدی اور محمد بن سعود (موجودہ سعودی حکر انوں کے جداعلیٰ) کی ذریت سے تھے، اسلامی نام پراپ آباء کی نسبت والا نام غالب کردیا۔ کیونکہ وہ لوگ اسلامی تعلیمات کے بجائے اپنا اکا ہر کے خودسا فتہ دین کومسلمانوں پرمسلط کرنا چاہتے تھے، محمد بن عبدالوہا ب نجدی مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کیلئے اپنے علاقہ عینیہ کے امیر عثمان بن احمد بن معمر کوساتھ ملاکراہل عینیہ کوئل وغارت کے گھاٹ اتارا، وہاں سے نکالا گیا تو درعیہ نکل کر حریملاء پہنچا اور مسلمانوں کومشرک قرار دینے لگا، جب وہاں سے نکالا گیا تو درعیہ بہنچ کر حاکم شہر محمد بن سعود کوا کسایا اورا ہے ارادہ بدی جمیل کی خاطرا پی لڑکی کا نکاح بھی

اس کیساتھ کردیا اور بیچکہ بھی دیا کہ ذہب ہمارا اور تکوار و حکومت تمہاری ہوگی۔ بیعلاقہ وہا بیوں کا پہلا مرکز (ہیڑ آفس) قرار پایا، جب وہاں سارے نجدی حواریوں کو جمع کیا تو ابراہیم پاشانے اسکا محاصرہ کر کے اسے وہاں سے نکلنے پرمجبور کردیا تو وہ ریاض چلا گیا اور اسے اپنام کر بنالیا۔

یا در ہے کہ عینیہ، درعیہ، تربیملاء اور ریاض بیعلاقہ نجبہ کے ہی مختلف مقامات ہیں، اور نجبہ کے متعلق نبی کریم مالینیا کے ارشاد فرمایا:

هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان-

(بخاری جلد اصفی ۱۳۱۱ء جلد ۲ صفی ۱۵۰۱ء مشکو قصفی ۲۵۸۱ تر ندی جلد ۲ صفی ۲۳۳۷)

خبر سے زلز لے اور فتنے آتھیں گے اور وہاں شیطان کا سینگ (گروہ) پیدا ہوگا۔

خبر سے المحنے والے اس فتنہ اور شیطانی گروہ نے اپنے مختلف ادوار میں

(۱۸۱۸ء سے کیکر ۱۹۹۹ء تک) سینکڑوں مساجد، ہزاروں مقابر اور بے شار آثار نبوی
و آثار صحابہ و اہلیت کو شہید کیا۔ سرکار دو عالم مالی اللہ کا جدکی قبر مبارک اور

اب (۱۹۹۹ء میں) والدہ رسول، مخدومہ کا نات حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک کو نہایت بے دردی اور انتہائی وحشیانہ انداز میں بلڈوز کر کے اربوں مسلمانوں

کے زخموں برنمک یاشی کی ہے۔

اس فرقہ نے خطہ عرب پر تسلط جماتے ہی غلاف خانہ کعبہ کو جلایا، قرآن عیم کے نسخہ جات اور دیگر مقد س دین کتب جو حرین شریفین میں موجود تھیں انکووہاں سے انھوا کرکوڑے کے ڈھیروں پر بھینک دیا، اور آج بھی وہاں پر قرآن مجید کی جو تو بین ہورہ ی ہورہ کی جو ہمیں جو وہ کسی بھی جے وہ کسی بھی جے وہ کسی بھی جے وہ کسی بھی جے وہ کسی بھی کے وعرہ کرنے والے سے پوشیدہ نہیں ہے اس کرام بہترین سے بہترین قرآن مجید خرید کر حرین شریفین میں رکھ دیتے ہیں، جب ان کی تعداد زیادہ ہوجاتی ہے تو بعد از عشاء کوڑا پھیکنے والے ٹرکوں میں دروازوں کے باہر پڑے ہوئے جیلوں کے بعد از عشاء کوڑا پھیکنے والے ٹرکوں میں دروازوں کے باہر پڑے ہوئے جیلوں کے

ساتھ قرآن پاک کے نسخوں کو بھی ٹرک میں اس طرح بھرتے ہیں جیسے کوڑ ابھراجا تا ہے، قرآن مجید کے نسخ بوروں میں کس کر تھسیٹ کر لے جاتے ہیں اور اٹھا کرٹرک میں پھینک دیتے ہیں، پھر انہیں قرآن مجید کے نسخوں پر بیٹھ کر لے جاتے ہیں اور کہیں دور پھینک آتے ہیں۔ استغفر اللہ

ایے نا نبجار بھی حرمین شریفین میں دیکھے جاتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کا تکیہ لگائے سور ہے ہوتے ہیں محرکسی نجدی مطوعے اور شرطے کو بیتو فیق نہیں ہوتی کہ انہیں روکیں۔

جاج تلاوت کررہے ہوتے اور کی بد بخت قرآن کی طرف پاؤں کر کے سو
رہے ہوتے ہیں کوئی انہیں پوچھنے والانہیں ۔ کون رو کے؟ ان نجد یوں کا ایمان، اسلام اور
توحید آجا کے فقظ یہی رہ گئ ہے کہ اگر کسی نے جالیوں کو ہاتھ لگا لیا، مزارات کا بوسہ لے
لیا، اور تیمرک حاصل کرنے کی کوشش کی تو نجد یوں کی'' رگ توحید'' پھڑک اٹھتی ہے اور
شرک شرک کی رے گئی شروع ہوجاتی ہے۔ معاذ اللہ

علاوہ ازیں داڑھی منڈ داؤ، فلمیں دیکھو، ٹیلی ویژن لگاؤ، فحاشی، عربانی اور مخلمین مخرب اخلاق فلمیں دیکھو، گانے سنو، تصویریں کھینچو، خربیدو، پیچوکوئی جرم نہیں معلمین کے دفتر وں میں آج بھی ٹی وی لگے ہوئے ہیں، سرعام بازاروں میں مصری گلوکار عورتوں کے گانوں کے کیسٹ ملتے ہیں، دن عورتوں کے گانوں کے کیسٹ ملتے ہیں، دن رات فلمیں چلتی ہیں ان پرکوئی پابندی نہیں، پابندی اور جرم فقط مزارات کو ہاتھ لگانا، شرکات کو چھوٹا اور بوسد ویٹا ہے۔

الیی دوہری شریعت سعودی عرب کے نجدیوں نے نافذ کرر تھی ہے۔ مسلمانوں کو مشرک قرار دیناان کے دن رات کا مشغلہ ہے، عرب شریف پہ قبضہ کرتے ہی انہوں نے ان علاقوں کے مسلمانوں کو مشرک قرار دے کران کی عور توں کی عز توں کولوٹا، ان کے اموال وا ملاک پر قبضے کئے، بے دریغ ظلماً مسلمانوں کوتل کیا، جنت البقیع اور جنت المعلیٰ اور دیگر مقدس مقامات سے الملیت، صحابہ (فر) الذی اور صلحات المعلیٰ اور دیگر مقدس مقامات سے الملیب ، صحابہ (فر) الذی است کے مزارات کو مسمار کردیا ، حتی کہ رسول اکرم کا اللہ کے دوخت مقدسہ کو بت قراردے کراہے بھی شہید کرنے کی ٹایا کوشش کی لیکن ٹاکام رہے۔

کیمیکل ڈال کرمردوں کوختم کرنا بھی سعود یوں میں آج تک مروج ہے، ایک ایک نجدی سعودی سربراہ کے ہاں گئی گئی عور تیں جیں، جنہیں وہ لونڈیاں بنائے اپنے گھروں میں بسائے ہوئے جیں۔

تفصیلی معلومات کیلئے تاریخ نجد و حجاز، مقیاس و ہابیت، گنبد خصراء اوراس کے مکین، تاریخی حقائق اور ہماری کتاب' خارجیت کے مختلف روپ' ملاحظ فرما کیں!۔

1998ء میں بے شار تاریخی مبحدوں، صحابہ و اہلیت کے تاریخی مکانات،
تاریخی باغات، تاریخی کنووں اور دیگر اسلامی یادگاروں کو ہوی بے دردی کیساتھ مسارکیا
اور غزوہ خندق کے مقام پر سبح مساجد (سات تاریخی مبحدوں) میں سے تین مساجد (مبحد ابو بکر، مبدعلی، مبد سعد بن معاذ) کو کمل طور پر مسارکر دیا جبکہ باقی چارمساجد (مبدسلمان فاری، مبد فتح، مبدعر، مسجد فاطمہ) کو بھی گرانے کے منصوبے جاری
بیں ۔العیاذ باللہ

نجرى سعودى نظريات:

اختصار کیماتھ چندنجدی سعودی وہابیوں کے عقائد ونظریات ملاحظہ ہوں!

- سعودی وہابیوں کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید کے حاشیہ پرانبیاء کرام اور اولیاء عظام کی مقدس قبور کو معاذ اللہ '' بت' قرار دیا گیا ہے۔

(کتاب التوحید صفحہ واحاشیہ)

O- سعودى عرب كى شائع كرده كتاب مين لكها به فالقبر المعظم المقدس

وتن و صنم بكل معانى-

لینی رسول الله کی قبر ہر لحاظ سے بت اور پھر ہے۔

(شرح العدورصفيه ٢٥ ماشيه)

- صعود یوں نے لکھا ہے: حضور طالی ایک کے روضۂ کی طرف نیت کر کے سفر کرنا شرک ہے۔ (فتح المجید صفحہ ۲۱۵)
- حمد بن عبد الوہاب نے لکھا ہے کہ انبیاء لا الہ اللہ کی فضیلت جانے کھتا ج ہیں۔ (کتاب التو حید صفحہ ۳۷)
- مزید لکھا ہے: آپ گانٹی اپنے نفع ونقصان کے بھی ما لک نہیں۔ (کشف الشہھات صفحہ ۱)

صعودی مفتی سلیمان نے لکھا ہے کہ یار سول اللہ، یا ابن عباس، یا عبدالقادر اور کسی بزرگ کو پکار نے والے مشرک ہیں اور شرک اکبر کے مرتکب اگر چہوہ ہے بہجھیں کہ اصل فاعل اللہ کی ذات اور بہلوگ واسطہ ہیں، ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز اور اموال لوٹا مباح ہے ۔ (تخدو ہابیہ صفحہ ۵۹، ترجمہ الحدیة السدیہ)

-- سعودی مفتیوں نے لکھا ہے: غار تور، غار حراء اور دیگر اسلامی یادگاروں کی تعظیم اور اعرق ام کرنا شرک کا سبب ہے۔ (فاوئ علاء البلد الحرام جلد ۸ صفحہ ۱۰۷۰)۔
-- کویت کے سابق وزیر اوقاف سید پوسف بن سید ہاشم رفاعی نے لکھا ہے کہ ''مدینہ یو نیورٹی' میں ایک زبان وراز نجدی 'مقبل بنی ہادی الوداعی' نامی شخص نے ''حول القبة المبنیة علی قبر الرسول سائی آئی '' کے عنوان سے ایک مقالہ کھا ہے جسمیں اس نے قبر مبارک کو بدعت کبیرہ قرار دے کراسے ملیا میٹ کردیے کا مطالبہ کیا ہے، جس پرنجدی سعودی مولویوں نے اسے پی ایکی ڈی کی ڈگری جاری کی ہے۔ ہے، جس پرنجدی سعودی مولویوں نے اسے پی ایکی ڈی کی ڈگری جاری کی ہے۔ (نصیحۃ لاخوان علیا بخبر صفحہ کے)

- سعود یوں کاعقیدہ ہے کہ رسول اللہ کے روضہ اقدس پرسلام کرنامنع ہے۔ (بداية المستفيد جلداصفيه ١٠٠) علامدزین وحلان کی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کاعقیدہ تھا جس نے نبی كاوسلمة الاوه كافر ب_ (الدرالسنيه صفحه ٣٩) خیری سعودی صالح بن فوزان نے لکھا ہے جمفل میلا دالنبی مالی کے ایسی ایسی ایسی ایسی میں ایسی کے ایسی ایسی ایسی کے ایسی کی ایسی کے ایسی کی ایسی کے ایسی کے ایسی کی ایسی کے ایسی کے ایسی کی کائیر کے ایسی کے ایسی کے ایسی کے ایسی کے ایسی کی کے ایسی برعت ہے جے بالالوگوں نے ایجاد کیا ہاورایک خواہش نفس ہے جس سے حرام خور مالدار ہوگئے۔ (بدعت صفحہ ۲۲) O محمد بن عبدالوہاب نے اللہ کے علاوہ ہر چیز کو طاغوت (شیطان، مردود) قرار دیا ہے۔ (کتاب التوحید صفحہ ۳۸ مترجم) O- محمد بن بوسف السورتي وبابي نے لکھا ہے: شیخ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) نے ... مجھایا کہ آج ''لاالہ اللہ'' کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں (یعنی پوری دنیا ہی كافروبايان م)_(مقدمه كتاب التوحيد مترجم صفحه ١٨) کھ بن عبدالوہاب نے لکھا ہے: صحابی اگر الی حالت میں مرجاتے تو كامياب نه بوت_ (كتاب التوحير صفح ٨٥مترجم)
- 0- امام الومابيا في سيدنا عبد المطلب اورآب كرآباء واجداد كوغير مسلمان قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہا۹)
- خیری نے لکھا ہے: صحابہ کرام پرشرک کی نوعیت مخفی رہی (یعنی انہیں شرک کی سمجونين آئي)_ (قرة عيون الموحدين صفحه ١٤٤١، كتاب التوحيد مترجم صفحه ٢٧)
- و محد بن عبدالوباب نے متلدتو حید کے متعلق لکھا ہے کہ 'اس مسلدکو بہت سے صحابتن جائة تف" (كتاب التوحير صفح ١٨٨ مترجم)

علمائے اسلام کے اقوال وفتاوی:

درج بالاعقا كدونظريات كے حامل لوگوں كوامات و پيشوائى كا منصب سونپنا تو كبا ايسے لوگوں سے ہر طرح سے لاتعلقى اور بے زارى كا معاملہ كرنا چاہئے، ايسے حضرات كے متعلق علائے اسلام كے كيا فيصلے ہيں _ بطور نمونہ چندا يك درج ذيل ہيں، پڑھئے اور پھر فيصلہ جيجئے كہ كيا ايسے لوگوں كے پيچھے اپنى نمازيں ضائع كرنى چاہميں؟

علامهابن عابدين شامى:

ہمارے زمانے میں ابن عبد الوہاب کے پیروکارنجدسے نگلے اور حرمین شریفین پر قبضہ جمالیا، وہ خود کو حنبلی ظاہر کرتے تھے، لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جوان کے مخالف ہیں وہ مشرک ہیں۔ای وجہ سے انہوں نے (عوام) اہلسنت اور ان کے علاء کو آل کرنامباح قرار دیا۔ (ردالمخارجلد سل صفحہ ۳۳)

مفتى حرم علامه احدين زين على:

محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بہت کی کتابوں کو جلادیا، بہت سے علاء اورخواص واو موال کی ان کے جان و مال کو حلال سمجھ کر لوٹا، نبی کریم ساللی خاور دیگر انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی تو بین کی، ان کی قبریں اکھیڑ ڈالیس، احساء (کے علاقہ) میں تھم دیا کہ بعض اولیاء کی قبور کو بیت الخلاء بنالیا جائے، لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود و و و طائف، نبی کریم کا میلاد منانے، مناروں پر بعداذ ان درود شریف پڑھنے ہے منع کرنا، جو بیامور ابنا تا اسے قبل کر ڈالی، نماز کے بعد دعا سے منع کردیا، انبیاء ملائکہ اور اولیاء سے توسل کرنے والے کو صاف طور پر کا فر کہتا اور کہتا کہ جو کسی کو مولا نایا سیدنا کے وہ کا فر ہے۔

(الدر السدیہ صفی کا کسیدی کے دور کا فر کہتا اور کہتا کہ جو کسی کو مولا نایا سیدنا کے وہ کا فر ہے۔

حفرت پیرمبرعلی شاه گوازوی:

پس اگران پیشین گویوں کو بھی خارج نے مطابق کر کے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالو ہاب کے بعد یہی قادیا نی صاحب ہیں، جنہوں نے اپنے کو نبی تمجھا۔ (سیف چشتیا کی صفحہ ۱۰۵۰۱)

مزید لکھتے ہیں: مرزائے قادیانی کے سلسلہ ابحاث میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ہم خیال مطلق العنان لاند ہب افراد کا ذکر بھی ضروری تھا کیونکہ بیسب ایک ہی۔ تھیلی کے چٹے پٹے ہیں۔ (سیف چشتیائی صفحہ۱۰۱)

كثيرعلماءكارد:

مفتی حرم احمد بن زینی دحلان کی عمید فرماتے ہیں: خدا مب اربعہ کے بہت سے علاء نے کتب میں مفتی حرم احمد بن عبدالو ہا باوراس کے پیرد کاروں کارد لکھا ہے۔ سے علاء نے کتب میں طور میں محمد بن عبدالو ہا باوراس کے پیرد کاروں کارد لکھا ہے۔ (الدرالسدیہ صفحہ ۴۸)

علامه محمر عبد الرحمن شافعي ومذاللة:

علامہ شخ مصطفیٰ کر بی لکھتے ہیں کہ علامہ محر عبدالرحمٰن شافعی نے فر مایا: ہمارے زمانہ میں وہابی نجدی اور ان کے جائل پیروکار دین اسلام میں ہر جگہ فتنوں کے پھیلانے کیلئے بیدا ہوئے ہیں، نیز جلیل المرتبت ائمہ اعلام کا جن مسائل پڑمل تھا ان مسائل کا انکار کرنے پر قائم ہیں، ان وہا بیوں کی اصلیت کا بیان کرنا ہم پر واجب ہو چکا ہے نیز اس بدعت کی طرف ان کورغبت دلانے والے تھا کئی کا بیان کرنا بھی ہم پر ضروری ہو گیا ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی تر دید میں تالیف کردہ کتاب مسمیٰ

صلالات الوہابیین وجھالیۃ المتوبین میں اس کی تشریح کی ہے۔ (نورالیقین صفحہ ،رسالیۃ اسنیسین صفحہ س

علامه يل أفندى عني:

وین سے نکلنے والا وہائی فرقہ باطل فرقوں میں سے ہے۔

(الفجرالصادق صفحه ٢٤)

علامه عبدالرحن سلهى وخاللة

وہابیوں کاشیرازہ بھرگیا،ان کےلوگ منتشر ہوگئے،وہ مختلف شہروں میں چلے گئے،اورانہوں نے اپنانام' اہلحدیث' رکھ لیا جو کہ انہیں لائق نہ تھا،وہ اس لقب کے حقد ارنہ تھے کیونکہوہ بدعت اور گمراہی والے ہیں۔ (سیف الا برارصفی ۱۲)

شاه فضل رسول بدايوني ومفاللة

سب سے بڑا فتنہ نجد کے رہنے والوں کا ہے، کہ وہ ایک ملک ہے جاز وعراق کے چی میں۔(سیف الجبار صفحہ ۴۸)

قطب مدينة حفرت ضياء الدين مدنى ومفاللة

 دل ہی امام کی طرف ہے مطمئن نہیں تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے کیسے ہوجائے گی؟
جوان کے عقائد پراطلاع رکھتے ہیں ان کی نماز تو نہیں ہوگی اور جن کوان کے عقائد کی خبر
نہیں وہ اللہ ورسول کی محبت میں کہ یہ کعبہ معظمہ اور مسجد نبوی شریف کے امام ہیں اس
عقیدت میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کی نمازیں
قبول فرمائے گاوہ ہی قادر اور قبول فرمائے والا ہے۔

(سيدى ضياء الدين احمد القادرى صفية ٢٠٠٠ ، ازمحم عارف قادرى ضيائى)

مجابداعظم علامه حبيب الرحمن عباسي قادري عبية

قطب مدیندارشادفر ماتے ہیں: پھر پیرصاحب (سیدغلام کی الدین قدس سرہ آف گوارہ شریف) نے فرمایا حضرت! ایک مرتبہ نماز کے سلسلہ میں جو آپ کا وہا بی ملاؤں سے مناظرہ ہوا تھا میرے ساتھیوں کو بیان فرما ئیں (تا کہ وہ ان کے پیچے نماز پڑھنے سے بچیں) حضرت (مجاہدا عظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری میں ایک مناظرہ کی روئیدادسائی، فرمایا نہیں اس سے پہلے جومناظرہ ہوا تھا جب آپ کو حرم شریف میں علیحدہ جماعت کرانے کی وجہ سے پکڑ کر لے گئے تھے۔ حضرت مجاہد ملت نے پورا میں علیحدہ جماعت کرانے کی وجہ سے پکڑ کر لے گئے تھے۔ حضرت مجاہد ملت نے پورا واقعہ نسسی سے بیان فرمایا۔ پھر حضرت بیر (غلام محی الدین) صاحب قبلہ قدس سرہ نے کو دائین سرہ نے سی ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان کی اتباع کرواور وہا بیوں (نجدی سعود یوں) کے پیچھے نمازمت پڑھو۔ (ایشا جلداصفی ۱۹۳)

اس سے واضح ہے کہ حضرت مجاہداعظم اور پیرغلام محی الدین بن حضرت پیرمہر علی شاہ (مینین) آف گولڑ ۃ شریف دونوں کا ایک ہی موقف وعمل تھا۔

اميرملت پيرسيد جماعت على شاه نمحدث على بورى النيزي:

(حضرت قطب مدینہ نے) ایک مرتب فرمایا حضرت امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ دالتین مید شعلی پوری کو امیر مدینه منوره عبدالعزیز بن ابراہیم (نجدی) نے طلب

کیا، جو بڑا ظالم اور متشدد تھا۔ حضرت پیرصاحب قبلہ پرعقائد کے طرح طرح کے سوالات کرتا رہا، پیرصاحب الجمداللہ بے خوف جواب دیتے رہے، آخر میں اس نے پوچھا کہتم ہمارے (نجدی) امام کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ؟ حضرت رکھاللہ نے بخوف اپنے سرمبارک کواو پر اٹھایا اور اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: نجدیا: یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگرنجدی (امام) کیساتھ ال کر جھک نہیں سکتی۔

(الضا جلداصفي ١٩٨٨)

الله اکبر! حضرت امیر ملت مینید کی جرأت اور غیرت ایمانی کو جمار اسلام ہو، آپ کی لحد مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔ آمین

ديكرعلائ المست

حفرت علامہ محرفیض احمد اولی لکھتے ہیں: جب سے وہائی عقائد کے ائمہ حرفین طبیبین میں نماز پڑھائے شروع ہوئے اس وقت سے تا حال عدم جواز کا فتو کی جوں کا توں ہے بھی ریال کی لا کی اور نجد یوں کی دھمکیوں نے لیک پرتصور تک نہیں آنے دیا۔ مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی، قبلہ عالم حضرت پیرسید مہر علی شاہ صاحب گواڑوی، حضرت پیرسید مہر علی شاہ صاحب گواڑوی، حضرت پیرسید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لامکیو راور حضرت محدث سید ایوالبرکات لا ہوری تھم اللہ تعالی سے لے کر آج تک وہ فوداور ان کے پیروکارغیور سنی بنجد یوں کے پیچھے نمازی نہیں پڑھیں۔ (امام حرم اور ہم صفحہ 18)

ماہنامہ رضائے مصطفا گوجرانوالہ جنوری ۱۹۸۱ء میں ہے کہ''جعیت علماء پاکتان کے ۲۱ مقتدر رہنماؤں کا بھی یمی فتوی ومعمول ہے، جن میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، میاں جمیل احمد شرقپوری، شاہ فرید الحق، علامہ احمد سعید کاظمی اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

شارح بخارى علامه مفتى شريف الحق المجدى وعشالة

سفرنامهر مين طيين كضمن مين ارقام يذير بين:

''(مجد نبوی میں) پہلے نوافل پڑھی، پھر نماز فضر کی اذان کا انتظار کرتے رہے، اذان کے بعد ہم دونوں نے اپنی نماز الگ پڑھی، ہم ابھی فرض سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ جماعت ہونے لگی ہم لوگ نماز سے فارغ ہوکرادرادووظا کف میں مشغول رہے''۔

''(میدان عرفات، مکه مرمه میں) وہیں خیمے میں نماز ادا کر لی....اتنے میں عصر کا وقت ہو گیا، ساتھیوں کوجمع کرکے باجماعت نماز عصر ادا کی، پھر خیمے سے باہر تکل کروتو ف کیا''۔ (مقالات شارح بخاری صفح ۳۳۳، ۳۲۳)

علامه فيض احمداوليي مدظله:

امام حرم (مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ) ہمارے دور میں وہابی عقا کدسے مسلک ہے
اس لئے برے عقیدہ والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اسلاف رحم اللہ نے
کھی گندے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی المرتفعٰی و دیگر صحابہ
کرام رشی گفتی نے سیدنا عثمان والٹین کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی بیزید
کرام رشی گفتی نے سیدنا عثمان والٹین کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی بیزید
کو الم حرم کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھا ہے ہی خوارج کی اقتداء میں کسی مسلمان
نے نماز نہیں پڑھی وہابی فد ہب بھی خوارج کی شاخ ہے (شامی)اور نجدی وہابی کو
بھند برحرم تھوڑا عرصہ ہوا ور نہ اس سے پہلے ترکوں کے دور میں سی ، حفی انکہ حرم شے تو
ہمارے اسلاف ان انم کہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔ تہلک
ہمارے اسلاف ان انم کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔ تہلک
ماری اللہ کی لالے میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیاری کے بیار ہیں ورنہ
دیال کی لالے میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیاری کے بیار ہیں ورنہ

ان کامعاملہ زبوں ترہے۔(امام حرم اور ہم، پیش لفظ)

مزید کھا ہے: امام حرم (مکہ ومدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے شمرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لیے ان کے برے عقائد کی وجہ سے نماز ناجائز ہے، جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ (لوٹانا) ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا ملک کلیت کی بیاری ہے تو اسکا علاج ہمارے پاس نہیں۔

(الضاصفيه)

ی بیجی حضور نبی پاک مظافیر کم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں بیتھے نماز پڑھنا) ضروری حدیث شریف میں بیتھے نماز پڑھنا) ضروری ہیں ہے کہ امام کے چیچے پڑھی جائیں، کیونکہ حضور علیہ السلام کوعلم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی، اس لئے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔(ایضاً صفحہ ۳)

ابوالبيان علامه محرسعيدا حرمجدوي وعثاللة

آپ نے ہفتہ واردرس مکتوبات امام ربانی و اللہ کے ایک پروگرام کے اختام
پر سوالات کے جوابات دیتے ہوئے ایک سوال (کہ سعود یوں کے پیچھے نماز ادا ہوتی
ہے یا نہیں؟) کا جواب ارشاد فرمایا: ''چونکہ سعودی عرب میں رہنے والے نجدی لوگوں
کے وہی عقائد ہیں جو پاکستانی وہا بیوں کے ہیں، تو جس طرح یہاں کے وہا بیوں کے
پیچھے نماز نہیں ہوتی، سعود یہ کے وہا بیوں کے پیچھے بھی نماز ہرگر نہیں ہوتی، ہماراا پنامعمول
ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، اول تو اوقات نماز کے مواقع پر باز اروں میں نکلتے
ہی نہیں، اپ ججروں اور خیموں میں ہی رہتے ہیں، یا آتے آتے آئ تا خرکر دیتے ہیں
کہ جماعت نکل جائے بھر بعد میں اپنی الگ نماز پڑھ لیتے ہیں، اور اگر کی وقت
کہ جماعت نکل جائے بھر بعد میں اپنی الگ نماز پڑھ لیتے ہیں، اور اگر کی وقت
جماعت کے وقت مسجد میں ہی موجود ہوں تو پھر ان کے پیچھے بغیر اقتداء کی نیت کے
ویسے ہی کھڑے ہوجاتے ہیں، اور بعد میں اپنی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ (آپ کے جواب

کی کیسٹ محفوظ ہے)

فآوي جات:

دریں مسلم مفتیان دین کے شرعی فقاوی جات بھی درج ذیل ہیں:

قطب مدينه كافتوى

حضرت ضیاءالملة علامه مولا نامحم ضیاءالدین مدنی (مدخله) فرماتے ہیں:اس وفت ٹمازان کے پیچیے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقا ئد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں احتیاط ای میں ہے کہائی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ اداکر سے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پرادا کرے ویے فساد سے بیخے کے لیے اور مسلمانوں میں بر گمانی سے دوررہنے کے لیے اگر کوئی پڑھتا ہے توٹھیک ہے مگر نماز کا اعادہ کرلیا کرے امامت اور نماز کا مسّلہ جاز مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس ہے بھی پہلے تین دورا یسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز اواکرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہاہے پہلا دور حضرت عثمان غنی مالٹین کی شہادت کے وقت پیش آیاجب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے ے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں بیجمی شامل نہ ہو۔ پھر دوسراد در حضرت علی كرم الله وجهه كي خلافت كے بعد آيا جب مملكت ميں خلفشار ہوااور بے دين طاقتيں انجر كرسامنة أكي اوراس طرح يزيد كا دورسلطنت آگيااس زمانے ميں بھي لوگول نے یزیدی امام کے پیچے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ تجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔
لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔
اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو بیاعتراض ہوتا ہے کہ پچھے خصوص
عقا کہ کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں۔

لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھے ہیں تو نماز کا ہونا کی نظر ہوگالیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان ترکی سے جج کرنے آئے تھے ہیں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جا عقید محبر نبوی ہیں علیحہ ہوئی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑ برہ ہوتا ہے وہ ای تتم کے الزامات لگاتے ہیں '' ہرعقیدہ اچھا ہے ہرخض کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے'' بہی کچھ خصوص جماعتیں عوام میں انتظار پھیلاتی ہیں۔ سوچے کہ اگرفاس ، فاجر ، برعقیدہ گراہ کہ مشاکخ رسول اللہ کالٹی ہی انتظار پھیلاتی ہیں۔ سوچے کہ اگرفاس ، فاجر ، برعقیدہ گراہ کہ مشاکخ اور اول اللہ کالٹی ہی بلڑے میں ڈالد ہے جا کیں تو خیروشر کا معیار ہی باقی ندر ہے ہاں اور اولیاء سب ایک ہی بلڑے میں ڈالد ہے جا کیں تو خیروشر کا معیار ہی باقی ندر ہے ہاں اتی بات ضرور ہے کہ آپ میں شواہ خواہ مسلمانوں کے درمیان افتر اتی پیدا ہوتا ہے جہاں چاہے۔ جس کوشوق ہو معلومات حاصل کرے۔

علی معتقدات کا سوال ہے اس پر بڑی بحثیں ہو بھی ہیں سینکڑوں کتا ہیں بھری پڑی ہیں جس کوشوق ہو معلومات حاصل کرے۔

بہرحال اہل سنت و جماعت کا یہ سلمہ عقیدہ ہے کہ سلمان حضور طالیّٰ آخ کی ذات

پر سب کچھ قربان کرد ہے ایمان کے کاملیت کی دلیل حضور طالیّن آخ کی حد تک

عبتاورعظمت ہے دانستہ یا دنا انستہ تو لا یا فعلا اشار ہ یا کنایہ حضور طالیّن آخ کی ذرہ برابر

تو جن یا ان کو کی صورت سے تکلیف پنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائر ہے

تو جن یا ان کو کی صورت سے تکلیف پنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائر ہے

سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گراہی کے راستہ پر چلنے کے لیے کافی ہے۔ ای لیے

اہل سنت کا جج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور طالیّن خی کے دوخہ انور کی

زیارت کی نیت سے معجد نبوی میں حاضر نہ ہوں۔ کیونکہ اسلام دراصل حضور طالیّن کی غلامی

کا نام ہے۔ خدا کے منکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات

حضور طالیّن کے کی غلامی ہے۔ (تر جمان اہل سنت صفح ایک میک آزادی کے ۱۸۵۷ء نومبر)

یادرہ کہ بید حفرت قطب مدینہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بر بلوی قدس سرہ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مدینہ طیبہ باب المجیدی کے قرب میں مقیم تھے انکا فتوکی یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علماء سے وزنی ہے۔ اولی غفرلہ۔(امام حرم اور جم صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

غزالى زمان حضرت علامه سيداحد سعيد كاظمى كافتوى:

آپ سے سوال ہوا کہ دہائی نجدی کے پیچھے جائے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہوں لاکھوں کی تعداد میں جج پہر میں طبیین میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں انکی نمازوں کا کیا تھم ہے آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اولی کے رسالہ ''دیو بندیوں کے پیچھے نماز کا تھم'' میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی تین قتم ہیں۔

ا۔ بالکل بخر

۲۔ نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فروعی اختلاف سجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

سے ان کے عقا کر سے آگاہ ہو کرنماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی بلکہ اس سے ان نماز ول کا مواخذہ ہوگا۔ (ترجمان اہلسنت کراچی ۸ے 19ء بحوالہ امام حرم اور ہم صفحہ ۱۸)

مفتى سير شجاعت على كافتوى:

جمارے ہاں با قاعدہ فتو کی کی صورت میں عدم جواز کا پہلا فتو کی ۲۱ مارچ
۱۹۷۱ء کوحضرت مولا نامفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دارالعلوم امجد بیرکرا چی
سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کردیا آنا فانا
پاکتان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غبار سے مسموم ہوگئ چنانچے پھر مولانا سید
شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومتہ لام نہایت ولیری سے
تفصیلی جواب مرحمت فرمادیا۔اور بیاس لیے کہ اہلست و جماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ

چاپلوس جسبات کوئی سجھتے ہیں ای پڑمل کرتے ہیں منافقت وریا کاری ہے انہیں قطعا کوئی واسط نہیں مثلاً ازروئے شریعت فتوئی ہے کہ وہائی دیوندی کے پیچھے اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہائی اور جماعتے کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گابر خلاف دیوبندیوں، وہابیوں، جماعتیوں کے کہ وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتوئی بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیس گے دور جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وسعت قبلی اور عالی ظرفی کا نام دیاجا تا ہے اور انہیں جوابے نظریہ پرقائم رہیں ریا کاری دیکریں، کردار کی پختگی کا مظاہرہ کریں تگ نظر متعصب کہاجا تا ہے۔

الایا کہ اے آپ کو پکامسلمان ٹابت کر سکے اس کی اسلام دوئی پرائمہ مہرلگا جا کیں اس الیا کہ اے آپ کو پکامسلمان ٹابت کر سکے اس کی اسلام دوئی پرائمہ مہرلگا جا کیں اس کے محب اسلام ہونے پر ہرتم کے شبہات مٹ جا کیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کا ندھوں پر بٹھا لیا اور ساسی فا کدہ حاصل کرنے سے بھی نہیں چو کے ۔وہا بیوں، دیو بندیوں نے ائمہ کے وسیح جبہ قبہ کی آڑ میں سواد اعظم اہلسنت و جماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتو کی بازی اور پرو پیگنڈ کے کا راستہ اختیار کیا حالا نکہ ان میں ہرا کیکو معلوم تھا اور ہے کہ اہلسنت و جماعت کی نجدی وہا بی برعقیدہ کے چھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا برعقیدہ کے چھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا برعقیدہ کے جھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا برعقیدہ کے جھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا برعقیدہ کے جھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا برعقیدہ کے جھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے گر اس موقع پر اس کی تشہر اس لیے کی جا بری کھرا لیا نہ ہو سکا سن علماء نے پوری تو ت سے ان کا تعا قب کیا اور ان کے دھرم کا کھرا ہیا اور اور نے ایک بار پھران نا ہموار لوگوں کو مستر دکر دیا۔

پر ۱۹۷۸ء ماہ جنوری میں امام حرم پاکتان میں آدھمکے باوجود یکہ اس وقت " تقوی اتحاد " کے دعوے تھے لیکن دیو بندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کسر نہ چھوڑی شوال ۲ ۱۳۰ ھیں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالی دیو بندیوں کومنہ

نہیں لگایالیکن پھربھی بیکوئی غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کی نہیں کرتے۔ متن فتو کی مفتی شجاعت علی:

استفتاء: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسلم میں کہ پچھلے دنوں حرمین طیبین کے امام پاکستان کے دورے پر آئے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھا کیں لاکھوں فرزندان تو حیدنے ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ بیر حضرات وہائی عقا کدر کھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہائی نہیں حنبلی عقا کدر کھتے ہیں بین سے کہ وہائی نہیں حنبلی عقا کدر کھتے ہیں اب درج ذیل امور جواب طلب ہیں۔

ا۔ کی ان اماموں کے وہائی ہونے کی صورت میں حنی اہلست و جماعت کی مفاریں ہو کی اہلست و جماعت کی مفاریں ہو کی ایک اس کی اگر نمازیں ہو کی اور اب کیا کریں؟

٢- مدينداور مكه مين نمازون كاكيا موكا؟

٣- اگريداهام عنبلي تقيق نمازون كاكيا موكا؟

سائل:عبدالمنعم كورتكى كراجي_

بسمر الله الرحمن الرحيم- الجواب هو الموفق للصواب

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہئے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھاس وقت مجھ سے فتو کی طلب کیا گیا اور میں نے مسلک اہلسنت و جماعت کی روشیٰ میں مختر جواب دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بدعقیدہ لوگوں نے اس فتو کی کوسیاسی مقاصد کے لیے استعال کرنا شروع کردیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے پچھاتی نہیں سے عقا نکہ وعبادات کا ایک مسئلہ ہے جس میں کی تتم کی رورعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کی کوچی نہیں پہنچنا کہ وہ مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جوان کے عقیدے کا نہ ہواسی تمہید کے بعد معلوم ہوکہ

ا۔ اگر بیامام صاحب وہائی تھے توان کے پیچیے بلکہ کسی بھی وہائی امام کے پیچیے حنی

المسلک اہل سنت و جماعت کی نماز نہ تو پاکتان میں درست ہوگی نہ کہیں اور۔اگر نماز پڑھ کی گئی ہواس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چارفرض پڑھ لیں۔

۲۔ سیکہ پہلے کہا جاچکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر خفی حضرات اپنی جماعت الگ کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہوتو تنہا نماز پڑھیں پہلے حم شریف شیں جاروں فقہاء کے معتقدین کے لیے الگ الگ مصلے تھے اور سب بمال خشوع و شفوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز اوا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باتی نہری ۔

۳۔ اگر بیرحضرات صنبلی تھے تو بھی حنفی امام کی موجودگی میں ان کی اقتداء بہتر اور افضل نہیں _فقہ حنفی کی متند کتاب فتاوی شامی میں ہے:

ترجمہ: اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہوجیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے تو اپنے مذہب کے امام کی اقتد الفضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہویا بعد میں اس کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اس پر مکہ مدینہ قدس مصراور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا پچھا عتبار نہیں۔ (امام حرم اور ہم صفحہ ۱۳۱۸)

مفتى آف مررسه چشتيال كافتوى

الجواب: بسم الله الرحمن الرحيم مرى جناب سعيدا حمصاحب السلام عليم ورحمة الله!

حربین شریفین کی حاضری بہت بڑی سعادت ہے، وہاں جماعت کے ساتھ مماز پڑھنے کے بارے آپ نے تحریر فرمایا اور شیخ طریقت حضرت قبلہ سجادہ نشین مدظلہ العالی کی طرف آپ نے مکتوب گرامی روانہ کیا تو گذارش ہے کہ فرقہ وہابیہ نجدیہ کے پیچھے نماز اداکر نامسلک بریلوی کی روسے شرعاً جائز نہیں۔

(بحواله بهارشر بعت جلدسوم صفحه ١٩)

حرمین شریفین پہنچ کر ہمارے اکابر علماء قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمہ صاحب عضیت لائل پوری، حضرت علامہ کاظمی صاحب مدخلہ نے وہاں اپنی علیحدہ نماز پڑھی ہے۔

بامر مجوری اُن کے پیچے جماعت سے نماز پڑھ لی جائے ، بعد میں اکیلا اُس نماز کولوٹا لے۔واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و اطاب۔ محررجت علی بقام خودغفرلہ صدر مدرس مدرس عربی فخر المدارس

آستانه عاليه حفرت قبله عالم غريب نواز (قدس سره العزيز) چشتيان شريف-۳جولائي ۱۹۵۸ء

مفتى مختارا حمر تجراتي

الجواب بعون العلام الوهاب

صورت مسئولہ میں میری رائے کے مطابق اور بزرگان اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بر بلوی عبید اور حکیم الامت مفتی احمہ یار خان نعیمی عبید کی تقنیفات کی روشیٰ میں آپ جیسے مضبوط عقیدہ سنیوں کے لئے جواب یہ ہے کہ کی گتا ن نبی، گتا ن صحابہ اور گتا ن اہل بیت کے پیچھے آپ کی نماز تو کیا خود پڑھانے والے کی نماز نہماز نہیں ہے۔ اور وسری صورت میں لاکھوں کے بچوم میں کسی ایک آدمی کا بیٹھے رہنا اور نماز میں شامل نہ ہونا کئی فتنوں کا باعث ہوگا۔ نظر یہ ضرورت کے ماتحت ملی عام مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوجائے اور حرمین شریفین کی برکتوں کو حاصل کر لے بعد میں اپنی نماز دوبارہ پڑھے لے عنداللہ جوطریقہ بھی درست ہوگا، آپ کو تو اب ملے گا۔ واللہ اعلم بالثواب و رسولہ ۔ مفتی مجم میزاراح راحد نعیمی۔ واللہ اعلم بالثواب و رسولہ ۔ مفتی مجم میزاراح راحد نعیمی۔

مفتى كل احمد يقتقى:

الجواب وهو الموفق للصواب اقول وبالله التوفيق

فقہ حنقی کی معتبر کتاب ہدایہ مسائل تمری کی بحث سے واضح ہوتا ہے کہ کس امام میں اقتداء کے لئے امام اور مقتدی کے عقائد کا اتحاد اور ہم عقیدہ ہونا شرط ہے۔اگرامام و مقتدی ہم عقیدہ نہیں تو مقتدی کی نماز ایسے امام کی اقتداء درست اور جائز نہیں۔ نیز فقہ حنی کی ایک متند و معتبر کتاب ' شامی' میں ہے کہ ٹی حنفی کا غیر حنفی کی اقتداء لیعنی غیر حنفی کی ایک متند و معتبر کتاب ' شامی' میں ہے کہ ٹی حنفی کا غیر حنفی کی اقتداء لیعنی غیر حنفی کی چھے نماز کے چھے نماز پڑھنا درست نہیں۔ لہذا صورت مسئلہ میں کی حنفی کا غیر حنفی کے چھے نماز پڑھنا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم ہالصواب۔

حرره محرگل احمد خان عثیقی ، مرکزی دارالعلوم المجمن نعمانید لا مور، ۲۸ شوال المکرّم ۵۰۸ اه مطابق ۱۲۶ولائی ۱۹۵۸ء۔

مفتى احدميال بركاتي:

الجواب هو الموفق للصواب

حرمین شریفین میں اس وقت جوامام ہیں ان کے عقائد کے مطابق اہل سنت نہیں ہیں۔ نیز ان میں سے اکثر خوبیوں کے منکر ہیں جوحضور ملافی کے عطافر مائی گئیں اور ان کو ماننا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا منکر، یقیناً بے دین ہے۔ (فقاوی رضویہ) ایسے لوگوں کا تعلق وہا ہیہ ہے ہے اور وہا ہیا اللہ واسے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجا کز ہے۔ فتح القدیم میں ہے۔ لا تجوز الصلوة خلف اهل الاهواء تو اگر وہاں کوئی سی مجیح العقیدہ مسلمان مل جائے تو اس کی امامت میں اقتداء کریں ورنہ تنہا نماز پڑھی جائے۔ ہاں اگر ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فتنہ کا خوف ہوتو پیچھے پڑھ لیس اور پھر دوبارہ پڑھیں۔ (فقاوی رضویہ) والشتعالی اعلم ۔ احمد میاں برکا تی ۔ ۵۵۔ ۸۔ ۲

مفتی غلام سرورقا دری:

الجواب:

چونکہ وہابی نجدی حضرات اہل سنت کومشرک جھتے ہیں۔ لہذا اہل سنت کی نماز
ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ بہتر یہی ہے کہ جماعت ہوجانے کے بعد یا پہلے اسلیے نماز اداکر
لیا کریں اوراگر کوئی الی مجبوری پیش آجائے توان کے پیچھے اقتداء کی نیت کئے بغیریوں
ہی صف میں بظاہر شامل رہیں یا اپنے طور پر نوافل کی نیت کر کے ان کے ساتھ ملے
رہیں۔ بعد میں الگ اپنی نماز اداکریں۔ فقط مفتی علامہ غلام سرور قادری ، پھکم جناب:
حضرت علامہ الشاہ مفتی غلام سرور قادری دامت برکا تہم العالیہ ، مہتم وموسس دارالعلوم
غوثیہ رضویہ میں مارکیٹ گلبرگ نمبر کا لاہور۔ ااجولائی ۱۹۸۵ء

مدرسه حنفیه رضویها و کاژه: الجواب: بسم الله الرحمٰ الرحیم

مرمى جناب حاجى صاحب السلام عليكم ورحمة الله

علمائے اہل سنت کے ہاں نجد کوں کے گنتا خانہ عقا کد کی بنا پران کی اقتداء میں نماز ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت عضالہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ بشیر احمد والسلام مع الکرام، از دارالا فتاء دارالعلوم اشرف المدارس، اوکا ڑہ۔

سزى تعده ٢٥،٥١ه بمطابق٢٢ جولائي ١٩٨٥ء

مفتى ابوالنصر علامه منظور احد فريدى:

الجواب إعليم السلام ورحمة اللهو بركاته:

محبت نامہ ملا، مسرت ہوئی۔ دیار حبیب مالی کی مارک ہو۔ یہ مسلک کا تحفظ، بچاؤ کس قدر ضروری ہے۔ اگر مسلک کا تحفظ، بچاؤ کس قدر ضروری ہے۔ اگر

اقتداء کا بھی اتفاق ہو ہی گیا تو اعادہ ضروری ہے۔ دعا گو: ابوالنصر منظور احمد، جامعہ فرید بیسا ہیوال۔(۱۲جولائی ۱۹۸۴ء)

> مدرسه نعیمیه، مفتی عبدالعلیم: الجواب:

اہل نجد محر بن عبد الوہاب کے ان عقائد فاسدہ پر اعتقاد رکھتے ہیں جو تو ہین رسالت پر مشمل ہیں جس کا تذکرہ بارہا اہل سنت و جماعت کے اکابرین بارہا اپنی تحریوں میں کر چکے ہیں۔ دوسرے بیلوگ ہمیں مشرک کہتے ہیں اور مسلمان ہی نہیں سجھتے اس لئے ان حضرات کی اقتداء میں نماز فاسد بلکہ باطل ہوگی۔ اگر خوف ہو کہ اخراج نہ کریں اور جج کی سعادت زیارت مدینہ طیبہ سے مانع بنیں گے تو اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیں ان کے ساتھ بغیرا قتداء کئے صرف اپنی نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوجا ئیں۔ اپنی قر اُۃ خود کریں ، اگر ان کی قر اُۃ لیمی ہوجائے تو تکر ارسورت کرتے رہیں اور اسطر ح نماز اپنی ہو مگر ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ یظم وزیادتی سے نبیخ کا ایک حیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم سعادت سے نوازے۔ والسلام: مجموعہ العلیٰ عامد نعیمیہ لا ہور نمبر ۵۔ آپ کو اس عظیم سعادت سے نوازے۔ والسلام: مجموعہ العلیٰ عامد نعیمیہ لا ہور نمبر ۵۔

مفتى سيرجلال الدين شاه وشالله ملحمي شريف: الجواب: محرم جناب سعيدا حمرصا حب سلم السلام عليم

بعداز ادعیہ صالحہ۔ آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری حرمین شریفین مقبول ومنظور فرمائے۔ وہاں ان کے پیچے نہ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پیچے نماز نہیں ہوتی ، علیحدہ اگرکوئی چھوٹی جماعت مل جائے جس کا یقین ہوکہ امام سی ہاس کے پیچے نماز پڑھ کی جائے۔ اگر نہ ملے تو علیحدہ پڑھی جائے اس صورت میں جماعت کا ثواب اگر چہرہ جائے گالیکن نماز کا ثواب تو ضرورانشاء اللہ العزیز مکہ شریف میں لا کھنمازوں کا اور مدینہ طیبہ میں بچاس ہزار نمازوں کا (ثواب) مل جائے گا۔ فقط والسلام: الکتبہ ابو

المظهر مولانا سيدمحر جلال الدين بملهى شريف ضلع مجرات -1985-7-29

جامعهرضوية بعل آباد: الجواب وهوالموفق للصواب:

حرمین شریفین خلد هما اللہ تعالی کے امام غیر مقلد نجدی ہیں لہذا ان کے علاوہ سی علیء جو دوسر ملکوں سے جج کے لئے جاتے اکثر اپنی جماعت علیحدہ کراتے ہیں لہذا وہاں کوشش کرتا کہ اہل سنت کا کوئی گروہ ال جائے تو ان کے ساتھ جماعت سے پڑھتے رہیں اور اگر کوئی سنی امام نہ ملے تو پھر اکیلا فریضہ جماعت ادا کرتے رہنا۔ واللہ تعالی ورسولہ الاعلیٰ اعلم ۔ ابوالخلیل غفرلہ خادم الافتاء جا معدر ضوبہ لائل بور۔

خبری کی نماز کاوقت حنی کی نماز کےوقت سے مختلف ہے۔ جب وہ عمر پڑھتے ہیں ہو ہماری ظہر کاوقت ہوتا ہے۔ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے ہیں ہم اسفار میں پڑھتے ہیں۔ وہ منی میں دور کعت پڑھتے ہیں حالانکہ وہ مسافر نہیں ہوتے کیونکہ امیر جج امام کعبہ ہوتا ہے۔ کعبہ سے منی بہت قریب ہے۔ علاوہ ازیں ان کے عقائد ہم سے مختلف ہیں۔ وہ سروکا نمات منی اللہ ہے استعانت جا تر نہیں بچھتے ،ہم جا تز کہتے ہیں وہ اس کوشرک ہیں۔ وہ ہم وکا نمات میں مشرک کے اس کے پچھے ہماری نماز کسے ہو سمتی ہے؟ نیز آب اپی علیم و نماز ادا کر لیا کریں۔ جب ان کی جماعت ہو جا نے تو بعد میں نماز پڑھ لیا کریں۔ والسلام: شخ الحد میں خالے مرسول رضوی، جامعدرضویہ فیصل آباد۔ 1985۔ 8۔ 10

مفتى عبرالقيوم بزاروى:

الجواب: سلام مسنون ، مزاج گرامی:

نبی اکرم مگانگینا مصابہ کرام کی شان اقدس میں گنتاخی و بے ادبی کے مرتکب اور عوام مسلمین کو کا فر ومشرک قرار دینے والے کے پیچیے نماز نہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔

اس لئے ہر جگہ ہرممکن طریقہ سے اپنی نماز کی حفاظت کریں۔والسلام: ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور۔1984-7-13

مفتى عبدالقيوم بزاروى:

الجواب: عزیزم محد سعیدا حمد صاحب: زیدمجده!السلام علیم ورحمة الله و بر کانة:

السلام علیم کے بعد گذارش ہے کہ جج کی ادائیگی میں نماز با جماعت کے لازمی

مونے کا کوئی دخل نہیں ہے۔اس لئے کوئی الجھن نہیں ہے۔ آپ اپنی نماز علیحدہ اداکر

سکتے ہیں،امام پراعتماد واطمینان ضروری ہے اور اگرامام ایسانہ ہوتو اپنی نماز علیحدگی میں

پڑھنا ضروری ہے۔والسلام: مجموعبدالقیوم غفرلہ۔

مفتى ابوداؤر محمصادق رضوى:

الجواب: حدیث شریف میں فرمایا: اجعلوا انمتکم خیار کمر (دارقطنی) لینی اپناام اپنے سے بہتر لوگوں کو بناؤ۔

لہذا امام ایسا ہونا چاہئے، جوعقیدہ وعمل کے لحاظ سے بہتر ہو۔ جولوگ اہل سنت و جماعت کومشرک و بدعتی قرار دیں اور بارگاہ رسالت میں بےاد بی کے مرتکب ہوں۔ان کوامام بنانا اوران کے پیچھے نماز پڑھنامنع ہے۔اگر کہیں مجبوری ہوتو اپنے ہم مسلک احباب کے ہمراہ اپنی الگ نماز پڑھا کیں۔ یا تنہا اپنی نماز پڑھیں۔ کی تکہ ان کی برعقیدگی کے باعث ان کے پیچھے نماز نہ پڑھناعذر شرعی ہے۔ والله ورسوله اعلمہ۔ ابوداؤد محمد صادق رضوی

علامه صوفی الله و تنقشبندی رحمة الله تعالی علیه: ایک سوال عجواب یس

للصة بن:

سوال: باقى تم نے جوبیلها ہے کہ اگر وہائی گتاخ رسول بیں تو خاند کعبہ میں جاکران کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو؟

جواب: مسعود صاحب یہ تہماری خوش فہی ہے۔ تم اتنا سوچو کہ جولوگ بدعقیدہ لوگوں کی شکل وصورت سے متنفر ہوں وہ ان بدعقیدہ لوگوں کو اپنا امام کیوں کر بنا سکتے ہیں۔ ان کے پیچھے یہاں اور وہاں وہی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جوا کی بدباطنی سے بخبر ہیں۔ ہمارے بزرگ مولانا محر عمر رحمۃ اللہ علیہ اچھر ہوا نے مولانا مرداراحمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لائل پوری مفتی احمہ یا رخاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کجرات والے اور دومرے باخبر علماء جن کو اچھی طرح وہ بیوں نے عقائد کا مطالعہ ہے انہوں نے نہ کھی یہاں نہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھی بلکہ وہاں بھی جاکرا پئی جماعتیں تالیحدہ کراتے رہے ہیں۔ (بھیٹر نما کھڑ سے صفحہ کا)

محدث اعظم بإكتان مولانامرداراحدقادري:

سوال: وہابی (آئمہ حرمین شریفین) امام کے پیچھے ہم اہل سنت کی نماز کیوں نہیں ہوتی ؟ کامل جوت ہو۔

جواب: وہابی (آئمہ حرمین شریفین) شان الوہیت وشان رسالت وشان اہل بیت و شان حجابہ میں نہایت گستاخ و بادب ہیں۔ ان کی گستاخیوں و بادبیوں سے ان کے پیشواڈں کی کتابیں بحری پڑی ہیں۔ یہ بزے غدار ہیں۔ قرآن وحدیث کے غلط مطالب بیان کر کے مسلمانوں کو مراہ و بدین کررہے ہیں۔ ان کے پیچھے اہل سنت (بریلوی) کونماز پڑھنا ہر تر جا تر نہیں۔ والله تعالیٰ و رسوله الاعلی اعلم واحدہ (جامع الفتاوی المعروف انوارش بعت جلد اصفحہ کے ۵۰

جامعة ربالاحناف كافتوى:

الجواب وهو الموفق للصواب

صورت مسئولہ میں حرمین شریفین کے اماموں کی اقتداء میں اہل سنت کی نماز نہیں ہوتی ۔ کیونکہ ان کے عملی اوراعتقادی مسائل میں فرق ہے۔اس لئے اہل سنت اپنی نماز الگ پڑھیں اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھی ہوتو اس نماز کو دوبارہ دہرایا جائے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)۔

احقر العبادمولوى ابوالريان محمد رمضان مفتى دار العلوم حزب الاحناف لا موربه مورندا جولائي ١٩٨٨ع

مفتى وقارالدين قادرى عث

''حرمین طیمین کے امام و حجاز کی حکومت سب نجدی وہائی ہیں اہلسدت و جماعت کی نماز نجد یوں کے پیچھے نہیں ہوتی''۔(وقارالفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷) مزید لکھاہے:

'' تو ہین نبوت کا بیسارا فتہ نجد سے شروع ہواور اسکی اولا دحر مین طبیبین پر جملہ کر کے ترکی کے مسلمانوں کی حکومت سے جنگ کر کے عاصبا نہ طور پر حرمین پر قابض ہوئی اور اسکی اولا دحرمین میں اب بھی امام ہے اسکے پیچھے نماز کوکوئی بھی سی عالم جا تر نہیں کہتا ہے۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

مفتى اقتدارا حرنعيى:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین کد ہائی ائم کر مین شریفین کے پیچھے بی کیا نماز ہوسکتی ہے یانہیں؟

الجواب: ومانی یعنی که آئمه حرمین شریفین کی نماز تو رسول کریم کی گتاخی کی بنا پر باطل

ے۔اگر پڑھانے والے کی نماز باطل ہے تو پڑھنے والے کی کیسے ہوسکتی ہے۔ (العطایا احمد میدفی فتاوی نعیمیہ جلد اصفحہ ۱۰۳۴)

مفتى آف اداره منهاج القرآن كافتوى:

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:
چونکہ حربین شریفین کی موجودہ حکومت اپنے سواتمام اہل اسلام کو بالعوم اور
اہل سنت بریلوی مسلمانوں کو بالحضوص مشرک قرار دیتی ہے، اور ہمارے معمولات کو
شرک و کفر سے تعبیر کرتی ہے۔ لہذا ارشاد نبوی کے مطابق (جب ایک شخص دوسر ہے کو
کافر سے کھے اور دوسر اشخص فی الواقع کافر نہ ہوتو کہنے والا کافر ہو جاتا ہے) کی سی صحیح
العقیدہ کی نماز نجدی عقائد کے کسی شخص کے پیچھے جائز نہیں، پس جہاں تک ہو سکے اس
سے بچیں اور بھی کی وجہ سے پڑھنی ہی پڑھ جائے تو وقت ملنے پراسکا اعادہ لازی ہے۔
ورنہ ترک نماز کا گناہ سر پر رہے گا۔ فی الحال اصل حق اہلسنت کیلئے یہی صورت مکن

ے-لعل الله بحوث بعد ذلك امر! والله اعلم ورسوله جل و علا و

دعا گوودعا جو: عبدالقيوم خال غفرله دالعلوم حزب الاحناف لا مور

مزيدلكها ب:

''خانہ کعبہ کے امام صاحب خود ہی اپنے آپ کواہل صدیثوں (وہابیوں) سے مسلک کرتے ہیں اور دوسرے مکاتب فکر کوغلط گردانتے ہیں جیسا کہ اخبارات میں ان کا بیان آچکا ہے۔ جب وہ اہل سنت کومشرک وبدعتی کہتے اور سجھتے ہیں۔ تو پھروہ اس بات کے متنی کیوں ہیں کہ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھیں''؟۔

(منهاج الفتاوي جلد ٢صفحه ٢٢)

آپلوگ ایسے بد بخت انسان (جوانگوٹھے چوسنے کونا جائز اور چوسنے والے کوبدعتی کہتے ہیں) کے پیچھےاپی نمازیں ضائع نہ کریں۔(ایضا صفحہ ۱۰) حجاز مقدس پریمودی ایجنٹو س (نجدی سعود یوں) کا قبضہ حرمین شریفین پر يېودي ايجيغو ل کا قبضه بھي ان کي حقانيت(کي) دليل نہيں ہوسکتي _

(الينا جلداصفيه)

جوابن تیمید یا محمد بن عبدالو ہاب نجدی اور اینے مسلک وفرقہ کےمولو یوں کی تقلید کرے، وہ غیر مقلد کہلاتا ہے، اپنی اپن پند کی بات ہے۔ (ایضا صفحہ ۷۵۵) محمر بن عبدالو ہاب نجدی کے متعلق آپ ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔'' تاریخ نجدو حجاز" مولف مفتى عبدالقيوم قادري، طبع لا مور_" گنبد خصريٰ" مولف مولا نا محمد

معراج الاسلام صاحب

چونکه بد (نجدی، وبانی، سعودی) لوگ ابلست کومشرک، واجب القتل سجھتے ہیں اور گتاخ رسول ہیں لہذاان کے پیچھے نماز پڑھنے کا فائدہ؟

(الضاّ جلداصفيه٢٧)

الله تعالی تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما كـ آمين، بحق سيد المرسلين عليه الصلوة والتسليم و آخرودعوانا ان الحمد لله رب العالمين-

دوسرول کی زبان سے

یہاں ہم سعودی نجدی لوگوں کے متعلق دیو بندی، وہائی حضرات کی زبان وعمل سے چند تھا کُق''زیب قرطاس''کرنا جاہتے ہیں تا کہ سعود یوں کے باطل عقا کد پر تنقید كالزام تنها بم ابلسنت يرعا كدنه و- چنانچه ملاحظه و!

بهاءالحق قاسمي ديوبندي:

د یو بندیوں کے مصنف صاحبز ادہ بہاءالحق قاسمی امرتسری نے لکھا ہے: نجدیوں کی زہبی کہانی انکی اپنی زبانی۔ مرعی لا کھ یہ بھاری ہے گواہی تیری

خدیوں کے باطل اور فاسد عقائداس قدرواضح ہیں کہ بڑے بڑے اکا برعلاء وحدثین ان کی تردید میں کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔خودشخ نجدی محمہ ہن عبدالوہاب آنجمانی کے حقیقی بھائی شخ سلیمان بن عبدالوہاب اپنے گراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہوگئے۔لیکن آج تک نجد یوں کے ہندوستانی چیلے یہی کہتے رہے کہ جن عقائد کو نجد یوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ان سے بری الذمہ ہیں گر باطل پر کب تک پردہ رہ سکتا کو فردنجد یوں کے ہاتھوں اسکوچاک کروادیا۔

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گئے اپنا غرور تھا خور تھا

عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہونے کے بعد اپنے مخصوص عقائد کے پر پیگنڈے کے سلسلہ میں کتاب ''مجموعۃ التوحید'' کوشائع کرکے گذشتہ جج کے موقع پر مفت تقسیم کیا اس مجموعہ میں مختلف رسائل ہیں جن کے نام بھی مختلف ہیں۔(فتنہ نجدیت کے ڈھول کا پول صفحہ ۱۲،۱۳)

مزيدلكت بين:

مولا نا خلیل احمد صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کا وہی حکم ہے جو خارجیوں کا ،اس کے ساتھ آپ علامہ شامی کا یہ قول بھی نقل کررہے ہیں کہ ابن عبدالوہاب اور اس کے پیرو کا راہلسنت اور علاء اہل سنت کومشرک سمجھ کرقتل کرنا بھی جائز سمجھے تھے اور کتاب کے جملہ مضامین کی تائید میں علائے ویوبند کے علاوہ مکہ معظمہ، مدینہ شریف، دمشق اور جامع از ہر کے علائے کرام کی تصدیقات و تقریظات بھی کے رق میں۔

ان كے علاوہ خفی مذہب لے ایك سربر آوردہ فقیہ حضرت علامہ شامی رحمة الله علیہ

بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی آنجمانی اوراس کے تبعین کی خرمت بیان فرماتے ہیں۔ دوسری طرف حضرات شافعیہ کے مقتدر مفتی شخ الاسلام مولانا سیداحمد بن زینی دھلان رحمۃ اللہ علیہ نے نجد یوں کی تر دید میں متعدد کتا ہیں کھی ہیں شخ الاسلام موصوف وہی بزرگ ہیں جن کی شاگردی اور آپ سے اخذ سندو حصول اجازت کا فخر ہندوستان کے بہت سے علماء کو حاصل شاگردی اور آپ سے اخذ سندو حصول اجازت کا فخر ہندوستان کے بہت سے علماء کو حاصل ہے۔ چنا نچے حضرت مولانا عبد الحجی صاحب کھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فلیل احمد صاحب موصوف بھی ای زمرہ میں داخل ہیں، کیا اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب سے کہنے کی جرائت کریں گے کہا کہ علماء اہل سنت محمد بن عبد الوہاب نجدی کو محمد و ح جانتے ہیں۔

مقابلة ول ناتوال نے خوب كيا

درخت اپنے کھل سے پہچانا جاتا ہے'' وہائی تجریک' کے متعلق جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کا اگر چہ میں نے جواب دے دیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زیدوعمر، بکری رائیں اس تحریک کے گئے ہیں ان کا اگر چہ میں نے جواب دے دیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زیدوعمر، بکری رائیں اس تحریک کے حسن واقع پر روشی نہیں ڈال سکتیں ۔ جبکہ خوداس تحریک کے شرات ہی اس کی حقیقت کو واضح کر سکتے ہیں۔ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ وہائی تحریک کا شمرہ کا فرسازی، مشرک گری، اسلامی سلطنوں کی تباہی و بربادی، مقامات مقدسہ کی تو ہیں، اور نصاراکی غلامی کے سوا پھی نہیں ۔ (نجدی تحریک پرایک نظر صفحہ کے ۱۲)

حسين احمدني ديوبندي:

دیوبندیوں کے پیشواحسین احدمدنی نے اپنی کتاب شہاب ٹاقب میں نجدی سعودیوں پر جگہ جگہ تنقید کرتے ہوئے ان کے باطل عقائد کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اختصار أ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

صاحبو! محمد بن عبد الو ہاب نجدی ابتداء تیر ہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا، اور چونکہ بید خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اسلئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قبل وقبال کیاان کو بالجبرا پنے خیالات کی تکلیف دیتار ہاان کے اموال کوغنیمت کا مال

اور حلال سمجھا گیا، ان کے تل کرنے کو باعث ثواب ورحت شار کرتا، اہل حرمین کوخصوصاً اور اہل ججا گیا، ان کے تکلیف شاقہ پہنچا کیں، سلف صالحین اور ا تباع کی شان میں نہایت گتا خی اور بے او بی کے الفاظ استعال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑ نا پڑا، اور ہزاروں آ دمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہیدہو گئے، الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخو ارفاس شخص تھا۔

(شهاب القبصفيه)

اب میں چندعقا کدو ہابیہ کےعرض کرتا ہوں:

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافرین اور ان سے قبل وقال کرنا ان کے اموال کوان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچینواب صدیق حسن خان نے خوداس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تقریح کی ہے۔ (ایضا صفح ۲۳۳)

زیارت رسول مقبول وحضوری آستانه شریفه و ملاحظهٔ روضه مطهره کو بیرطا کفه بدعت حرام لکھتا ہے۔(ایصاً صفحه ۴۵)

مثلاً علی العرش استوی وغیرہ آیات میں طا کفد دہابیہ استوا ظاہری اور جہالت وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ (الیناً صفح ۲۲) انہی افعال خبیثہ واقوال واہمیہ کی وجہ سے اہل عرب کوان (سعودی وہابیوں)

سنفرت بيثار ب-(الضاصفي٧٧)

وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کا نئات خاتم النہیین علیہالصلوٰ ۃ والسلام کوخالی جانتے ہیں۔(ایضاً صفحہ ۲۷)

و ہابینٹس ذکرولا دت سرور کا ئنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفتیج و بدعت کہتے ہیں اور علی صدّ القیاس اذ کاراولیاء کرام ترکھم اللہ تعالیٰ کوبھی براسجھتے ہیں۔(ایساً صفحہ ۲۷) شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبها الصلوة والسلام میں وہابینہایت گتاخی

ک کلمات استعال کرتے ہیں اور اپ آپ کومماثل ذات سرور کا نئات خیال کرتے
ہیںان کے بروں کا مقولہ ہے ''معاذ الله نقل کفر کفر نباشد' کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی
ذات سرور کا نئات علیہ الصلوة والسلام ہے ہم کوزیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو
بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات نخر عالم طال اللہ اللہ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے ۔ (الیفا صفحہ کے)
مخالفین کے پیشوا کا عمل:

دیوبندی وہابی حضرات کے مشترک بزرگ' سیداحم'' کے متعلق لکھاہے کہوہ سعودی عرب کے نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اپنی جماعت الگ کراتے۔ ملاحظہ ہو! سیرت سیداحمد شہیر صفح ۲۲۲۔

علماءاہلسنت کی اقتراء درست ہے مخالفین کا اعتراف اکابر دیو بند کا فیصلہ:

محداحس صاحب نانوتوى ديوبندى:

''مولانا محمراحسن نے (سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بر بلوی داللیٰ کے والد ماجد)
مولوی نقی علی خال کوعیدگاہ (بر بلی) ہے پیغام بھوایا کہ میں نماز پڑھنے کوآیا ہوں پڑھانا
نہیں چاہتا آپ تشریف لا ہے جے چاہام کر لیجئے میں اس کا افتد اء کرلوں گا''۔

(کتاب مولانا محمراحسن نا نوتوی صفحہ کی بدی سندی مفتی محمر شفع سابق مفتی دیو بند نے تحریر کیا ہے جو کتاب کے معتر ہونے کی بری سند ہے۔

محمة قاسم نا نوتوى بانى مدرسدد يوبند:

" ہارے بزرگ (اکابر دیوبند) اس فتم کی گفتگو اور مباحثوں مناظروں کو پندنه فرماتے تھے.....ایک مرتبہ حضرت مولانا محد قاسم صاحب (نانوتوی) وہلی تشریف رکھے تھاوران کے ساتھ مولا ٹاجمد حسن امروہوی اور امیر شاہ خانصا حب بھی تقے شب کو جب سونے کے لئے لیٹے توان دونوں نے اپنی چاریائی ذراالگ بچھالی اور باتیں کرنے لگے امیر شاہ خانصاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ صبح کی نماز ایک برج والى مجديس چل كريدهيس كے ساہ وہال كام حرآن شريف بهت اچھا پر صقي مولوی (احد حسن امروہوی) صاحب نے کہا کدارے پٹھان جابل (آپس میں بے تکلفی بہت تھی) ہم اس کے چھے نماز پر هیں گے وہ تو ہمارے مولا نا (قاسم نا نوتوی) کی تکفیر کرتا ہے مولا نا (نا نوتوی) نے س لیا اور زور سے فر مایا احمد حسن میں تو سمجھتا تھا تو لکھ پڑھ گیا ہے۔ مگر جاہل ہی رہا اور پھر دوسروں کو جاہل کہتا ہے ارے کیا قاسم کی تکفیر ہے وہ قابل امامت نہیں رہا میں تو اس سے اس کی دینداری کا معتقد ہو گیا۔اس نے میری کوئی بات الیسی ہوگی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی گوروایت غلط پیچی ہواب میں خود اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔غرض کہ ضبح کی نماز مولانا (قاسم نا نونوی) نے اس (ٹکفیر کرنے والے) کے پیچھے پڑھی۔

(الافاضات اليومي جلد المصفحة ٢٩٢)

رشيداحرصاحب كنگويى:

سوال: اگر بدعتی (بریلوی) امام کے پیچھے جمعہ پڑھا ہوتو اس کا اعادہ کرے یا نہیں ، اگر اعادہ کرے تو کسطرح پڑھے؟

جواب: اگر برعتی امام کے چھے جمعہ پڑھا ہوتو اس کا اعادہ نہ کرے (لیعنی دوبارہ نہ پڑھے) فقط۔(فاوی رشیدیہ کامل صفحہ ۲۵ ،مطبوعہ ایج ایم سعید کمپنی کراچی) سوال: اليي معجد ميں كەلوگ وہاں بدعات وممنوعات وغيرہ مثلاً تھويب بعد آذان (آذان كے بعد صلوۃ وسلام) كہتے ہوں، جانا اور نماز جماعت ميں شريك ہو جانا چاہئے يانہيں.....

جواب: یہ بدعت فی العمل تھی، اگر چہ گناہ ہے اور ایسے خص کے پیچھے نماز اولی نہیں، مگر چونکہ اس زمانہ میں اتقی الناس بہت تھا اور جگہ ایسے خص متقی کا اقتداء ہوسکتا تھا۔ اور کوئی حرج نہ تھا تو آپ (حضرت عمر طالفیٰ) چلے، مگر اب یہ امر نہیں ہے تو ایسے جزوی امور پر تشدومنا سب نہیں خود حضرت عمر طالفیٰ نے جاج کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ جب مدینہ میں آیا تھا، حالا نکہ وہ فاس تھا۔

لہذااب بھی ایسے نازک وقت میں جزوی امور پرترک جماعت کرناموجب زیادہ نزاع کا ہے۔واللہ تعالی اعلم۔(فآویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۷) انٹر فعلی تھا نوی:

ایک شخف نے (مولوی اشرف علی دیو بندی سے) پوچھا ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہوجائے گی یانہیں؟ فرمایا ہاں (ہوجائے گی) ہم ان کو کا فرنہیں نہیں کہتے اگر چہدوہ ہمیں کہتے ہیں۔

(قصص الا کابرصفی ۹۹ ، مجالس الحکمة مجلس پنجاه و دوم صفحه ۱۵) ایک سلسله گفتگوییس (مولوی اشرعلی تھا نوی نے فرمایا) که دیوبند کا بزاجلسه ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہاوہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ہم پڑھاتے ہیں تو وہ نہیں پڑھتے ،ان کوآ مادہ کرو۔ (الا فاضات الیومیہ جلد پنجم صفحہ ۲۲) حفرت اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے اگر جھ کو مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا تو میں پڑھ لیتا۔

(בֶלוטע מפניוץ_ו_וו)

بهاءالحق قاسمي ديوبندي:

حفرت انرفعلی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر جھے کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کاموقع ملتا تو یس پڑھ نیر آ۔ (اسوہ اکابر صفحہ ۱۵) مفتی محمود ملتا نی د ہو بندی:

زمانه طالب علمی جب یاد کرتے ہیں تو جرت ہوتی ہے۔ کہ لاکن صداحر ام اسا تذہ میں سے کسی نے بھی دوران اسباق میں بہ یلوی کمتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا قیام ملتان کے زمانہ میں جب طلباء مدرسہ قاسم العلوم بعداز نماز عصر قلعہ پر چلے جاتے تھے۔ نماز مغرب کا مسکلہ اٹھ کھڑا ہوا کہ قلعہ کی جملہ مساجد کے انکہ بدعتی ہیں نماز با جماعت ترک کردی جائے معاملہ استاذی مفتی محود تک پہنچا آپ نے فرمایا با جماعت نماز ادا کروا گرچہ امام بدعتی بھی ہو۔ (سیف تھانی صفحہ ۸ے، از مولوی محمر قریش دیوبندی) مفتی عبد الرحمان انثر فی و یو بندی:

مفتی عبدالرجمٰن اشر فی (جامعہ اشر فیہ لا ہور) نے کہا ہے کہ: تمام اہلسنت والجماعت خواہ دیو بندی ہوں خواہ بر بلوی قرآن وسنت کے علاوہ فقہ خفی میں بھی شریک ہیں....دیو بندی، بر بلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے کیوں کہ دونوں خفی ہیں۔

(روزنامه جنگ لا مور ۱۲۸ اپریل ۱۹۹۰)

مفتيان مدرسه خيرالمدارس ملتان:

۲۸۷ ـ بخدمت حفرت مولانا مولوی خیر محمد صاحب مہتم مدرسہ خیر المدارس ملتان ـ استفتاء کیا فرماتے ہیں حضرات علاء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہا گرنماز جنازہ کی امامت مولوی احمد رضا خانصا حب بر بیلوی کا پیروکار بر بیلوی مولوی کروار ہا ہوتو ایس صورت میں اس بر بیلوی کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً درست ہے یا نہیں ؟ فقط المنظر جواب محمد بشیر میلسی نوٹ نے برائے مہر بانی جواب اپنے قلم سے تحریفر ماویں، نوازش ہوگ ۔ بشیر میلسی نوٹ نے برائے مہر بانی جواب اپنے قلم عنے دی فراماویں، نوازش ہوگ ۔ الجواب: اگر بھی ایسی صورت پیش آجائے تو جنازہ میں شرکت کر لینا چاہے فقط واللہ الجواب: اگر بھی ایسی صورت پیش آجائے تو جنازہ میں شرکت کر لینا چاہے فقط واللہ علم بندہ عبدالستار عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان الجواب صحیح عبداللہ غفر اللہ لئ ، مہر خیر المدارس ملتان الجواب صحیح عبداللہ غفر اللہ لئ ، مہر خیر المدارس ملتان ۔

علماء ديوبند محدث اعظم پاكستان كي نماز جنازه مين:

"نبادی از عشاء جامعدرضویه بین جامعدرضویه مظهر الاسلام مولانا سردار احمد صاحب کوآج بعد نمازعشاء جامعدرضویه بین سپردخاک کردیا گیا...... دُها کی جِمولانا عبدالقادر (احمد آبادی) نے نماز جنازہ پڑھائی دولا کھ پچاس ہزار سے زائد عقیدت مندوں اور دوسرے احباب نے نماز جنازہ بین شرکت کی جن بین مولانا تاج محمود دیوبندی، مولانا تاج محمود دیوبندی، مولانا تاج محمود دیوبندی، اور دیوبندی اور دیوبندی جفظ ختم نبوت کے کارکن وعلامه عبدالمصطفیٰ از ہری، مولانا قاری محبوب رضا بریلوی، مفتی ظفر علی، مفتی محمد عرفیمی، علامه احمد سعید کاظمی، علامه احمد سعید کام کو جوب رضا بریلوی، مفتی ظفر علی، مفتی محمد عرفیمی، علامه احمد سعید کام کام نام دیال احمد قادری، صاحبز ادہ فیض علی خطیب جامع معجد راولپنڈی، خواجہ قمر الدین سیال خلیل احمد قادری، صاحبز ادہ فیض علی خطیب جامع معجد راولپنڈی، خواجہ قمر الدین سیال شریف، مولانا محمد صادق گوجرانوالہ، صوفی غلام حسین گوجرہ کے نام قابل شریف، مولانا محمد صادق گوجرانوالہ، صوفی غلام حسین گوجرہ کے نام قابل

ذكرين"_(روزنامفريبالانكوراسومبر١٩٢١ع)

ملک اعلیٰ حضرت مجدودین وطت فاضل بر یلوی رضی الله تعالی عند کی افتداء میں نماز مسلک اعلیٰ حضرت مجدودین وطت فاضل بر یلوی رضی الله تعالی عند کی افتداء میں نماز جائز ہے بلکہ بیرواضح ہوگیا کہ ان کے عقا کدومعمولات ہرگز ہرگز کفروشرک پرہنی نہیں اور یہ کہ بر یلوی سی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں ان کوعقیدہ علم غیب، حاضرونا ظر، نورانیت، مختار کل ، میلا دوگیار ہویں شریف کے سبب مشرک و بدعتی قرار دینا جہالت اور سراسر غلط ہے اپنا اکا بر کے مسلک سے بے خبری ولاعلمی ہے جسیا کہ آجکل بعض فتین دیو بندی وہائی سی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دیتے پھرتے ہیں۔ اگر سی بر یلوی علاء معاذ الله مشرک و بدعتی ہوتے تو اکا بر علاء دیو بندان کی افتداء میں نماز جائز قرار نہ دیئے۔ ان واضح حقائق نا قابل تر دید دلائل وشواہد سے ثابت ہواعلاء بر یلی کی افتداء میں نماز بالکل واضح حقائق نا قابل تر دید دلائل وشواہد سے ثابت ہواعلاء بر یلی کی افتداء میں نماز بالکل جائز ہے۔ (ماخوذ)

غيرمقلدومابيون كااعتراف:

غیرمقلدو ہائی نجدی حضرات کے معتبر فناوی میں ترجمانِ وہابید رسالہ المحدیث سوہدرہ جلد ۱۵شارہ ۲۰ کے حوالے سے ککھاہے:

(بریلوی امام کے پیچھے) نماز باجماعت ادا کر لینی چاہیے، بیلوگ اہل اسلام سے ہیں،رشتہ ناطہ میں کوئی حرج نہیں۔(فآویٰ علمائے المحدیث جلد اصفی ۲۲۲ طبع لا ہور) ایسے ہی ان کے شنخ الکل ابوالبر کات احمد نے لکھا ہے: بریلوی کاذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں۔

(فأوى بركاتيه صفحه ۱۷)

یکی بات فقادی علائے حدیث جلد اصفی ۲۸۳۳ پر ہفت روزہ الاعتصام لا ہور ۲۰ نوم رو مواج اور موجود ہے۔
نوم رو مواج اور ہفت روزہ نظیم المحدیث ۱۹ تا ۲۵۲۵م کی ۲۰۰۱ پر بھی موجود ہے۔
اہل تشیع کا اعتراف:

امام جعفر صادق نے فرمایا: جوشنمی ان (اہلسنت) کے ساتھ نماز پڑھے گاوہ ایوں سمجھے جیسا کہاں نے رسول ائد مٹالٹیڈ کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی۔
(من لا یحضر الفقیہ جلد اصفحہ ۲۵۰)

آپ نے فرمایا: جس نے منافقین کے پیچے نماز پڑھی اس نے گویا آئم البنیت کے پیچے نماز پڑھی۔ (جامع الاخبار صفحہ ۱۰۰)

تمت بالخير



بانى اداره صراط متنقيم بإكتان مولانا ذاكثر محمدا شرف آصف جلالي صاحب

كا ہم اورا جيوتے موضوعات پرلٹريج

م حضرت عمر خلافتهٔ کاعلمی دُ وق
امام اعظم رالاتفار بحثيت باني فقه
عبت ول کاشری میشیت محبت ول کاشری میشیت
ا علوة وملام يراعتر الن آخر كيول بيخة معالم ميراعتر الن آخر كيول
ن فقد قى پرچندامخراضات كے جوابات
ر ديواملت اورابلست كى دُمدداريان
خاتداني منصوبيتدي اوراسلام
ن محش گانوں کاعذاب
ن رسول التدخاليُّ على تمار
ر ترك قليدى تاه كاريان
اسلام كودر بيش جليخ كادراك ادرأن كاحل
ن صراط منتقم کی روشی
مقترى فاتحكون يره
ن رسول الشرطانية لم بحثيث مبشر
ن منف بوت اورعقيده مون
محبت اللي اوراكل حيثني
ن فهم زكوة
ن عن شكلات اورعقيده صحاب
ت توحيد بارى تعالى
قربانی صرف تین دن جائزے معرقربانی کے جانور
ون فقحق علىبردارون كي
ن نمازر اوت 20 رکعت منت ب
· تر آنی آیات کے جرت انگیز از ا
المهررامامهمدى مع حفرت يسى عليه الملام اورقادياني
ن مناظره دعابعد جنازه

- و فيم دين اوّل تاجهارم
- و عائماندجنازه حاربيس
- ن مقهوم قرآن بد لنے کی واردات
 - ت محان اخلاق
- ن ختم نبوت قر آن وحدیث کی روثی میں
 - ی میرے لئے اللہ کافی ہے
 - ن فقاراد
- جنت كي خوتخرى يانے والے در صحابہ كرام
 - ن فكرآخرت
 - JUN 0
 - ن سركارغوث أعظم اور آنكا آستان
 - ن الك توسلم كسوالات كروايات
 - ن شان رسالت مجھنے کا ایمانی طراق
 - و توحيدو شرك
 - و المالست وجماعت بل
- تحفظ ناموں رمات ایک فرض ایک قرض
 - ن چناگانگ سي چندروز
 - ن تحفظ عدود الشداورتريمي بل
- 🔾 ایصال تواب اور گهارهوی شریف کی شرع چیشیت
 - ن فقد في منت نبوي كي آئين مين
 - · وخر ان اسلام کے لیے آئیڈل کردار
 - ٥٠ افزاش ور
 - د ادوكي قدمت
 - 21601017 Del O
 - « نورات مصطفى الليكي كا انكاركون
 - و شان ولائية قرآن وخديث كي روشي مين

مصنف کی دیگر کتب

